e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 23 , Issue, 195 Thursday , April 18 2024 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۳) شمارہ نمبر(۱۹۵) لکھنؤ، جمعرات ۱۸-اپریل ۲۰۲۴ء، مطابق ۸/شوال المکرم ۱۴۴۵ھ صفحات-۸

راہل نے مانڈیا میں 'پہلی نوکری پکی اسکیم' کا اعلان کیا

مانڈیا (کرناٹک)، 17 اپریل (یو این آئی) کانگریس کے رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی نے بدھ کو مانڈیا میں بے روزگاری سے نمٹنے کے مقصد سے پارٹی کی نئی پہل کا انکشاف کیا اور پہلی نوکری پکی گارنٹی نامی ایک نئی اسکیم شروع کرنے کا اعلان کیا مسٹر گاندھی نے یہاں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے یہ اعلان کیا۔ انہوں نے کہا، میں یہاں آپ کو بتانے آیا ہوں کہ کانگریس پارٹی آپ کے لیے تاریخی کام کرنے کے لیے پر عزم ہے۔ ہماری 'پہلی نوکری پکی' اسکیم کے ذریعے، ہم بے روزگار ڈپلومہ ہولڈرز اور کالج گریجویٹس کو ان کی پہلی نوکری کا حق فراہم کریں گے۔ انہوں نے لوک سبھا انتخابات سے قبل نئی روزگار اسکیم کا انکشاف کرتے ہوئے قرض معافی کے بارے میں وزیر اعظم نریندر مودی کے نقطہ نظر پر تنقید کی۔ انہوں نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ مسٹر مودی نے ملک کے 25 امیر ترین لوگوں کے 16 لاکھ کروڑ روپے کے قرض معاف کر دیے ہیں۔

کوچ بہار میں ترنمول کانگریس کے کارکنان پر تشدد کرنے کا الزام

کلکتہ 17 اپریل (یو این آئی) پہلے مرحلے میں کوچ بہار میں پولنگ سے عین قبل سیاسی تشدد کے واقعات سامنے آنے لگے ہیں۔ بی جے پی پر بیٹا گوری بازار علاقہ میں ترنمول کارکنوں پر حملہ کرنے کا الزام لگایا گیا ہے۔ واقعے میں دو افراد شدید زخمی ہو گئے۔ ترنمول کانگریس نے دعویٰ کیا کہ وہ بیٹا گوری کے روئی کے کوٹھی علاقے میں انتخابی مہم چلائی جا رہی تھی۔ انتخابی مہم سے واپسی کے بعد بی جے پی کارکنوں نے ان کے کارکنوں پر حملہ کر دیا۔ گاڑی میں توڑ پھوڑ کی گئی۔ ترنمول کانگریس کے ایک کارکن کے سر پر لوہے کی سلاخ سے وار کیا گیا اور ایک کارکن کو چاقو مارا گیا۔ دونوں کو علاج کے لیے دن ہاٹا سب ڈسٹرکٹ اسپتال لے جایا گیا۔ اس واقعہ کے بارے میں دن ہاٹا کے ممبر اسمبلی اور شمالی بنگال کے ترقیاتی وزیر ادے گوہا نے کہا کہ بیٹا گوری میں پولیس اور مرکزی فورسز کی موجودگی میں ترنمول کے کارکنوں پر حملہ کیا گیا۔

لوک سبھا انتخابات: پہلے مرحلہ کیلئے تھم گیا انتخابی مہم کا شور

21 ریاستوں و مرکز کے زیر انتظام خطوں کی 102 سیٹوں اور سکم اسمبلی انتخابات کے لیے تشہیر ختم، پہلا مرحلہ ٹرینڈ بنانے والا ثابت ہو سکتا ہے

نئی دہلی، 17 اپریل (ایجنسی) لوک سبھا انتخابات کے پیش نظر سبھی پارٹیوں کے سرکردہ لیڈران ریلیوں اور روڈ شو میں مصروف ہیں۔ اس درمیان آج شام 6 بجے پہلے مرحلہ کے لیے انتخابی تشہیر کا عمل رک گیا۔ پہلے مرحلہ میں 21 ریاستوں و مرکز کے زیر انتظام خطوں کی 102 سیٹوں پر ووٹ ڈالے جائیں گے جسے بہت اہم تصور کیا جا رہا ہے۔ دراصل پہلا مرحلہ ٹرینڈ بنانے والا ثابت ہو سکتا ہے، اس لیے سبھی لیڈران نے آخر وقت تک خوب زور لگا کر انتخابی تشہیر کی۔ پہلے مرحلہ میں اروناچل پردیش کی 2، آسام کی 5، بہار کی 4، چھتیس گڑھ کی 1، مدھیہ پردیش کی 6، مہاراشٹر کی 5، منی پور کی 2، میگھالیہ کی 2، میزورم کی 1، ناگالینڈ کی 1، راجستھان کی 12، سکم کی 1، تمل ناڈو کی 39، تریپورہ کی 1، اتر پردیش کی 8، اتراکھنڈ کی 5، مغربی بنگال کی 3، انڈمان و نکوبار جزائر کی 1، جموں و کشمیر کی 1، لکشدیپ کی 1 اور پڈوچیری کی 1 سیٹ پر ووٹ ڈالے جائیں گے۔ سکم اسمبلی کی تمام 32 سیٹوں پر 19 اپریل کو ہونے والے انتخابات کے لئے انتخابی مہم بدھ کی شام پانچ بجے ختم ہو گئی۔

پہلے مرحلے میں 21 ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں لوک سبھا کی 102 سیٹوں کے لئے ہونے والے انتخابات کو آزادانہ اور منصفانہ طریقے سے کرانے کے لیے الیکشن کمیشن نے 127 جنرل مبصرین، 67 پولیس مبصرین اور 167 اخراجاتی مبصرین کو تعینات کیا ہے۔ آج شام، عوامی مہم پر پابندی کے بعد، امیدوار اور ان کے حامی ووٹروں کے گھر گھر جا کر انہیں اپنے حق میں ووٹ دینے کی ترغیب دے رہے ہیں۔ انتخابی مہم کے آخری دن وزیر اعظم نریندر مودی نے آسام اور تریپورہ میں عوامی جلسوں سے خطاب کیا۔ کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے، پارٹی کے سابق صدر راہل گاندھی نے کولار میں انتخابی جلسے سے خطاب کیا۔ مسٹر گاندھی نے صبح غازی آباد میں سماج وادی پارٹی کے صدر اکھلیش یادو کے ساتھ پریس کانفرنس کی۔ کانگریس جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی نے سہارنپور میں روڈ شو کیا۔ پہلے مرحلے کی ووٹنگ میں آٹھ مرکزی وزراء، دو سابق وزرائے اعلیٰ اور ایک سابق گورنر کا انتخابی مستقبل الیکٹرانک ووٹنگ مشینوں میں بند ہو جائے گا۔ ان میں سڑک اور ٹرانسپورٹ کے وزیر نتن گڈکری ناگپور لوک سبھا حلقہ سے تیسری بار جیتنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ارتھ سائنسز کے مرکزی وزیر مملکت کرن رجیجو اروناچل ویسٹ سیٹ پر ریاست کے سابق وزیر اعلیٰ اور کانگریس کے امیدوار نباّم توکی کے سامنے ہیں۔

جہاز رانی، آبی گزرگاہوں اور بندرگاہوں کے مرکزی وزیر سربانند سونووال آسام کے ڈبروگڑھ سے اور مرکزی وزیر سنجیو بالیان مظفرنگر (اتر پردیش) سے انتخاب لڑ رہے ہیں۔ پہلے مرحلے میں وزیر اعظم کے دفتر میں وزیر مملکت جتیندر سنگھ کے انتخابی مستقبل کا فیصلہ ادھم پور سیٹ پر کیا جا رہا ہے اور ان کے ساتھی بھوپیندر یادو راجستھان کی الور سیٹ سے قسمت آزمائی کر رہے ہیں۔ راجستھان کی بیکانیر سیٹ پر وزیر قانون ارجن رام میگھوال کا مقابلہ کانگریس کے امیدوار اور سابق وزیر گووند رام میگھوال سے ہے۔ پہلے مرحلے میں دیگر اہم امیدواروں میں سابق وزیر اور ڈی ایم کے ایم پی اے راجہ کی قسمت کا فیصلہ نیل گیری سیٹ کے ووٹروں کے فیصلے سے ہوگا۔ سابق مرکزی وزیر پی چدمبرم کے بیٹے کارتی چدمبرم دوبارہ شیوا گنگا سیٹ جیتنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ تاملیسائی سوندرا راجن، جو کچھ عرصہ پہلے تک تلنگانہ کے گورنر رہیں، چنئی ساؤتھ سیٹ سے بی جے پی کے ٹکٹ پر امیدوار ہیں۔ ریاست کے سابق وزیر اعلیٰ مغربی تریپورہ سیٹ پر اپنی قسمت آزما رہے ہیں۔ منی پور کے قانون اور تعلیم کے وزیر اور بی جے پی امیدوار بسنت کمار سنگھ اندرون منی پور سیٹ سے جے این یو کے پروفیسر اور کانگریس امیدوار ول اوکوئیزم سے مقابلہ کر رہے ہیں۔ کوئمبٹور کے بی جے پی امیدوار۔ انا مالائی، دراوڑ منیتر کزگم کے امیدوار کنیموزی تھوتھکوڈی سے، بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے امیدوار جیتن پرساد پیلی بھیت سے، کانگریس کی طرف سے مدھیہ پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ کمل ناتھ کے بیٹے نکول ناتھ چھندواڑہ سے قسمت آزما رہے ہیں۔ پہلے مرحلے میں دیگر چھ مرحلوں کی طرح زیادہ سے زیادہ سیٹوں پر ووٹنگ ہوگی۔

سی پی آئی (ایم) اور کانگریس نے تریپورہ کو بد عنوانی کا مرکز بنایا

بی جے پی-این ڈی اے کو دیا جانے والا ہر ووٹ مودی کی ضمانت کو مضبوط کرے گا: پی ایم مودی

اگرتلہ، 17 اپریل (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے بدھ کو کانگریس اور کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا-مارکسسٹ (سی پی آئی-ایم) کی بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے اقتدار میں آنے سے پہلے تریپورہ کو بد عنوانی کا مرکز بنانے کے لئے سخت تنقید کی۔ بی جے پی امیدواروں بپلب کمار دیب اور کریتی سنگھ دیب برما کی حمایت میں ایک زبردست ریلی سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر مودی نے ووٹروں سے اپیل کی کہ وہ تریپورہ کی ترقی کے لیے آنے والے لوک سبھا انتخابات میں بھگوا پارٹی کے امیدواروں کی جیت کو یقینی بنائیں۔ انہوں نے کہا، بی جے پی-این ڈی اے کو دیا جانے والا ہر ووٹ مودی کی ضمانت کو مضبوط کرے گا۔" انہوں نے مزید کہا کہ جب تریپورہ میں سی پی آئی (ایم) اور کانگریس غالب جماعتیں تھیں، بد عنوانی عروج پر تھی لیکن 2018 کے بعد اسے روک دیا گیا۔ مسٹر مودی نے کہا کہ بائیں بازو اور کانگریس بھلے ہی حریف دکھائی دیں لیکن پردے کے پیچھے ان کا نظریہ ایک ہی ہے۔ ہم شمال مشرق کی ترقی کے لیے مسلسل کام کر رہے ہیں۔ میں واحد وزیر اعظم ہوں جس نے ایک دہائی میں 50 سے زیادہ بار شمال مشرق کا دورہ کیا ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ اب، تریپورہ میں بی جے پی کے پانچ سالہ دور حکومت میں ہائی ویز، آئی ویز، روڈ ویز اور ایئر ویز (ہیرا) کو کامیابی سے بنانے کے بعد، مرکزی اور ریاستی حکومتیں ہیرا پلس ماڈل پر کام کرنے جا رہی ہیں۔ وزیر اعظم نے کہا، "ان کی پالیسی مشرق کو لوٹو تھی، لیکن 10 برسوں میں، میں نے کانگریس اور بائیں بازو کی لوٹ سابقہ پالیسی کو ختم کر دیا" اب، ہم ایکٹ ایسٹ پالیسی پر کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے اعلان کیا کہ بی جے پی نے ہندوستان میں تین کروڑ نئے مکانات بنانے کا فیصلہ کیا ہے اور اس اقدام سے تریپورہ کے لوگوں کو بہت فائدہ پہنچے گا۔ مسٹر مودی نے کہا، "ہم شمال مشرق میں رابطے بڑھانے پر توجہ مرکوز کر رہے ہیں۔ ہماری حکومت نے تین لاکھ سے زائد خواتین کو مفت گیس کنکشن فراہم کیے ہیں۔ ہم نے قبائلی برادریوں کے بچوں کو تعلیم دینے کے لیے ایکلویہ ماڈل اسکول بھی شروع کیے ہیں۔

ای ڈی نے زمین گھوٹالے کے سلسلہ میں جے ایم ایم لیڈر سمیت 4 کو کیا گرفتار

رانچی: (ایجنسی) جھارکھنڈ میں زمین کے مبینہ گھوٹالے کے سلسلے میں منگل کو دیر رات گئے جے ایم ایم لیڈر انتو ترکی سمیت 4 لوگوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ رپورٹ کے مطابق ان سبھی کو آج پی ایم ایل اے کورٹ میں پیش کیا جائے گا۔ ای ڈی نے منگل کی صبح رانچی میں چار لوگوں کے ٹھکانوں پر چھاپہ ماری کی۔ ایجنسی نے شام کو جے ایم ایم لیڈر انتو ترکی، چپن سنگھ، پریارنجن سہائے اور ارشاد کے بیان درج کئے اور اس کے بعد انہیں گرفتار کر لیا۔ ایجنسی کا دعویٰ ہے کہ تمام گرفتار شدگان کے ٹھکانوں پر کئی اہم دستاویزات اور ثبوت برآمد ہوئے ہیں۔ ان سبھی کو عدالت میں کرنے بعد ایجنسی سے ان کے ریمانڈ کی درخواست کرے گی تاکہ مزید پوچھ گچھ کی جا سکے۔ گرفتار کیے گئے جے ایم ایم لیڈر انتو ترکی پارٹی کے شہر صدر رہ چکے ہیں۔ قبل ازیں، منگل کو ای ڈی نے اس معاملہ میں محمد افسر علی عرف افسو کو گرفتار کیا تھا۔ سال 2019 میں انہوں نے جے ایم ایم چھوڑ کر جھارکھنڈ وکاس مورچہ کے ٹکٹ پر رانچی کی کھجری سیٹ سے اسمبلی الیکشن لڑا تھا۔ وہ لمبے وقت سے زمین کا کاروبار کرتے رہے ہیں۔ خیال رہے کہ زمین گھوٹالہ میں اسی معاملہ میں جھارکھنڈ کے سابق وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین، رانچی کی سابق ڈپٹی کمشنر سمیت ڈیڑھ درجن سے بھی زیادہ لوگوں کو گرفتار کیا گیا ہے۔

'بی جے پی 150 سیٹوں پر سمٹ جائے گی، یہ الیکشن نظریات کا ہے'

بھاجپا نے الیکٹورل بانڈ کے ذریعے دنیا کا سب سے بڑا گھوٹالہ کیا، وزیر اعظم بد عنوانی کے چیمپئن ہیں! راہل گاندھی، انڈیا اتحاد غازی آباد سے غازی پور تک بی جے پی کا صفایا کرے گا: اکھلیش یادو، مشترکہ پریس کانفرنس میں انڈیا اتحاد کا ویڈیو گانا جاری کیا گیا

غازی آباد: راہل گاندھی نے کانگریس اور سماجوادی پارٹی کی مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی کو بد عنوانی کا چیمپئن قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی نے الیکٹورل بانڈ کے ذریعے بھتہ خوری کی اور دنیا کا سب سے بڑا گھوٹالہ انجام دیا۔ راہل گاندھی نے سوال کیا کہ اگر الیکٹورل بانڈ صحیح تھا تو سپریم کورٹ نے اسے منسوخ کیوں کر دیا؟ راہل گاندھی نے کہا کہ یہ الیکشن نظریات الیکشن ہے۔ ایک جانب بی جے پی اور آر ایس ایس ہے جو جمہوریت اور آئین کو ختم کرنے کی کوشش کر رہی ہے، دوسری جانب انڈیا اتحاد اور کانگریس ہے جو انہیں بچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

گاندھی نے دعویٰ کیا کہ پورے ملک میں انڈیا اتحاد کو بھرپور حمایت مل رہی ہے جسے دیکھ کر لگتا ہے کہ بی جے پی اس الیکشن میں 150 سیٹوں پر سمٹ جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس نے کھلے دماغ سے اپنی اتحادی پارٹیوں کے ساتھ سیٹ شیئر کی ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں نکالنا چاہئے کہ کانگریس کمزور ہو چکی ہے۔ ملک میں ایک جھٹکے میں غریبی مٹانے کے اپنے بیان پر صفائی دیتے ہوئے انہوں نے کہا میرے کہنے کا غلط مطلب نکالا گیا۔ مجھے کہنا ہے کہ ابھی ملک میں جتنی رقم 22 سے 25 لوگوں کے پاس ہے اتنی رقم 70 کروڑ عوام کے پاس ہے۔ حکومت صرف چند صنعت کاروں کا خیال رکھ رہی ہے جبکہ ہم حکومت میں آنے پر خواتین، کسان اور نوجوانوں کا دھیان رکھیں گے۔ راہل گاندھی نے کہا کہ انتخابات میں دو تین اہم مسائل ہیں۔ بے روزگاری، مہنگائی، شراکت داری مگر بی جے پی چوبیس گھنٹہ توجہ ہٹانے میں لگی رہتی ہے۔ ایشوز پر کوئی بات نہیں کرتا۔ کچھ دن پہلے وزیر اعظم نے ایک طویل انٹرویو دیا، اسکرپٹڈ تھا مگر فلاپ شو تھا۔ وزیر اعظم مودی نے اس میں الیکٹورل بانڈ کو سمجھانے کی کوشش کی۔ وزیر اعظم نے کہا کہ اسے شفافیت کے لئے لایا گیا، اگر یہ سچ ہے تو اس نظام کو سپریم کورٹ نے منسوخ کیوں کیا۔

دریں اثنا، یوپی کے سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے بی جے پی پر حملہ بولتے ہوئے کہا کہ انڈیا اتحاد غازی آباد سے غازی پور تک بی جے پی کا صفایا کر دے گا۔ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اکھلیش یادو نے کہا کہ مغرب (یوپی) سے لہر چل رہی ہے وہ پورے اتر پردیش اور ملک کے ماحول کو بدلنے جا رہی ہے۔ اس مرتبہ غازی آباد سے لے کر غازی پور تک انڈیا اتحاد بی جے پی کا صفایا کر دے گا۔ آج کسان پریشان ہیں کیونکہ بی جے پی کی ہر بات جھوٹی، ان کے وعدے جھوٹے ہیں۔ نہ کسان کی آمدنی دوگنی ہوئی اور نہ نوجوان کو روزگار ملا۔ جو ترقی کے خواب دکھائے تھے وہ بھی جھوٹے نکلے۔ انہوں نے کہا کہ الیکٹورل بانڈ نے ان کا بینڈ بجا دیا۔ بی جے پی بد عنوانوں کا گودام بن چکی ہے۔ ڈبل انجن کی حکومت کا دعویٰ کرنے والوں کے ہورڈنگ دیکھیں تو اس پر ایک ہی چہرہ نظر آتا ہے۔ ان کے ہورڈنگ پر امیدوار نظر نہیں آتے اور الیکشن کے بعد جو ایک چہرہ نظر آ رہا ہے وہ بھی غائب ہونے جا رہا ہے۔

راہل گاندھی اور اکھلیش یادو نے بدھ کو اتر پردیش کے غازی آباد میں مشترکہ طور پر پریس کانفرنس کی۔ اس دوران انہوں نے کئی سوالوں کے جواب دیے اور بی جے پی اور وزیر اعظم پر مسلسل حملہ بھی کیا۔ اس موقع پر انڈیا الائنس کی جانب سے ایک ویڈیو گانا بھی جاری کیا گیا۔ اس گانے میں 2017 سے لے کر اب تک اکھلیش یادو اور راہل گاندھی کے ایک ساتھ ویڈیوز اور تصاویر شامل ہیں۔ اس کے علاوہ غازی آباد کے امیدوار اور دو دیگر امیدواروں نے راہل گاندھی اور اکھلیش یادو کے ساتھ اسٹیج پر تصویر کھنچوائی۔

جنوبی کشمیر: فائرنگ سے بہار کا ایک مزدور ہلاک

اننت ناگ: (ایجنسی) ضلع اننت ناگ کے بجبہاڑہ علاقے میں عسکریت پسندوں نے بہار سے تعلق رکھنے والے ایک مزدور پر فائرنگ کی جس کے نتیجے میں وہ شدید زخمی ہو گیا۔ جس کے بعد اسے فوری طور پر ہسپتال منتقل کیا گیا جہاں ڈاکٹروں سے اسے مردہ قرار دیا۔ فائرنگ کے واقعہ کے بعد پورے علاقے کو سیکورٹی فورسز نے محاصرے میں لے کر حملہ آوروں کی تلاش شروع کر دی ہے۔ تفصیلات کے مطابق بجبہاڑہ کے جبلی پورہ علاقے میں بدھ کی شام مشتبہ عسکریت پسندوں نے بہار کے ایک مزدور پر فائرنگ کی۔ ذرائع نے بتایا کہ عسکریت پسندوں نے بہار سے تعلق رکھنے والے ایک شہری جس کی شناخت راجہ شاہ ولد شنکر شاہ ساکن بہار کے طور پر ہوئی ہے، پر نزدیک سے گولیاں چلائی جس سے وہ شدید طور پر زخمی ہو گیا اور اسپتال لیجانے کے دوران اس کی موت ہو گئی۔ پولیس کے ایک سینئر آفیسر نے اس واقعہ کی تصدیق کی۔ انہوں نے کہا کہ فائرنگ میں غیر ریاستی مزدور کی گردن اور پیٹ میں دو گولیاں لگی، جسے تشویشناک حالت میں ہسپتال منتقل کیا گیا جہاں ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ سیکورٹی فورسز کی جانب سے علاقے میں سرچ آپریشن جاری ہے۔ اس افسوسناک واقعہ کی سخت الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے سیاسی شخصیات نے مہلوک شخص کے افراد خاندان سے تعزیت کا اظہار کیا ہے۔

رواں سال میں ہندوستان کی شرح ترقی 6.5 فیصد رہے گی: یو این سی ٹی اے ڈی

نئی دہلی، 17 اپریل (یو این آئی) اقوام متحدہ کی تجارتی اور ترقیاتی ایجنسی (یو این سی ٹی اے ڈی) نے اپنی نئی رپورٹ میں کہا ہے کہ رواں سال ہندوستان کی شرح ترقی 6.5 فیصد رہنے کا اندازہ لگایا گیا ہے جبکہ سال 2023 میں ترقی کی شرح 6.7 فیصد رہی ہے۔ یو این سی ٹی اے ڈی نے آج جاری کردہ رپورٹ میں کہا ہے کہ 2023 میں ہندوستان کی ترقی کو مضبوط عوامی سرمایہ کاری سے تقویت ملی ہے اور خدمات کے شعبے میں مضبوط مقامی طلب کے ساتھ ہی صارفین کی خدمات اور ٹھوس بیرونی طلب کی وجہ سے بھی مدد ملی ہے۔ انہوں نے کہا کہ توقع ہے کہ یہ شرح سال 2024 میں بھی جاری رہے گی اور اس سے ترقی کو تقویت ملے گی۔ اس نے کہا کہ ملٹی نیشنل کمپنیوں کی توسیع کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ ہندوستان میں ان کے مینوفیکچرنگ کے عمل اور ان کی سپلائی چین کو متنوع بنانے کی کوششوں کا ہندوستانی آبادی پر بھی مثبت اثر پڑے گا۔ یو این سی ٹی اے ڈی نے کہا کہ ریزرو بینک آف انڈیا سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ سود کی شرح کو مستقبل قریب کی مدت میں مستحکم رکھے گا۔

عآپ نے لانچ کیا 'رام راجیہ' ویب سائٹ

دہلی واحد ریاست ہے جس نے منافع بخش بجٹ پیش کیا: سنجے، کیجریوال کے بارے میں آتشی نے کہا، پران جائے پر وچن نہ جائے

نئی دہلی: (ایجنسی) عام آدمی پارٹی (اے اے پی) نے بدھ کو رام راجیہ کے بارے میں اپنے تصور کو ظاہر کرنے کے لئے ایک ویب سائٹ لانچ کی۔ آپ کا رام راجیہ جاری کیا اور کہا کہ دہلی کے وزیر اعلیٰ اروند کیجریوال نے قومی دار الحکومت میں بھگوان رام کے نظریات کو محسوس کرنے کی کوشش کی۔ راجیہ سبھا کے رکن سنجے سنگھ نے پریس کانفرنس میں کہا کہ یہ ویب سائٹ آپ کے رام راجیہ کے تصور کو دکھانے کے ساتھ کیجریوال حکومت کے کاموں کے بارے میں بھی معلومات فراہم کرے گی۔ سنجے سنگھ نے کہا، وزیر اعلیٰ کیجریوال نے رام راجیہ کے تصور کو عملی جامہ پہنانے کے لیے گزشتہ دس سالوں میں دہلی میں اچھے محلہ کلینک، مفت پانی اور بجلی اور خواتین کے لیے مفت بس سفر کی سہولیات فراہم کی گئی ہیں۔

عام آدمی پارٹی کے رکن پارلیمنٹ سنجے سنگھ نے کہا، "کسی نے سوچا بھی نہیں تھا کہ بجلی مفت دی جا سکتی ہے۔ یہ آزادی کے بعد پہلی حکومت تھی جس نے مفت بجلی اسکیم، مفت پانی اسکیم، اور مفت بس سفر کی اسکیم نافذ کی۔ دہلی واحد ریاست ہے جس نے منافع بخش بجٹ پیش کیا۔ ہم زمین پر رام راجیہ کے اپنے وژن کو پورا کرنے کے لیے پر عزم ہیں۔" انہوں نے کہا کہ یہ پہلا موقع ہے کہ کیجریوال رام نومی کے موقع پر اپنے لوگوں کے درمیان موجود نہیں ہیں۔ انہوں نے یہ بھی الزام لگایا کہ وزیر اعلیٰ کو جھوٹے گواہوں کے بیانات کی بنیاد پر ایک بے بنیاد کیس میں جیل بھیجا گیا ہے۔ سنجے سنگھ نے کہا، اروند کیجریوال کے رام راجیہ کے تصور میں کوئی بڑا یا چھوٹا نہیں ہے اور کام سب کے مفاد میں ہوتا ہے۔ اس بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے، یہ ویب سائٹ رام نومی پر لوک سبھا انتخابات کے لیے پارٹی کی مہم کے حصے کے طور پر شروع کی گئی ہے۔ کیجریوال کے بارے میں آتشی نے کہا، پران جائے پر وچن نہ جائے۔ آتشی نے کہا، ہم دہلی اور پنجاب میں رام راجیہ کے تصور پر کام کر رہے ہیں۔ ہم اس ویب سائٹ کے ذریعے عام آدمی پارٹی کی طرف سے کئے جا رہے عوامی فلاحی کاموں کو ملک اور دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں۔

کووڈ معاملے میں بامبے ہائی کورٹ کا مہاراشٹر حکومت کو پھٹکار

ممبئی (ایجنسی) کورونا کے معاملے میں حکومت کے ذریعے ایک فوت شدہ نرس کے شوہر کے معاوضے کی مانگ کو خارج کرنے پر بامبے ہائی کورٹ نے مہاراشٹر حکومت کو سخت پھٹکار لگائی ہے۔ عدالت نے حکومت سے پوچھا ہے کہ آخر آپ اتنے بے حس کیسے ہو سکتے ہیں جبکہ فوت شدہ نرس کورونا کے مریضوں کے علاج میں لگی ہوئی تھی۔ ایسے میں آپ اسے خارج کیسے کر سکتے ہیں؟ واضح رہے کہ مہاراشٹر حکومت نے کورونا سے اپنی جان گنوانے والی ایک نرس کے شوہر کی 50 لاکھ روپے معاضہ کے مطالبے کو مسترد کر دیا تھا۔ ہائی کورٹ نے حکومت پر برہمی کا اظہار کرتے ہوئے نرس کے شوہر کی درخواست پر حکومت سے جواب طلب کر لیا ہے جس پر سماعت دو ہفتے بعد ہوگی۔ ہائی کورٹ کی ڈویژن بنچ نے حکومت کی سرزنش کرتے ہوئے کہا کہ آپ اتنے بے حس کیسے ہو سکتے ہیں؟ متوفی کورونا کے مریضوں کے علاج میں مصروف تھی، ایسی حالت میں اس کے شوہر کے مطالبے کو آپ کیسے مسترد کر سکتے ہیں؟ اس معاملے کو زیادہ حساسیت سے نمٹانا چاہیے تھا۔ بامبے ہائی کورٹ کی جسٹس گریش کلکرنی اور جسٹس فردوس پر مشتمل ڈویژن بنچ نے سدھاکر پوار کی درخواست پر سماعت کی۔ اپنی درخواست میں سدھاکر پوار نے حکومت کے اس حکم کو چیلنج کیا ہے جس میں حکومت نے نومبر 2023 میں پوار کو ان کی بیوی کی موت پر 50 لاکھ روپے کا معاوضہ دینے سے انکار کر دیا تھا۔ درخواست میں پوار نے عدالت کو بتایا کہ ان کی اہلیہ انیتا راٹھوڑ پوار پونے کے سسون جنرل اسپتال میں اسسٹنٹ نرس کے طور پر کام کرتی تھیں۔ کورونا وبا کے دوران انیتا کووڈ 19 واریئرز ٹیم کا بھی حصہ تھیں اور وہ کورونا سے متاثرہ مریضوں کے علاج میں مصروف تھیں۔ اپریل 2020 میں انیتا بھی کورونا کی شکار ہو گئیں جس میں ان کی موت ہو گئی۔

ترنمول کانگریس کا انتخابی منشور جاری

سی اے اے کو منسوخ، این آر سی اور یکساں سول کوڈ کے عدم نفاذ کا وعدہ

ایم ایس پی کی گارنٹی، 10 مفت سلنڈر اور سب کے لیے مکان، ٹی ایم سی نے 'دیدی کا حلف' کے عنوان سے منشور شائع کیا

کلکتہ 17 اپریل (یو این آئی) لوک سبھا انتخابات کیلئے پہلے مرحلے کی پولنگ سے دو دن قبل ترنمول کانگریس نے "دیدی کی قسم" کے عنوان سے اپنا انتخابی منشور جاری کیا ہے۔ اس منشور میں ترنمول کانگریس نے شہریت ترمیمی ایکٹ (CAA) قانون کو منسوخ، این آر سی اور یکساں سول کوڈ کو نافذ نہیں کرنے کا وعدہ کیا گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی کے اقتصادی مشیر امیت مترا نے ترنمول بھون سے پریس کانفرنس کی اور پارٹی کے 10 وعدوں کو پڑھ کر سنایا۔ تاہم ترنمول کانگریس نے اس کو انتخابی منشور قرار دینے کے بجائے "دیدی کی قسم" کے عنوان سے شائع کیا ہے۔ ترنمول قیادت نے کہا کہ اگر مرکز میں "انڈیا" اتحاد کی حکومت بنتی ہے تو ان وعدوں پر عمل کیا جائے گا۔ ترنمول کانگریس کے ان 10 وعدوں میں 100 دن کے کام سے لے کر راشن، سلنڈر، مکان، سی اے اے، این آر سی، یکساں سول کوڈ جیسے قوانین پر بات کی گئی ہے۔ تقریباً ہر معاملے میں ترنمول نے مرکز کی نریندر مودی حکومت کی کئی اسکیموں اور وعدوں کے متبادل کا اعلان کیا ہے۔ بی جے پی نے اس مرتبہ اپنے انتخابی منشور کو "نریندر مودی کی ضمانت" کے عنوان سے شائع کیا ہے۔ مودی نے خود بنگال آ کر ان دو فقروں پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ وہ جو ضمانتیں الیکشن سے پہلے دے رہے ہیں وہ انتخابات کے بعد ضرور پوری ہوں گی۔ مودی کی گرانٹی کے جواب میں ممتا بنرجی نے "دیدی کا حلف" کے عنوان سے اپنا انتخابی منشور شائع کیا ہے۔ وزیر اعظم آواس یوجنا کے متبادل کے طور پر غریبوں کے لیے مکان بنانے کا وعدہ ہے۔ لکھپتی دیدی کے متبادل کے طور پر، ترنمول نے "لکشمی بھنڈار" کی شکل میں خواتین کو ماہانہ مالی امداد دینے کا اعلان کیا ہے۔ آیوشمان بھارت کا متبادل ہیلتھ انشورنس ہے۔ اس کے علاوہ، ممتا نے ان قوانین کو مکمل طور پر منسوخ کرنے کا وعدہ کیا ہے جن کا مودی نے CAA، NRC اور یکساں سول کوڈ متعارف کرانے کا وعدہ کیا ہے۔

احمد آباد-وڈودرا ایکسپریس وے پر دردناک سڑک حادثہ

کار ٹریلر میں جا گھسی، 10 لوگوں کی موت

احمد آباد (ایجنسی) احمد آباد-وڈودرا ایکسپریس وے پر نڈیاڈ کے قریب ایک بھیانک سڑک حادثہ پیش آیا ہے جس میں 10 لوگوں کی موت ہو گئی ہے۔ یہ حادثہ اس وقت پیش آیا جب وڈودرا کی جانب سے آنے والی ماروتی ارٹیگا کار نے روڈ پر کھڑے ٹریلر کو پیچھے سے ٹکر مار دی۔ یہ حادثہ اس قدر شدید تھا کہ کار کا اگلا حصہ مکمل طور پر تباہ ہو گیا اور کار چپٹی ہو گئی۔ حادثہ کے فوراً بعد دو ایمبولینس اور ایکسپریس ہائی وے کی پٹرولنگ ٹیم موقع پر پہنچ گئی، جس نے زخمیوں کو اسپتال پہنچایا۔ حادثے کے بعد وڈودرا-احمد آباد ایکسپریس ہائی وے پر جام لگ گیا۔ یہ حادثہ اتنا بھیانک تھا کہ لاشوں کو نکالنے کے لیے ارٹیگا کار کو کاٹنا پڑا۔ کار کے ٹکرانے کے نتیجے میں کار میں سوار 10 لوگوں میں سے 8 لوگوں کی موقع پر ہی موت ہو گئی، جبکہ 2 لوگوں کو شدید زخمی حالت میں اسپتال پہنچایا گیا، لیکن انھوں نے بھی دم توڑ دیا۔ حادثے کی شکار ہونے والی کار احمد آباد کی پاسنگ ہے اور اس کار رجسٹریشن نمبر ECGJ27 2578 ہے۔ فی الحال مرنے والوں کی شناخت نہیں ہو سکی ہے۔ پولیس نے کار نمبر اور آدھار کارڈ کی تفصیلات کی بنیاد پر مرنے والوں کی شناخت کے لیے تفتیش شروع کر دی ہے۔ اس حادثے کے بعد کھیڑا کے ایس پی راجیش گڈھوی کا بیان بھی سامنے آیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ تکنیکی خرابی کی وجہ سے وڈودرا-احمد آباد ایکسپریس وے پر ایک ٹینکر کھڑا تھا۔ ایک کار جس میں 10 افراد جا رہے تھے کھڑے ٹینکر سے ٹکرا گئی، جس میں سے 8 لوگوں کی موقع پر ہی موت ہو گئی۔ 2 افراد زخمی ہو گئے جنہیں اسپتال لے جایا گیا جہاں ان کی موت ہو گئی۔ انتظامیہ نے پہنچ کر فوری طور پر لاشوں کو گاڑی سے نکال لیا اور مزید قانونی کارروائی مکمل کرنے کے لیے اہل خانہ سے رابطہ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

ایران کے خلاف نئی پابندیاں عائد کی جائیں گی: امریکہ

ڈیوڈ کیمرون کا اسرائیل آمد کا امکان □ مشرقِ وسطیٰ میں تباہی کا ذمہ دار اسرائیل ہے: ترک صدر

واشنگٹن (ایجنسی)۔ واشنگٹن نے کہا ہے کہ وہ اسرائیل پر حملے کے تناظر میں ایران کے خلاف نئی پابندیوں کا اعلان کرے گا۔ ان پابندیوں میں ایران کے ڈرون اور میزائل پروگراموں کے ساتھ ساتھ اس کی پاسداران انقلاب فورس کو بھی نشانہ بنایا جائے گا۔ امریکی قومی سلامتی مشیر جیک سلیوان نے منگل کی رات واشنگٹن میں اس بات کی تصدیق کی کہ گزشتہ ہفتہ کے اواخر میں اسرائیل پر ایران کے "غیر معمولی" حملے کے بعد امریکہ تہران کے خلاف نئی پابندیاں عائد کرنے کی تیاری کر رہا ہے۔ سلیوان کے بقول، "اسرائیل پر ایران کے غیر معمولی فضائی حملے کا جامع جواب دینے کے لیے امریکی صدر جو بائیڈن جی سیون سمیت تمام اتحادیوں اور شراکت داروں کے علاوہ کانگریس میں دونوں جماعتوں کے رہنماؤں کے ساتھ بھی صلاح ومشورے کر رہے ہیں۔" سلیوان کی طرف سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ ان اقدامات کے تحت "ایران کے میزائل اور ڈرون پروگراموں کے ساتھ ساتھ ایران کی ایلیٹ فورس پاسداران انقلاب اور ایران کی وزارت دفاع کی حمایت کرنے والے اداروں کے خلاف بھی پابندیاں لگائی جائیں گی۔" امریکی وزیر خزانہ جینٹ ییلن نے بھی منگل کے روز کہا کہ محکمہ خزانہ ایرانی حکومت کی بدنیتی اور عدم استحکام پیدا کرنے کی سرگرمیوں کو روکنے کے لیے، پابندیوں کا اپنا اختیار استعمال کرتے ہوئے اتحادیوں کے ساتھ کام کرنے سے دریغ نہیں کرے گا۔ ییلن نے غزہ میں فلسطینیوں کے مصائب کے خاتمے کے لیے فوری کارروائی کا بھی مطالبہ کیا اور کہا کہ حماس پر اقتصادی دباؤ کو غزہ کے بے گھر لوگوں کے لیے امداد میں رکاوٹ کی وجہ نہیں بننا چاہیے، جو قحط کے دہانے پر ہیں۔ سلیوان نے مزید کہا، "ہم محکمہ دفاع اور امریکی سینٹرل کمانڈ کے ذریعہ مشرق وسطیٰ میں فضائی اور میزائل ڈیفنس نیز ابتدائی وارننگ سسٹم کے کامیاب انضمام کو مزید مضبوط اور وسعت دینے کے لیے کام جاری رکھے ہوئے ہیں، تاکہ ایران کے میزائل اور یو اے وی (بغیر پائلٹ والے جہاز) کی صلاحیتوں کو کم کیا جا سکے۔" انہوں نے کہا کہ امریکہ کو اپنے اتحادیوں اور شراکت داروں سے بھی توقع ہے کہ وہ اپنی طرف سے عائد پابندیوں پر عمل کریں گے۔ یورپی یونین کی خارجہ پالیسی کے سربراہ جوزیپ بوریل نے منگل کی شام کو کہا کہ برسلز بھی ایران کے خلاف پابندیوں میں اضافہ کرنے پر کام کر رہا ہے۔ خیال رہے کہ ایران نے گزشتہ ویک اینڈ پر رات گئے تین سو سے زائد میزائلوں اور ڈرونز سے اسرائیل پر حملہ کیا تھا، جن میں سے بیشتر کو امریکہ کی قیادت والے اتحادی افواج کی مدد سے اسرائیل کے دفاعی نظام نے ناکام بنا دیا۔ تہران کا کہنا ہے کہ یہ حملہ یکم اپریل کو دمشق میں اس کے قونصل خانے پر کیے گئے فضائی حملے کا بدلہ تھا، جس میں پاسداران انقلاب کے کئی اعلیٰ عہدیداران ہلاک ہو گئے تھے۔ ایران نے اس حملے کا الزام اسرائیل پر عائد کیا ہے۔ ایرانی فضائی حملے کے بعد اسرائیل نے اپنے ردعمل میں کہا ہے کہ ایران سزا سے بچ نہیں پائے گا جب کہ اس کے اتحادیوں نے تحمل سے کام لینے پر زور دیا ہے۔

برطانوی وزیر خارجہ ڈیوڈ کیمرون کی آج رات اسرائیل آمد کا امکان ظاہر کیا جارہا ہے۔ اسرائیلی اخبار کے مطابق برطانوی وزیر خارجہ ڈیوڈ کیمرون، نیتن یاہو اور دیگر اسرائیلی حکام سے ملاقاتیں کریں گے۔ ڈیوڈ کیمرون رام اللہ میں فلسطینی اتھارٹی کے حکام سے بھی ملاقاتیں کریں گے۔ اس کے علاوہ غزہ میں امداد بڑھانے، یرغمالیوں کی رہائی اور ایرانی حملے پر تبادلہ خیال کریں گے۔ دوسری جانب روس کے صدر پیوٹن نے ایرانی ہم منصب رئیسی کو کشیدگی میں اضافے پر تحمل سے کام لینے پر زور دیا ہے۔ پیوٹن نے یہ بات منگل کو ایرانی صدر ابراہیم رئیسی کے ساتھ فون پر گفتگو کرتے ہوئے کہی۔ رہنماؤں نے اس بات پر تبادلہ خیال کیا جسے کریملن نے یکم اپریل کو شام کے دارالحکومت دمشق میں ایرانی قونصل خانے پر اسرائیلی حملے کے بعد "ایران کی طرف سے اٹھائے گئے انتقامی اقدامات" کا نام دیا۔ کریملن نے کہا کہ پیوٹن نے تمام فریقین پر زور دیا کہ وہ ایسی کارروائیوں سے گریز کریں جس سے ایک نیا تصادم شروع ہو جس کے مشرق وسطیٰ کے لیے تباہ کن نتائج ہوں گے۔ ایران نے دمشق میں اسرائیلی حملے کے جواب میں ہفتے کے روز دیر گئے اسرائیل پر سیکڑوں ڈرون اور میزائل داغے، جس میں دو جنرلوں سمیت پاسداران انقلاب اسلامی کے سات اہلکار جان سے گئے تھے۔ پیوٹن نے ایران کے حملے پر اپنے پہلے عوامی طور پر نشر کیے گئے تبصروں میں کہا کہ مشرق وسطیٰ میں موجودہ عدم استحکام کی بنیادی وجہ اسرائیل فلسطین تنازعہ ہے۔

ترک صدر رجب طیب اردوان کا اسرائیل پر ایرانی ڈرونز حملے کے بعد اہم بیان سامنے آگیا۔ انقرہ میں نیوز کانفرنس کرتے ہوئے ترک صدر نے کہا کہ اسرائیل خطے میں بڑی جنگ کو ہوا دے رہا ہے، غزہ میں نسل کشی اور ظلم کے رکنے تک خطے میں بڑے تصادم کا خطرہ ہے۔ ترک صدر رجب طیب اردوان نے مشرقِ وسطیٰ میں تباہی کا ذمہ دار اسرائیل وزیرِ اعظم نتین یاہو کو قرار دیا۔ ترک صدر کا کہنا تھا کہ دمشق میں ایرانی سفارتخانے پر حملہ کر کے اسرائیل نے عالمی قانون اور ویانا کنونشن کی خلاف ورزی کی۔ اُنہوں نے کہا کہ اسرائیل کی جارحیت پر خاموش رہنے والے ایرانی حملے کی مذمت میں بڑھ چڑھ کر حصہ ڈال رہے ہیں۔ ترک صدر نے کہا کہ جس پر لعن طعن اور جس کی مذمت کرنی چاہیے وہ اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو ہے۔ واضح رہے کہ دمشق میں ایرانی سفارتخانے پر حملے کے جواب میں ایران نے میزائل حملے کر کے اسرائیل کے نیو اتیم ایئر بیس کو نشانہ بنایا تھا۔

پاکستان میں شدید بارش اور بجلی گرنے سے 63 افراد کی موت

بلوچستان: بارشوں کے دوران آسمانی بجلی، چھتیں گرنے سے 8 افراد جاں بحق

اسلام آباد، 17 اپریل (یو این آئی) پاکستان میں شدید بارش اور بجلی گرنے سے جاں بحق ہونے والوں کی تعداد 63 ہوگئی ہے۔ پاکستان ڈیزاسٹر منیجمنٹ ایڈمنسٹریشن کے ترجمان خورشید انور نے ملک کے مختلف حصوں میں ہونے والی شدید بارشوں کے حوالے سے بیان جاری کرتے ہوئے کہا ہے کہ پنجاب، بلوچستان اور خیبر پختونخواہ کے صوبوں میں ہفتے کے آخر میں شروع ہونے والی شدید بارشوں اور آسمانی بجلی گرنے کے نتیجے میں جانیں گنوانے والوں کی تعداد بڑھ کر 63 ہوگئی، اور تقریباً 1,370 مکانات کو نقصان پہنچا ہے۔ حکام نے کہا ہے کہ موسم کی خراب صورتحال اور شدید بارشوں کی وجہ سے ریسکیو کام منفی طور پر متاثر ہوسکتا ہے۔ ایسوسی ایٹڈ پریس (اے پی) سے بات کرتے ہوئے، پاکستان کے محکمہ موسمیات کے اہلکار ظہیر احمد بابر نے بتایا کہ موسمیاتی تبدیلیوں کی وجہ سے ملک میں شدید بارشیں دیکھنے میں آئیں اور کہا، "اس ماہ پاکستان بھر میں معمول سے 61 فیصد زیادہ بارش ریکارڈ کی گئی، اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہمارے ملک میں موسمیاتی تبدیلی پہلے ہی واقع ہوچکی ہے۔

بلوچستان میں بارشوں کے دوران آسمانی بجلی اور چھتیں گرنے کے واقعات میں 8 افراد جاں بحق اور 9 زخمی ہوگئے جبکہ بارشوں سے 40 گھروں کو مکمل اور 92 کو جزوی نقصان پہنچا۔ ڈان نیوز کے مطابق محکمہ موسمیات کا کہنا ہے کہ مغربی ہواؤں کا نیا سسٹم بھی بلوچستان میں داخل ہوگیا ہے جس سے مکران کوسٹل بیلٹ، سوراب، قلات اور کوئٹہ ڈویژن میں شدید بارشوں کا امکان ہے۔ موجودہ سسٹم مکران کو سب سے زیادہ متاثر کر سکتا ہے۔ ترجمان بلوچستان حکومت شاہد رند نے بتایا کہ بارشوں سے متاثرہ اضلاع میں لنک روڈز کو بھی نقصان پہنچا ہے، متاثرہ اضلاع میں ذرائع مواصلات کی بحالی کا کام جاری ہے جبکہ متاثرہ اضلاع میں نقصانات کے تعین کے لیے سروے جاری ہے۔ دوسری جانب صوبائی ڈیزاسٹر منیجمنٹ اتھارٹی (پی ڈی ایم اے) کے ڈائریکٹر جنرل (ڈی جی) نے بتایا کہ مکران ڈویژن میں ضرورت کا تمام سامان فراہم کردیا گیا ہے، گوادر میں بھی ڈی واٹرنگ پمپس پہنچا دیے ہیں جبکہ پسنی میں بھی امدادی سرگرمیاں جاری ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ کوئٹہ میں بعض برساتی نالوں پر تجاوزات ہیں، جن برساتی نالوں پر تجاوزات نہیں وہاں پانی کا اخراج جاری ہے۔

سیاہ بادلوں سے گھرے ابوظہبی کی حیرت انگیز ویڈیوز وائرل

ابوظہبی، 17 اپریل (یو این آئی) متحدہ عرب امارات اس وقت شدید بارشوں کی زد میں ہے ابوظہبی کے افق پر گھرے سیاہ بادلوں کی ویڈیوز سوشل میڈیا پر وائرل ہوگئی ہے۔ متحدہ عرب امارات اس وقت شدید بارشوں کی لپیٹ میں ہے جہاں برساتوں کا 75 سالہ ریکارڈ ٹوٹ چکا ہے اور نظام زندگی مفلوج ہے۔ حکومت نے لوگوں کو احتیاطاً گھروں میں رہنے کی ہدایت کی ہے اور ملازمین کو ورک فرام ہوم کرنے کا کہا گیا ہے۔ سبق ویب سائٹ کے مطابق سعودی ماہر موسمیات ڈاکٹر زیاد الجھنی نے کہا ہے کہ زبردست سیاہ بادلوں کا رخ اماراتی دارالحکومت ابوظبی کی طرف ہے جہاں پہلے سے ہی ملک بھر موسلا دھار بارش کا سلسلہ جاری ہے۔ انہوں نے ایکس پر اپنے اکاؤنٹ میں کچھ دیر پہلے ابوظبی سے لی جانے والی ویڈیو شیئر کی ہے، جو دیکھتے ہی دیکھتے وائرل بھی ہوگئی ہے اور لوگ امارات میں اس طرح کے گھنے سیاہ بادل پہلی بار دیکھ کر حیران ہو رہے ہیں۔

اسرائیل نے ایران کو جواب دیا تو علاقائی جنگ چھڑ جائے گی: سابق مصری وزیر خارجہ

تل ابیب (ایجنسی)۔ اسرائیل پر کیے گئے حالیہ ایرانی حملوں نے اس امکان کے بارے میں سوالات کا ایک طوفان کھڑا کر دیا ہے کہ آیا ایرانی حملے خطے میں جنگ کو بڑھانے کا باعث بن سکتے ہیں اور ساتھ ہی یہ امکان بھی ہے کہ وہ غزہ کے سانحے سے توجہ ہٹا سکتے ہیں۔ اس تناظر میں مصر کے سابق وزیر خارجہ محمد کامل عمرو کا کہنا ہے کہ ایران اور اسرائیل کے درمیان حالیہ پیش رفت اور کشیدگی سے معاملات اب کے مقابلے میں مزید پیچیدہ ہوں گے۔ العربیہ اور الحدث کو دیے گئے انٹرویو میں انہوں نے مزید کہا کہ ایرانی قونصل خانے پر اسرائیلی حملے نے آنے والے وقت میں ایک تصادم کا خطرہ پیدا کیا ہے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ ایرانی حملوں پر اسرائیلی ردعمل ناگزیر ہے، جو خطے میں تنازعات کا دائرہ وسیع کر سکتا ہے اور ایک بڑی علاقائی جنگ کا باعث بن سکتا ہے۔ محمد کامل عمر نے کہا کہ اگر اسرائیل ایران کے اندر گہرائی میں حملہ کرتا ہے تو یہ جنگ کو ایک بڑے میدان میں لے جائے گا اور یہ ایک علاقائی جنگ بن سکتا ہے جس میں دیگر فریق، ایران کے ہتھیار اور اسرائیل کے ساتھ اتحادی ممالک مداخلت کریں گے۔ اس کے بعد یہ جنگ دوسرے ممالک تک پھیل سکتی ہے۔ لیکن سابق مصری وزیر نے توقع ظاہر کی کہ امریکہ اسرائیل کی بڑھتی ہوئی کشیدگی کو روکے گا تاکہ تنازعہ کو خطے میں پھیلنے سے روکا جا سکے۔ سابق مصری وزیر خارجہ نے کہا کہ اسرائیل کے ایران پر حملے کے فیصلے کا مقصد غزہ میں ہونے والے قتل عام سے توجہ ہٹانا اور بڑی طاقتوں کو اور علاقائی ممالک کو آپس میں الجھانا شامل ہے۔ جہاں تک خطے میں کشیدگی کو کم کرنے میں مصر کے کردار کا تعلق ہے، کامل عمرو نے کہا کہ مصر غزہ جنگ کے دوران کشیدگی کو کم کرنے، جنگ بندی، قیدیوں کے تبادلے اور امداد پہنچانے پر اپنی توجہ مرکوز کر رہا تھا، لیکن اسرائیل پر ایرانی حملوں کے بعد مصری کردار میں اضافہ ہوا۔ دونوں ملکوں کے درمیان کشیدگی کو کم کرنے اور تنازعات کو وسعت دینے کی طرف نہ بڑھنے اور خطے کو عدم استحکام کے خطرات اور اس کے عوام کے مفادات کو لاحق خطرات سے بچانے سمیت دیگر اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ مصری وزارت خارجہ نے ایران اور اسرائیل کے درمیان رابطوں اور خطے کو کشیدگی اور عدم استحکام کی مزید وجوہات سے بچانے اور امن کی ضرورت کے حوالے سے پیغامات کے تبادلے کی تفصیلات کا انکشاف کیا۔ امریکہ اور دیگر مغربی ممالک نے بھی تل ابیب پر زور دیا ہے کہ وہ تحمل کا مظاہرہ کرے اور تہران کے خلاف جوابی کارروائی سے گریز کرے۔ واشنگٹن نے اپنے اتحادی پر یہ بھی واضح کیا کہ وہ ایران کے خلاف کیے گئے کسی بھی حملے میں حصہ نہیں لے گا۔

ٹرمپ نے بائیڈن کو قصوروار ٹھہرایا

واشنگٹن، 17 اپریل (یو این آئی) سابق امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے امریکہ میں امیگریشن بحران کا ذمہ دار موجودہ امریکی صدر بائیڈن کو ٹھہرادیا۔ غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے مطابق نیویارک کے علاقے مین ہٹن میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے سابق امریکی صدر ٹرمپ نے کہا کہ روزانہ سینکڑوں افراد سرحد سے غیر قانونی داخل ہو رہے ہیں، غیر قانونی تارکین وطن نے شہریوں سے روزگار چھین لیا۔ اُنہوں نے کہا کہ جرائم میں اضافہ ہو رہا ہے، پولیس کو اختیار دیا جائے، بائیڈن انتظامیہ پولیس سے اختیارات چھین رہی ہے۔ دوسری جانب سابق امریکی صدر ٹرمپ کی مقدمے کی کارروائی الیکشن تک ملتوی کرنے کی تمام کوششیں ناکام ہوگئیں۔

جو بائیڈن کا چینی اسٹیل، المونیم پر تین گنا ٹیرف عائد کرنے پر زور

واشنگٹن (ایجنسی)۔ امریکی صدر جو بائیڈن نے 'غیر شفاف مسابقت' کا حوالہ دیتے ہوئے چینی اسٹیل اور المونیم پر تین گنا ٹیرف عائد کرنے پر زور دیا ہے جب کہ وہ نومبر میں ہونے والے الیکشن میں مزدور ووٹرز کو اپنی جانب راغب کرنے کے لیے کوشاں ہیں۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے 'اے ایف پی' کی خبر کے مطابق جو بائیڈن کی جانب سے یہ اعلان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب کہ یو ایس ٹریڈ ریپریزنٹیٹو (یو ایس ٹی آر) نے حال ہی میں 5 امریکی یونینز کی جانب سے دائر پٹیشن کے جواب میں بحری جہاز سازی، میری ٹائم اور لاجسٹک سیکٹر میں چین کے طریقہ کار کے حوالے سے تحقیقات کا آغاز کیا ہے۔ امریکی صدر صدارتی انتخاب میں اہم کردار ادا کرنے والی ریاست پنسلوینیا کے تین روزہ دورے کے دوسرے روز بدھ کو پٹسبرگ میں اسٹیل ورکرز سے خطاب کرنے کی تیاری کر رہے ہیں۔ جو بائیڈن اور ان کے انتخابی حریف ڈونلڈ ٹرمپ دونوں ہی الیکشن نتائج میں اہم کردار ادا کرنے والے مزدور ووٹرز کو اپنی جانب متوجہ کرنے کے لیے میدان میں ہیں اور امریکی صنعت کو بحال کرنے کے وعدے کر رہے ہیں۔ وائٹ ہاؤس کی جانب سے جاری ایک بیان میں کہا گیا کہ چین کی اپنی اسٹیل اور المونیم انڈسٹریز کے لیے پالیسیاں اور سبسڈیز کا مطلب ہے کہ مصنوعی طور پر کم قیمت، زیادہ آلودگی پیدا کرنے والی متبادل چینی اشیا امریکا کی اعلیٰ معیار کی اشیا سے کم لاگت رکھی جارہی ہیں۔ ایک سینئر امریکی عہدیدار نے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ عالمی سطح پر اسٹیل کی پروڈکشن کا آدھا چین پیدا کر رہا ہے جب کہ اس کی میٹل برآمدات کی قیمت نمایاں طور پر امریکا کی اسٹیل قیمت سے کم ہے۔ اب جب کہ یو ایس ٹی آر ٹرمپ ایڈمنسٹریشن کی جانب سے چین پر عائد کردہ ٹیرف کا از سر نو جائزہ لے رہی ہے تو جو بائیڈن نے موجودہ ٹیرف کو ٹریڈ ایکٹ کے سیکشن 301 کے تحت تین گنا کرنے پر زور دیا ہے۔ اس وقت اس سیکشن کے تحت اسٹیل اور المونیم پر اوسط ٹیرف 5.7 فیصد ہے۔ نام نہاد سیکشن 301 ہی وہ بنیادی شق تھی جسے ٹرمپ انتظامیہ نے چین کے ساتھ تجارتی جنگ میں ٹیرف میں اضافے کو حق بجانب ثابت کرنے کے لیے استعمال کیا تھا۔ وائٹ ہاؤس نے مزید کہا کہ جو بائیڈن حکام کو چین کی جانب سے ٹیرف خلاف ورزی کو روکنے کے لیے میکسیکو کے ساتھ مل کر کام کرنے کی ہدایات بھی دے رہے ہیں۔ دریں اثنا، یو ایس ٹی آر کی جانب سے بحری جہاز سازی اور دیگر شعبوں سے متعلق تحقیقات کا آغاز گزشتہ ماہ یونائیٹڈ اسٹیل ورکرز سمیت دیگر یونینز کی جانب سے پٹیشن دائر کیے جانے کے بعد شروع کی گئی ہیں۔ ان تنظیموں نے صنعتوں میں چین کی برتری و بالادستی کے لیے اس کی 'ناقابل فہم اور امتیازی' پالیسیز اور طریقہ کار سے نمٹنے کے لیے اقدامات پر زور دیا ہے۔ جو بائیڈن نے گزشتہ ماہ یونائٹڈ اسٹیل ورکرز کی حمایت حاصل کرلی تھی اور جاپان کی کمپنی نپن اسٹیل کی جانب سے پٹسبرگ میں موجود یو ایس اسٹیل کے لیے لگائی گئی بولی کی مخالفت کی تھی۔ وائٹ ہاؤس نے کہا کہ جو بائیڈن اس بات کو واضح کرتے رہیں گے کہ یہ یو ایس اسٹیل کے لیے بہت اہم ہے کہ وہ ملکی ملکیت میں کام کرنے والی امریکی کمپنی ہی رہے۔

اسرائیل کو ایران پر حملے میں پچھتاوے کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا: ایرانی فورس

تہران (ایجنسی)۔ مشرق وسطیٰ میں بڑھتی ہوئی کشیدگی، ایران اور اسرائیل کی ایک دوسرے کو دی جانے والی دھمکیوں اور دونوں ملکوں کی غیر معمولی فوجی تیاریاں دیکھتے ہوئے ایران نے اپنی بحری فوج کے ذریعے تجارتی جہازوں کی حفاظت کرنے کا اعلان کیا ہے۔ نیم سرکاری خبر رساں ایجنسی 'تسنیم' نے بدھ کے روز امیر البحر شہرام ایرانی کا بیان نشر کیا ہے جس میں ان کا کہنا تھا کہ حالیہ کشیدگی کی وجہ سے بحیرہ احمر میں سفر کرنے والے تجارتی جہازوں کی حفاظت کے لیے ایرانی بحری فورس تعینات کی جائے گی۔ انہوں نے مزید کہا "کہ خلیج عدن سے نہر سویز تک ہم اپنے اور دوسرے ملکوں کے تجارتی جہازوں کو حفاظتی کور فراہم کریں گے۔" "اس مقصد کے لیے فی الوقت جماران نامی ڈسٹرائر خلیج عدن میں موجود رہے گا، اور اپنی ڈیوٹی بحیرہ احمر تک ادا کرے گا۔" ادھر ایرانی بری فوج کے سربراہ نے یہ بات زور دے کر کہی ہے "کہ ایرانی سرزمین کے خلاف جارحیت کا ارتکاب کرنے والوں سے کسی قسم کا کمپرومائز نہیں کیا جا سکتا۔" بریگیڈیئر جنرل کیومرث حیدری نے کہا "صیہونی ریاست جان لے اگر اس نے غلطی کا ارتکاب کیا تو اسے کچلنے والے ردعمل کا سامنا کرنا ہوگا، جس پر اسرائیل کو سوائے پچھتاوے کچھ حاصل نہ ہوگا۔" یہ بیانات ایسے وقت میں سامنے آئے ہیں کہ جب اسرائیل اپنی سرزمین پر ہفتے کی رات ہونے والے ایرانی حملے کا جواب دینے کے طریقوں پر غور کر رہا ہے۔ یاد رہے ایران نے اپنی سرزمین سے اسرائیل پر پہلی مرتبہ یہ حملہ اسرائیل کی جانب سے شام میں تہران کے قونصل خانے کو نشانہ بنانے کا بدلہ لینے کی خاطر کیا تھا۔ اس کارروائی میں ایرانی سپاہ پاسداران انقلاب کے اہم مشیر ہلاک ہوئے تھے۔ واضح رہے کہ اسرائیل پر براہ راست حملے سے پانچ دن پہلے سپاہ پاسداران انقلاب نے اسرائیلی بزنس مین کا ملکیتی بحری جہاز آبنائے ہرمز عبور کرتے وقت قبضے میں لے لیا تھا جسے بعد ازاں ایران کی سمندری حدود کی جانب لے جایا گیا۔ 12 اپریل سے اب تک اسرائیل کی جنگی کابینہ کے کئی اجلاس منعقد ہو چکے ہیں جن میں تہران کو جواب دینے سے متعلق امور پر گرما گرم بحث ہوتی رہی، ہر اجلاس کے بعد سامنے آنے والے اعلامیہ میں "اسرائیلی انتقام کو ناگزیر قرار دیا جاتا رہا ہے۔"

اسرائیل کی طرف مزید 6 میزائل داغ دیئے گئے

غزہ، 17 اپریل (یو این آئی) غزہ میں اسرائیلی بربریت کا سلسلہ تاحال جاری ہے، ایسے میں جنوبی لبنان سے شمالی اسرائیل کی طرف 6 میزائل داغ دیئے گئے ہیں۔ عرب میڈیا کا اس حوالے سے کہنا ہے کہ اسرائیل کے شمالی حصے میں فضائی حملے کے سائرن کو فعال کردیا گیا ہے۔ اس سے قبل اسرائیل کی جانب سے جنوبی لبنان پر حملہ کر کے حزب اللہ کے کمانڈروں سمیت 3 افراد کو شہید کردیا گیا تھا۔ واضح رہے کہ غزہ جنگ کے بعد سے گزشتہ 6 ماہ سے اسرائیل اور حزب اللہ کے درمیان کشیدگی میں اضافہ ہوگیا ہے، 2006 کی اسرائیل اور حزب اللہ جنگ کے بعد سے اس میں مزید شدت آگئی ہے۔ دوسری جانب ترک صدر نے کہا کہ اسرائیل خطے میں بڑی جنگ کو ہوا دے رہا ہے، غزہ میں نسل کشی اور ظلم کے رکنے تک خطے میں بڑے تصادم کا خطرہ ہے۔ ترک صدر رجب طیب اردوان نے مشرق وسطیٰ میں تباہی کا ذمہ دار اسرائیل وزیرِ اعظم نتین یاہو کو قرار دیا۔ ترک صدر کا کہنا تھا کہ دمشق میں ایرانی سفارتخانے پر حملہ کر کے اسرائیل نے عالمی قانون اور ویانا کنونشن کی خلاف ورزی کی۔ اُنہوں نے کہا کہ اسرائیل کی جارحیت پر خاموش رہنے والے ایرانی حملے کی مذمت میں بڑھ چڑھ کر حصہ ڈال رہے ہیں۔

تہران کو سزا یا رفح پر حملہ: نتین یاہو دونوں میں کونسا کڑوا گھونٹ پئیں گے!

رفح (ایجنسی)۔ اسرائیل نے ایران کے غیر معمولی حملے کا جواب دینے اور حماس کے خلاف اپنی جنگ میں غزہ کے گنجان آباد علاقے رفح میں فوجی بھیجنے کا عزم ظاہر کیا ہے، لیکن ماہرین کہتے ہیں کہ وہ بیک وقت دونوں مقاصد حاصل نہیں کر سکتا۔ اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو دونوں محاذوں پر آگے بڑھنے کے لیے پرعزم دکھائی دیتے ہیں لیکن انھوں نے دونوں محاذوں کے لئے کوئی ٹائم لائن پیش نہیں کی ہے۔ انہیں ممکنہ طور پر تہران کے ڈرون اور میزائل حملے کے بعد اپنے سب سے اہم اتحادی امریکہ کی جانب سے تحمل سے کام لینے کی اپیلوں کے ساتھ ساتھ محصور غزہ کی پٹی میں فلسطینی شہریوں کے تحفظ کے مطالبوں کو پیش نظر رکھنا ہوگا۔ تجزیہ کاروں نے اے ایف پی کو بتایا کہ اسرائیلی فوج، جو پہلے ہی غزہ میں حماس اور خطے میں دوسرے مقامات پر ایران کے حمایت یافتہ گروپس سے لڑ رہی ہے، ایران کے خلاف فعال لڑائی برقرار نہیں رکھ سکتی۔ سیکورٹی سے متعلق مشاورتی ادارے، سیکورٹی کنسلٹنسی لی بیک انٹرنیشنل کے ڈائریکٹر مائیکل ہوروونز نے کہا کہ "اسرائیل بیک وقت میں رفح میں جنگ اور ایران کے خلاف جوابی کارروائی نہیں کر سکے گا۔" انہوں نے کہا کہ کوئی فیصلہ کرنا پڑے گا۔ ہفتے کے روز ایرانی حملے کے بعد سے، اسرائیلی جنگی کابینہ کی یکے بعد دیگرے میٹنگز کے بعد جو عوامی بیانات سامنے آئے ہیں ان میں اسرائیل کے منصوبوں کے بارے میں بہت کم وضاحت کی گئی ہے۔ اس کے بجائے، ان میٹنگز نے زیادہ تر کابینہ کے اندر شدید اختلافات کو اجاگر کیا۔ کچھ جوشیلے وزراء نے تہران کو سزا دینے کے لیے انتقامی کارروائی اور رفح پر فوری حملے کا مطالبہ کیا، جبکہ دوسرے اسرائیل کے لیے انتظار کو ترجیح دیتے ہیں۔ اگرچہ بین الاقوامی برادری نے غزہ میں اسرائیل کی تباہ کن فوجی کارروائیوں پر تنقید کی ہے، تاہم ایران کی جانب سے سینکڑوں ڈرونز اور میزائلوں کے حملے کے نتیجے میں اسرائیل کے لیے حمایت ظاہر ہوئی ہے۔ رفح میں کوئی بھی زمینی کارروائی اس طرح کے سفارتی فائدے کو با آسانی زائل کر سکتی ہے، لیکن ہوروونز نے دلیل دی کہ اسرائیل غزہ میں کارروائی کے لیے عالمی یکجہتی کے اس لمحے سے فائدہ بھی اٹھا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ غیر ملکی اتحادی رفح پر کسی حملے پر آنکھیں بند بھی کر سکتے ہیں اور اس کے بدلے میں یہ مطالبہ کر سکتے ہیں کہ "اسرائیل ایران کے خلاف جوابی کارروائی نہ کرے" تاہم انہوں نے مزید کہا کہ یہ منظر نامہ خاصا ناممکن دکھائی دیتا ہے۔" یروشلم کی عبرانی یونیورسٹی کے منگل کو جاری کیے گئے ایک سروے میں شامل افراد میں سے، 48 فیصد نے کہا کہ وہ کسی بھی قیمت پر ایران کے خلاف انتقامی کارروائی کی حمایت کرتے ہیں، جبکہ 52 فیصد اس کے خلاف تھے۔ سروے سے پتہ چلتا ہے کہ رفح حملے کی حمایت، اسرائیل۔ امریکہ تعلقات کے لیے خطرے تک کے تناظر میں،

سیکیورٹی خدشات: امریکی یونیورسٹی نے مسلمان طالبہ کی تقریر منسوخ کردی

کیلیفورنیا (ایجنسی)۔ یونیورسٹی آف ساؤتھرن کیلیفورنیا (یو ایس سی) نے مشرق وسطیٰ کے تازہ ترین تنازع کے بارے میں سیکیورٹی خدشات اور جذبات کا حوالہ دیتے ہوئے ایک مسلمان طالبہ کی جانب سے گریجویشن تقریب میں دی جانے والی تقریر کو منسوخ کردیا، جنہوں نے کہا کہ انہیں فلسطین سے نفرت کے باعث خاموش کیا جا رہا ہے۔ خبر رساں ادارے رائٹرز کی رپورٹ کے مطابق یو ایس سی کے سربراہ اینڈریو گزمین نے پیر کو ایک بیان میں کہا کہ اگلے ماہ گریجویشن کے موقع پر روایتی خطاب کو منسوخ کرنے کے فیصلے کا آزادی اظہار رائے سے کوئی تعلق نہیں اور اس کا مقصد صرف کیمپس کی حفاظت کرنا تھا۔ بائیو میڈیکل انجینئرنگ میجر کی طالبہ اسنا تبسم نے اپنے ہی بیان میں یونیورسٹی کو چیلنج کرتے ہوئے سوال کیا کہ کیا یو ایس سی کا میری تقریر کی دعوت کو منسوخ کرنے کا فیصلہ صرف حفاظت کی بنیاد پر کیا گیا ہے؟ اینڈریو گزمین کے بیان میں اسنا تبسم کا نام لے کر حوالہ نہیں دیا گیا یا اور نا ہی اس بات کی وضاحت کی گئی کہ ان کی تقریر کے کس حصے نے ان کے سیاسی خیالات کے بارے میں خدشات پیدا کیے اور نہ ہی اس میں کسی خاص دھمکی کی تفصیل فراہم کی گئی ہے۔ اینڈریو گزمین نے لکھا کہ سوشل میڈیا اور مشرق وسطیٰ میں جاری تنازع دونوں کی وجہ سے جذبات کی شدت میں اضافہ ہوگیا، جس میں یونیورسٹی آف سدرن کیلیفورنیا کے علاوہ بھی بہت سی آوازیں شامل ہوگئی ہیں اور یہ سلامتی سے متعلق خاطر خواہ خطرات پیدا کرنے اور تقریب میں خلل ڈالنے کی حد تک بڑھ گیا ہے۔ نتیجتاً ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ ہماری طالبہ تقریر نہیں کریں گی۔ لاس اینجلس ٹائمز کے مطابق ایسا فیصلہ یونیورسٹی آف سدرن کیلیفورنیا نے پہلی دفع کیا ہے۔ پبلک سیفٹی حکام اور شہری حقوق کے حامیوں نے 7 اکتوبر کو اسرائیل۔ حماس تنازع کے شروع ہونے کے بعد سے کالج کیمپس میں کشیدگی کے ساتھ ساتھ امریکا میں مسلمانوں، یہودیوں، عربوں اور فلسطینیوں کے خلاف نفرت پر مبنی جرائم میں اضافے کی اطلاع دی ہے۔ اسنا تبسم کے مطابق یو ایس سی کے حکام نے 14 اپریل کو ان کے ساتھ ہونے والی میٹنگ میں یونیورسٹی کی سیکیورٹی اسسمنٹ کی تفصیلات بتانے سے انکار کردیا تھا۔

توشہ خانہ ریفرنس: نواز شریف کو کلین چٹ مل گئی

اسلام آباد، 17 اپریل (یو این آئی) قومی احتساب بیورو (نیب) نے سابق وزیر اعظم نواز شریف کو تفتیش میں کلین چٹ دے دی اور کہا عدالت چاہے تو سابق وزیر اعظم نواز شریف کو مقدمے سے بری کردے۔ تفصیلات کے مطابق توشہ خانہ کی گاڑیوں سے متعلق ریفرنس میں قومی احتساب بیورو (نیب) نے احتساب عدالت میں رپورٹ جمع کروی۔ نیب نے سابق وزیر اعظم نواز شریف کو تفتیش میں کلین چٹ دے دی، نیب رپورٹ میں کہا گیا کہ عدالت چاہے تو سابق وزیر اعظم نواز شریف کو مقدمے سے بری کردے، عدالت کا اختیار ہے کہ نواز شریف کو بری کردے۔ رپورٹ میں کہنا ہے کہ سپریم کورٹ نے جعلی بینک اکاؤنٹ سے متعلق ریفرنس کی ہدایت کی تھی، نواز شریف نے گاڑی کی رقم جعلی بینک اکاؤنٹ سے ادا نہیں کی۔ نیب کا مزید کہنا تھا کہ 1997 میں گاڑی توشہ خانہ کو سرنڈر کردی گئی تھی، 2008 میں جب گاڑی نواز شریف نے خریدی تو توشہ خانہ کی ملکیت نہیں تھی، عدالت چاہے تو نواز شریف کو مقدمے سے بری کردے۔ قومی احتساب بیورو نے تحفے میں ملی گاڑیاں سستے داموں خریدنے پر پاکستان پیپلز پارٹی (پی پی پی) کے شریک چیئرمین آصف زرداری، مسلم لیگ (ن) کے قائد نواز شریف اور یوسف رضا گیلانی کے خلاف ریفرنس دائر کیا تھا۔ جس میں کہا گیا تھا کہ آصف زرداری اور نواز شریف نے اس وقت کے وزیر اعظم یوسف رضا گیلانی سے غیر قانونی طور پر گاڑیاں حاصل کیں اور یہ گاڑیاں غیر ملکی سربراہان مملکت یا رہنماؤں کی طرف سے پاکستان کے سابق وزیر اعظم نواز شریف اور سابق صدر آصف زرداری کو تحفے میں دی گئی تھیں مگر قانون کے تحت یہ گاڑیاں پاکستان کے سرکاری توشہ خانہ یا گفٹ سینٹر میں جمع کروانی ہوتی ہیں۔ نیب کا کہنا تھا کہ سنہ 2008 میں اس وقت کے وزیر اعظم یوسف رضا گیلانی نے قواعد میں نرمی کرتے ہوئے صرف پندرہ فیصد رقم کی ادائیگی کر کے یہ گاڑیاں آصف زرداری اور نواز شریف کو دینے کی منظوری دی۔ نیب نے الزام لگایا کہ آصف علی زرداری نے گاڑیوں کی کل مالیت کی صرف 15 فیصد ادائیگی 'جعلی اکاؤنٹس' کے ذریعے کی، آصف زرداری کو بطور صدر لیبیا اور یو اے ای سے بھی گاڑیاں تحفے میں ملی تھیں، ان نئے ماڈلز کی تین گاڑیوں کی اصل قیمت چھ کروڑ تھی تاہم ابتدائی طور پر صرف نوے لاکھ کی ادائیگی کی گئی اور تینوں گاڑیاں دو کروڑ کی ادائیگی پر آصف زرداری کے نام کردی گئیں۔ سابق وزیر اعظم کے متعلق نیب نے بتایا تھا کہ نواز شریف 2008 میں کسی بھی عہدے پر نہیں تھے، ان کو بغیر کوئی درخواست دیے توشہ خانے سے گاڑی دی گئی، انہیں 1992 ماڈل گاڑی ان کے دوسرے دور حکومت میں ایک دوست ملک سے تحفے میں دی گئی تھی جو کہ سال 1997 میں قومی توشہ خانہ میں جمع کروادی گئی تھی۔

سعودی حکومت روضوں کی تعمیر کرنے کی اجازت دے

جنت البقیع میں جناب فاطمہ زہراؑ اور اماموںؑ کے روضوں کے انہدام کے خلاف شہید اسمارک پر احتجاجی مظاہرہ

لکھنؤ۔ ۱۷ اپریل۔ مولانا یعسوب عباس کی جانب سے سعودی حکومت کے خلاف جنت البقیع کے قبرستان مدینہ میں رسول اسلام کی اکلوتی بیٹی جناب فاطمہ زہراؑ اور اماموں کے روضوں کو مسمار کئے جانے کے خلاف ایک بڑا احتجاج آج شہید اسمارک، لکھنؤ میں منعقد ہوا جس میں علماء، خطباء، ذاکرین، ماتمی انجمنوں کے لوگوں اور قومی اداروں سے جڑے لوگوں کے علاوہ ہزاروں کی تعداد میں مومنین ولوگوں نے اس احتجاج میں شرکت کی۔ مولانا یعسوب عباس نے کہا کہ آج سے تقریباً ۱۰۱ سال قبل سعودی عرب کے حکمران آلِ سعود نے جنت البقیع میں محمد صاحب کے خاندان والوں اور انکی بیٹی کے روضوں کو منہدم کر دیا تھا۔ بہت افسوس کی بات ہے کہ سعودی حکومت جس رسول کا کلمہ پڑھتی ہے اسکی بیٹی کی قبر پر آج تک کوئی سایہ نہیں ہے۔ مولانا یعسوب عباس نے بتایا کہ بڑے شرم کی بات ہے کہ سعودی حکومت اپنے بڑے بڑے محلوں میں رہ رہے ہیں لیکن جنکا وہ کلمہ پڑھتے ہیں انکے رسول کی بیٹی کی قبر کھلے آسمان کے نیچے ہے۔ مولانا نے سعودی عرب حکومت سے مانگ کی ہے کہ یا تو جنت البقیع مدینہ میں نوتعمیر کرائی جائے یا ہمکو اجازت دی جائے کہ ہم وہاں جا کر مزاروں کی ازسرنو تعمیر کریں۔ مولانا نے ہندوستان کے وزیر اعظم سے اپیل کی ہے کہ اپنے اثرات کو استعمال کرتے ہوئے سعودی حکومت پر دباؤ بنائیں کہ وہ شیعہ فرقہ پر ہونے والے ظلم کو بند کرائیں۔ مولانا یعسوب عباس نے اپنی تقریر میں کہا کہ اسلام مذہب کسی پر زور زبردستی نہیں کرتا، سعودی عرب مسلمانوں پر زبردستی کر کے اپنا نظریہ دوسروں پر لادنا چاہتی ہے یہ اسلام مذہب کی تعلیمات کے خلاف ہے۔ آل انڈیا شیعہ پرسنل لا بورڈ کے صدر مولانا سید صائم مہدی نے ہندوستان کے وزیر اعظم کو ایک خط لکھ کر اس معاملہ میں دخلاندازی کرنے کی مانگ کی ہے۔ اسکے علاوہ دیگر خطباء نے اپنی تقاریر میں سعودی سرکار کو نشانا بناتے ہوئے جنت البقیع مدینہ میں روضوں کی نوتعمیر کی مانگ کی ہے۔ احتجاج کے بعد مولانا یعسوب عباس کے ساتھ ماتمداروں نے زبردست خونی ماتم کر کے اپنے خون سے ایک میمورنڈم لکھ کر سعودی عرب سفارت خانہ، نئی دہلی کو ارسال کیا ہے، جس میں مانگ کی گئی ہے کہ جلد از جلد سعودی حکومت جنت البقیع مدینہ میں روضوں کا ازسرنو تعمیر کروائے۔ یہ اطلاع رہبر علی نے دی۔

احتجاجی جلوس و مجلس آج

لکھنؤ۔ ۱۷ اپریل۔ ۱۸ اپریل آج سے تقریباً ۹۹ سال قبل ۱۷ اپریل ۱۹۲۵ء کو سعودی عرب کے اس وقت کے حکمران شاہ سعود نے مسلمانوں کے رسول حضرت محمد مصطفیٰؐ کی اکلوتی بیٹی کے مزار کو مسمار کر دیا گیا تھا، جس کی وجہ سے پیغمبر اسلام کے ماننے والوں کو دلی افسوس ہے۔ لہٰذا ہر سال عید کے آٹھویں دن ۸ شوال کو جس دن یہ کاروائی کی گئی تھی اسی دن اسکا غم منایا جاتا ہے۔ اس سال بھی بتاریخ ۱۸ اپریل ۲۰۲۴ء، بروز جمعرات، درگاہ حضرت عباسؑ میں احتجاج کیا جائیگا۔ مجلس کو عالیجناب مولانا سید کلب جواد نقوی صاحب خطاب فرمائیں گے۔ اس کے بعد لکھنؤ کی ماتمی انجمنیں نوحہ خوانی کر کے اپنے غم کا اظہار کریں گی۔ مومنین سے شرکت کی گزارش ہے۔

جنت البقیع کو دوبارہ بنایا جائے گا، دنیا کی کوئی طاقت اسے زیادہ دیر تک نہیں روک سکتی: سید تقوی

لکھنؤ 8 شوال کو عالمی یوم سوگ ہے۔ اس موقع پر ہر سال دنیا بھر میں ہزاروں افراد سعودی حکومت کے خلاف مظاہروں میں شریک ہوتے ہیں اور سعودی حکومت کی پالیسیوں کی مذمت کرتے ہیں۔ میں بھی ملعون کے اس اقدام کی مذمت کرتا ہوں۔ جنت البقیع کی تباہی افسوسناک ہے۔ پچھلی صدی میں 8 شوال المکرم 1345 (21 اپریل 1925) کو آل سعود نے بنی امیہ اور بنی عباس کے نقش قدم پر چلتے ہوئے لعل و گوہر کی قبروں کی بے حرمتی کر کے اپنی صدیوں سے جاری دشمنی کا ثبوت دیا۔ آج نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولادوں کی قبروں پر کوئی سایہ نہیں ہے جب کہ یہودی ہونے کا بہانہ کرنے والے یہ سعودی اپنے محلات میں آپ کے صدقے سے حاصل ہونے والی نعمتوں سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ یہ بات صاف نظر آتی ہے کہ سعودی حکومت کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ 1925 میں اسلامی کیلنڈر کے ماہ شوال کی 8 تاریخ کو پیغمبر اسلام (ص) کی صاحبزادی حضرت فاطمہ زہرا (س) کے روضہ مبارک سمیت صحابہ کرام اور اسلام کی بہت سی نامور شخصیات کے مزارات منہدم کر دیے گئے۔ مسلمانوں کا دوسرا مقدس ترین شہر مدینہ مسمار کر دیا گیا۔ سعودی حکومت اور بنیاد پرست وہابی طبقے کے اس المناک واقعے کے بعد دنیا بھر کے مسلمان بالخصوص شیعہ مسلمان 8 شوال کو یوم سوگ کے طور پر مناتے ہیں اور سعودی حکومت سے حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی مزار کی تعمیر کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اسی سلسلے میں مولانا یعسوب عباس صاحب کی جانب سے سعودی عرب کی حکومت کی طرف سے قبرستان جنت البقیع میں رسول اسلام کی اکلوتی بیٹی حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے مقبرے کو مسمار کرنے کے خلاف زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ مولانا یعسوب عباس ہر سال اپنی تقریر میں کہتے ہیں کہ دین اسلام زبردستی کسی پر ظلم نہیں کرتا، سعودی عرب مسلمانوں کو زبردستی دوسرے مسلمانوں پر مسلط کرنا چاہتا ہے۔ مولانا نے سعودی عرب کی حکومت سے مطالبہ کیا تھا کہ یا تو جنت البقیع کی تعمیر کروائی جائے یا ہمیں وہاں جا کر دوبارہ تعمیر کرنے کی اجازت دی جائے۔ آج ایک بار پھر وہی مطالبہ دہرایا گیا۔ یہ احتجاج بھی ضروری ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ معاشرہ زندہ ہے۔ لیکن شاید صرف ایک دن کے لیے نہیں، ہر شہر میں کوئی نہ کوئی خاص جگہ مل جائے جہاں ہر وقت احتجاج کا بورڈ لگا ہو۔ اور اس سیاہ دن کو یاد کرتے ہوئے ہر ماہ کی 8 تاریخ کو مجلس کا انعقاد کیا جائے اور وزیر اعظم اور وزیر داخلہ کو خط بھیجا جائے۔ لکھنؤ کے ہر روضہ اور درگاہ پر جنت البقیع کی یاد میں ہورڈنگز لگنے چاہئیں تاکہ معلوم ہو جائے کہ ہم جنت البقیع کی تعمیر نو کا مطالبہ صرف ایک دن کے لیے نہیں بلکہ ہر روز کرتے ہیں۔ ہمارا مطالبہ صرف یہ ہے کہ سعودی عرب میں جاری بڑے پیمانے پر انسانی اور مذہبی حقوق کی خلاف ورزیاں فی الفور بند کی جائیں۔ اقوام متحدہ اور عالمی عدالتیں خاموش تماشائی نہ بنیں۔ میرا مطالبہ یہ ہے کہ پورے جزیرہ نمائے عرب میں اسلامی ورثے کے تحفظ پر زور دیا جائے، بشمول مکہ اور مدینہ، مسلمانوں کے مقدس ترین شہر، اور مقدس مقامات بشمول جنت البقیع قبرستان، جنہیں سعودی حکومت نے مسمار کر کے مسلمانوں کو نقصان پہنچایا تھا۔ عام مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو فوری طور پر بحال کیا جائے۔ انشاءاللہ وہ دن آئے گا جب جنت البقیع کے روضے دوبارہ تعمیر ہوں گے میں یہ بات یوں ہی نہیں کہہ رہا، ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اس وقت ہمارے ایک امام پردہ غیب میں موجود ہیں۔ انشاءاللہ روضے دوبارہ تعمیر ہوں گے۔

رحمٰن کے مہمان بے حد خوش قسمت ہیں: مولانا خالد رشید

عازمین حج وطن عزیز میں امن وامان کے لیے خصوصی دعائیں کریں ☐ اسلامک سنٹر آف انڈیا میں حج تربیتی کیمپ کا انعقاد

لکھنؤ، ۱۷ اپریل۔ عازمین حج کو حج جیسی اہم ترین عبادت کے ضروری مسائل اور احکام سے واقف کرانے کے لیے اسلامک سنٹر آف انڈیا فرنگی محل کے زیر اہتمام عیدگاہ عیش باغ لکھنؤ میں ”حج تربیتی کیمپ“ کا انعقاد ہوا۔ اس کیمپ میں مرد و خواتین پر مشتمل عازمین حج بڑی تعداد میں شریک ہوئے۔ حج تربیتی کیمپ کا افتتاح امام عیدگاہ لکھنؤ و قاضی شہر مولانا خالد رشید فرنگی محلی چیئرمین اسلامک سنٹر آف انڈیا نے کیا۔ اس تربیتی کیمپ کا آغاز قاری طریق الاسلام استاد دارالعلوم فرنگی محل کی تلاوت سے ہوا اور نعت شریف کا نذرانہ کبیر احمد خاں نے پیش کیا۔ انہوں نے جلسے کی نظامت کی۔ کیمپ کا افتتاح کرتے ہوئے مولانا خالد رشید فرنگی محلی نے قرآن کریم کی آیات اور احادیث شریف سے مزین اپنے خطاب میں حجاج کرام کو اس اہم فریضے کی ادائی کے لیے مبارک باد دی۔ انہوں نے کہا کہ بلاشبہ وہ افراد خوش قسمت ہیں جو خدائے رحمٰن کے مقدس گھر ایک مہمان کی حیثیت سے جا رہے ہیں۔ وہاں کے انوار و برکات اور الطاف و عنایات سے اپنا حصہ لینے جا رہے ہیں۔ مولانا نے کہا کہ حج اسلام کی عظیم الشان عمارت کے پانچ ستونوں میں سے ایک ستون ہے۔ اس عمارت کے باقی ستون توحید، نماز، روزہ اور زکوٰۃ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حج ہجرت کے نویں سال فرض ہوا۔ شریعت اسلامی میں حج اس بندے پر اس کی پوری زندگی میں ایک بار فرض ہوتا ہے جو مکہ مکرمہ پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو۔ حج مبرور کا بدلہ جنت ہے۔ مولانا فرنگی محلی نے عازمین حج سے پورے عالم میں امن و سلامتی، مسلمانوں کی جان و مال، عزت و آبرو کی حفاظت اور خصوصاً وطن عزیز میں امن و سلامتی اور بھائی چارے کی دعاء کی اپیل کی۔ کیمپ کو مولانا محمد مشتاق صدر آل انڈیا سنی بورڈ نے بھی خطاب کیا انہوں نے حج کی فضیلت واہمیت پر مفصل روشنی ڈالی اور طریقہ حج اور ارکان کو آسان لفظوں میں عازمین کو سمجھایا۔ معروف و مشہور حج ٹرینر شارق علوی نے حج کیسے کریں پر مفصل روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ آپ حضرات کو ایسی مبارک سرزمین جانے کی توفیق ملی ہے جہاں قدم قدم پر ثواب ملتا ہے۔ رب کعبہ کے متبرک و مقدس مکان خانہ کعبہ میں ہر روز ۱۲۰ رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ مقام ابراہیم، حجر اسود، صفا و مروہ اور چاہ زمزم ایسی جگہیں ہیں جہاں بے حد و حساب رحمت الٰہی کا نزول ہوتا رہتا ہے۔ کعبہ شریف میں ایک نماز پڑھنے کا ثواب ایک لاکھ نمازوں کے برابر ملتا ہے۔ مسجد نبویؐ میں ایک نماز پڑھنے کا ثواب پچاس ہزار نمازوں کے برابر ملتا ہے۔ شارق علوی نے کہا کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ بے حد متبرک شہر ہیں۔ ہم کو چاہیے کہ وہاں سے نیکیاں کما کر لائیں۔ وہاں کے بازاروں میں اپنے قیمتی اوقات ضائع نہ کریں۔ مسجد حرام اور مسجد نبویؐ میں زیادہ سے زیادہ وقت گزاریں۔ اپنے آپ کو عبادتوں میں مشغول رکھیں۔ گزشتہ گناہوں پر استغفار کریں اور آئندہ کے لیے توبہ کریں۔ وطن واپس آکر اپنے آپ کو گناہوں سے دور رکھنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ کیمپ کو محترمہ ناہد رحمن نے بھی خطاب کیا۔ انہوں نے خواتین حج کے ارکان کیسے ادا کریں؟ اس پر مفصل روشنی ڈالی۔ یہ تربیتی کیمپ ادیبہ ٹور اینڈ ٹریولس اور اسلامک سنٹر آف انڈیا کے اشتراک سے منعقد ہوا۔ مہمانوں کا شکریہ ٹور کے چیئرمین ریحان ہاشمی نے ادا کیا۔ اور استقبال عرشی فاروقی نے کیا۔ مولانا خالد رشید فرنگی محلی کی دعا پر کیمپ کا اختتام ہوا۔

ہمیر پور: سڑک حادثے میں دو کی موت

ہمیر پور:17 اپریل (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع ہمیر پور کے بیور علاقے میں ایک لوڈر نے موٹر سائیکل کو ٹکر ماردی اس حادثے میں موٹر سائیکل سوار دو افراد کی موت ہوگئی جبکہ 8 مہینے کا ایک بچہ زخمی ہوگیا۔ پولیس ذرائع نے بتایا کہ یہ حادثہ اس وقت پیش آیا جب بھیھا گاؤں باشندہ روہت (25) اپنے بھابھی ریتو (25) اور 8 ماہ کے بھتیجے کے ساتھ موٹر سائیکل سے راٹھ سے واپس آرہے تھے۔ اس دوران راستے میں لوڈر نے موٹر سائیکل کو ٹکر ماردی جس میں روہت اور ریتو کی موقع واردات پر ہی موت ہوگئی۔ ذرائع نے بتایا کہ ریتو، ان کا شوہر روی اور اس کا بھائی روہت دہلی میں دہاڑی مزدور کے طور پر کام کرتے ہیں۔ یہ کچھ دن قبل اپنے آبائی گاؤں ایک شادی تقریب میں شرکت کے لئے آئے تھے۔ لاشیں پوسٹ مارٹم کے لئے بھیج دی گئی ہیں۔

ریاستی حکومت سرکاری اسپتالوں پر توجہ دے: وسیم حیدر

لکھنؤ۔ راشٹریہ لوک دل اتر پردیش کے نائب صدر وسیم حیدر نے اپنے ایک بیان میں ریاستی حکومت کو متوجہ کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت بدلتے موسم اور دھوپ وگرمی کی وجہ سے کافی بڑی تعداد میں لوگ بیمار ہو رہے ہیں اسپتالوں میں کھانسی، زکام، بخار، سانس، ڈیہائیڈریشن اور ڈائریا کے مریضوں کی کافی بھیڑ ہو رہی ہے، وسیم حیدر نے ریاستی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ محکمہ صحت کو یہ ہدایت دے کہ وہ سرکاری اسپتالوں پر توجہ دیں تاکہ اسپتالوں میں آنے والے ہر مریض کا بہتر سے بہتر علاج ہو سکے، انھوں نے صفائی سے متعلق بھی حکومت کو توجہ دلائی اور کہا ہے کہ گلیوں اور نالوں نالیوں کی صفائی پر خاص توجہ دی جائے، کیڑ ناسک دواؤں کا چھڑکاؤ کیا جائے، پینے کے پانی کی سپلائی کو بہتر کیا جائے ساتھ ساتھ بازاروں میں کھانے پینے کے کھلے سامانوں کو بھی چیک کیا جائے تاکہ اس کے استعمال سے کوئی بیمار نہ ہو، وسیم حیدر نے حکومت سے مزید یہ بھی مطالبہ کیا ہے کہ وہ بجلی کی سپلائی کو یقینی بنانے اور زیادہ سے زیادہ دیہات و شہر میں بجلی کی سپلائی فراہم کرائے

لوک سبھا الیکشن 2024: سوشل میڈیا نے انتخابی مہم کے مواد کا بازار کیا مندا، کم ہو کر 40 فیصد رہ گیا کاروبار

لکھنؤ:17 اپریل (پی این ایس) اس بار لوک سبھا انتخابات میں ووٹروں کو آگاہ کرنے کے لیے ڈیجیٹل پلیٹ فارم کا دائرہ بڑھ گیا ہے۔ اس بدلتے ہوئے ٹرینڈ کا اثر پرنٹنگ کے کاروبار پر پڑا جو فروغ کے روایتی طریقوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ مارکیٹ میں جھنڈوں، بیٹیوں، بینرز اور بیجز اور دیگر تشہیری مواد کی مانگ میں تیزی سے کمی آئی ہے۔ انتخابی سامان کے تھوک تاجروں کی مانیں تو اس بار پوروانچل کے آس پاس کے اضلاع سے کوئی مانگ نہیں آئی ہے۔ یہ صرف پانچ سال پہلے کی بات ہے۔ الیکشن کوئی بھی ہو، انتخابی مہم کے مواد کی مارکیٹ میں ایک ماہ پہلے ہی اضافہ ہوا کرتا تھا۔ تھوک تاجر جھنڈا، بینر، بیج، ٹوپی، ٹی شرٹ، پارٹی کے انتخابی نشان والی بینڈی، خواتین کے استعمال کے لیے چوڑیاں اور دیگر سامان کا آرڈر دیتے تھے۔ سیاسی جماعتوں کی جانب سے بھی پہلے آرڈر موصول ہوتے تھے۔ امیدوار اپنی تصاویر کے ساتھ پوسٹر چھپنے سے پریشان تھے۔ بزنس مین دیویانش گرگ کا کہنا ہے کہ اگروال برادران جو یہاں انتخابی مواد کا کاروبار کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ پہلے امیدوار انتخابی مواد پر بارہ سے پندرہ لاکھ روپے آسانی سے خرچ کر لیتے تھے، لیکن اب وہ اس کا آدھا بھی خرچ نہیں کر رہے۔ اس بار انتخابات کے دوران پرنٹنگ کے کاروبار میں مندی آئی ہے۔ اس لوک سبھا الیکشن میں ڈیجیٹل نظام نے انتخابی مہم پر گہرا اثر ڈالا ہے۔ جس کی وجہ سے سیاسی پروپیگنڈے کی بجائے پرنٹنگ کا کاروبار تباہ ہو کر رہ گیا ہے۔ جی پی او کے قریب انتخابی مواد کا کاروبار کرنے والے رگھوراج پال کا کہنا ہے کہ ابھی تک انہیں ایک بھی آرڈر نہیں ملا ہے۔ جبکہ گزشتہ اسمبلی انتخابات میں مواد کے آرڈر ایک ماہ قبل موصول ہوئے تھے۔ یہاں انتخابی سامان فروخت کرنے والے دیو پوجا انٹر پرائزز کے ڈائریکٹر انیل کا کہنا ہے کہ ان کی دکان پچیس سال پرانی ہے لیکن ایسی کساد بازاری کبھی نہیں آئی۔ انتخابات کے دوران، لال مسجد گلی ہو، امین آباد کا بھانومتی چوک، انتخابی مہم کے مواد کے تھوک کاروبار کے لیے مشہور ہو یا پارٹی دفتر کے سامنے تاجروں، پوروانچل اور اودھ کے اضلاع کے چھوٹے تاجروں کی بھیڑ تھی۔ لیکن اس لوک سبھا الیکشن میں یہاں خاموشی ہے۔ تاجر اس قدر مایوس ہیں کہ دکانیں مایوسی سے سجانے کی وجہ سے سنسان نظر آرہی ہیں۔ انتخابات میں امیدوار ڈیجیٹل مہم پر کام کر رہے ہیں۔ ایم پی ڈی بیجیٹ گومتی نگر کے رمیش رستوگی کا کہنا ہے کہ پبلسٹی کا طریقہ پوری طرح بدل گیا ہے۔ قبل ازیں انتخابات کے دوران دیواروں پر پوسٹر چسپاں کیے جاتے تھے۔ الیکشن کمیشن نے اس میں بہت سے قوانین کو لاگو کیا ہے۔ جس کی وجہ سے امیدوار اب اس سے گریز کر رہے ہیں۔ ویسے بھی، اب میمز اور ڈیجیٹل پوسٹرز کا دور ہے۔ مارکیٹ میں اس کی مانگ ہے۔ امیدواروں کی طرف سے ریلیوں کی سب سے زیادہ مانگ ہے۔ ایسے میں انتخابی جلسوں اور نکڑ سبھاؤں کی ریل پیل میں نت نئے تجربات کی تیاری کی جا رہی ہے۔ اس بار مارکیٹ جدت کا تقاضا کرتی ہے، روایت نہیں۔

مسلسل جمہوریت اور آئین پر حملہ کر رہی ہے بھاجپا حکومت: راجندر چودھری

لکھنؤ:17 اپریل (پی این ایس) سماج وادی پارٹی کے قومی سکریٹری راجندر چودھری نے کہا ہے کہ بی جے پی حکومت مسلسل جمہوریت اور آئین پر حملہ کر رہی ہے۔ بی جے پی کی نیت ٹھیک نہیں ہے۔ بی جے پی بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے بنائے ہوئے آئین کو بدل کر پسماندہ طبقات، دلتوں، اقلیتوں، قبائلیوں اور خواتین کو دیئے گئے حقوق چھیننے کی کوشش کر رہی ہے۔ سماج وادی پارٹی بی جے پی کی آئین مخالف اور جمہوریت مخالف پالیسیوں کے خلاف مسلسل لڑ رہی ہے۔ سماج وادی پارٹی کے قومی صدر، اکھلیش یادو نے لوک سبھا انتخابات کے سلسلے میں ملک کے عوام کے نام اعلان کردہ عوام کے مطالبے کے خط ہمارا ادھیکار ※ میں ملک سے وعدہ کیا ہے کہ ہم اس کے آئینی حقوق کی حفاظت اور مضبوط کریں گے۔ سماج وادی پارٹی جمہوریت کی حفاظت کرے گی۔ میڈیا کو آزادی کا حق دیں گے۔ جمہوری اداروں کی آزادی اور خودمختاری بحال کریں گے۔ سب کو انصاف اور برابری کا حق دیں گے۔ آج ملک جس صورتحال سے گزر رہا ہے اس میں آئین میں دیئے گئے بنیادی حقوق بھی خطرے میں ہیں۔ آزادی اظہار کو دبانے کی ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے۔ آئینی اداروں کو کمزور کیا جا رہا ہے۔ بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر نے آئین میں دلتوں اور محروموں کے لیے بنائے گئے ریزرویشن سسٹم کو ختم کرنے کی سازشیں کی جا رہی ہیں۔ عوام مہنگائی اور کرپشن کا شکار ہیں۔ عوام چاہتی ہے کہ آئین کا وقار برقرار رہے۔ لوگوں کو تنگ نہ کیا جائے۔ حکومت ای ڈی، سی بی آئی اور آئی ٹی کی دہشت سے عوام کو راحت ملنی چاہیے۔ بی جے پی نے آئین اور جمہوریت دونوں کو کمزور کرنے کی کوشش کی ہے۔ عوامی حقوق کے تحفظ کے لیے بی جے پی کو اقتدار سے بے دخل کرنا اور پی ڈی اے کو اقتدار میں واپس لانا بہت ضروری ہے۔

بیوی ڈمپل نے بتایا اکھلیش یادو کی فٹنس کا راز

لکھنؤ:17 اپریل (پی این ایس) اتر پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ اور ایس پی سربراہ اکھلیش یادو بھی اپنے والد مرحوم ملائم سنگھ کی طرح فٹنس کو لے کر ہوشیار رہتے ہیں۔ اس کے لیے وہ باقاعدہ ورزش بھی کرتے ہیں۔ ان کا اپنا چھوٹا سا جم ہے جس میں وہ ورزش کرتے ہیں۔ یہاں نصب مشینوں کی قیمت تقریباً 5 لاکھ روپے ہے، اس بات کا انکشاف ان کی اہلیہ ڈمپل یادو کے انتخابی حلف نامے میں کیا گیا ہے۔ اپنی مصروف سیاسی زندگی کے باوجود اکھلیش ورزش کے لیے وقت نکالتے ہیں۔ سائیکلنگ اور جاگنگ کے علاوہ وہ فٹ رہنے کے لیے مشینوں کے ذریعے بھی بہت زیادہ پسینہ بہاتے ہیں۔ انہیں کئی مواقع پر سائیکل چلاتے ہوئے بھی دیکھا گیا ہے۔ اکھلیش یادو کے والد ملائم سنگھ ایک پہلوان تھے۔ اکھلیش کی عمر 50 سال ہے، لیکن وہ فٹنس کے لیے وقت ضرور نکالتے ہیں۔

آئی پی ایل 2024: دھونی کو دیکھنے کے لیے بیتاب نظر آئے فینس

ایئر پورٹ پر بھیڑ جمع، چنئی کی ٹیم لکھنؤ پہنچی

لکھنؤ:17 اپریل (پی ایس) چنئی سپر کنگز کی ٹیم 19 اپریل کو لکھنؤ کے ایکنا اسٹیڈیم میں لکھنؤ سپر جائنٹس کی ٹیم کے ساتھ میچ کے لیے لکھنؤ پہنچ گئی ہے۔ لکھنؤ ایئر پورٹ پر ٹیم کا شاندار استقبال کیا گیا۔ اس موقع پر ٹیم انڈیا کے سابق کپتان مہندر سنگھ دھونی کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے ہجوم جمع ہو گیا اور چنئی ٹیم کے ساتھ ایئر پورٹ سے باہر آئے اور ٹیم بس میں سوار ہو کر ہوٹل روانہ ہو گئی۔ اس دوران لوگوں نے پیار محبت کے نعرے لگائے دھونی کی عمر 42 سال ہے لیکن وہ اب بھی ٹیم کی جیت اور شکست میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ ممبئی کے خلاف میچ میں انہوں نے ہاردک پانڈیا کو لگاتار تین چھکے مار کر اپنی ٹیم کو میچ جتوا دیا۔ ان کا اسٹارڈم ابھی تک برقرار ہے اور مداحوں کی ان کے تئیں محبت کو دیکھ کر ایسا نہیں لگتا کہ وہ بین الاقوامی کرکٹ سے ریٹائر ہو گئے ہیں، چنئی ٹیم کے استقبال کے لیے مداحوں کی بڑی تعداد لکھنؤ ایئر پورٹ پر موجود تھی۔

6 سال سے کم عمر ہے تو بچوں کا نہیں ہوگا ایڈمیشن

لکھنؤ:17 اپریل (پی این ایس) بنیادی تعلیم کے محکمے نے تعلیمی سیشن 2024-25 کے لیے لڑکوں اور لڑکیوں کے اندراج سے متعلق رہنما خطوط جاری کیے ہیں۔ بنیادی تعلیم کے ڈائریکٹر کی طرف سے تمام اضلاع کے ڈسٹرکٹ بیسک ایجوکیشن افسروں کو جاری کردہ ہدایات میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ ریاست میں بورڈ، امداد یافتہ، تسلیم شدہ پرائمری اور اپر پرائمری اسکولوں میں کلاس ون میں داخلے کی اجازت صرف اس وقت دی جائے گی جب بچہ چھ سال کا ہو جائے گا۔ چھ سال سے کم عمر کے بچوں کا اندراج بال واٹیکا میں کرایا جائے گا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ بچوں کے مفت اور لازمی تعلیم کے حق ایکٹ 2009 کے تحت محکمہ بنیادی تعلیم نے نئے سیشن میں 6 سے 14 سال کی عمر کے بچوں کو 100 فیصد مفت تعلیم فراہم کرنے کا ہدف مقرر کیا ہے۔ اس سلسلے میں طلباء وطالبات کے داخلے کے عمل سے متعلق ہدایات دی گئی ہیں۔ ایجوکیشن ڈائریکٹر پرتاپ سنگھ بگھیل کی طرف سے جاری کردہ خط میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ یکم اپریل 2024 کو چھ سال کی عمر مکمل کرنے والے بچوں کو پہلی جماعت میں داخل کیا جائے گا۔ 6 سال سے کم عمر کے بچوں کو کسی بھی حالت میں اندراج نہیں کیا جائے گا۔ 6 سال سے کم عمر کے بچوں کو بال واٹیکا میں داخلہ لینا چاہیے۔ اس کے علاوہ اسکول مینجمنٹ کمیٹی کا اجلاس منعقد کر کے اسکول سے باہر بچوں کو، جن کی عمریں 6 سال سے زیادہ ہیں، کو عمر کے مطابق کلاسوں میں داخل کیا جائے۔ اندراج کے وقت بچوں کے آدھار نمبر کا بھی ذکر کیا جانا چاہیے۔ اگر بچے کے پاس آدھار کارڈ نہیں ہے، تو اس کے والدین کا آدھار نمبر بتانا ضروری ہوا۔ اگر والدین کا آدھار کارڈ نہیں بنا ہے تو اندراج کے دو ہفتوں کے اندر آدھار کارڈ بنوانا ضروری ہے۔ بچے کے والدین دونوں کے نام اندراج رجسٹر میں درج کیے جائیں۔ ماں اور باپ دونوں کی موت کی صورت میں قانونی سرپرست کا نام درج کیا جائے، بنیادی تعلیم کے ڈائریکٹر نے کہا ہے کہ اندراج کے وقت بچے کے خاندان کا راشن کارڈ نمبر اور اس کی کیٹیگری بھی درج کی جائے گی۔ اس کے ساتھ بچے کی کلاس اور کیٹیگری بھی بتائی جائے گی۔ یہی نہیں، ڈائرکٹر 1 سے 30 اپریل تک ہر ہفتہ ڈائریکٹوریٹ کو تمام ڈسٹرکٹ بیسک ایجوکیشن آفیسرز کو اندراج شدہ طلبہ کی تعداد کے بارے میں معلومات فراہم کرے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ چھٹی سے 14 سال تک کے ہر بچے کو سکول میں داخل کرانے اور نئے سیشن میں مفت تعلیم دینے کی مہم چلانے کی بھی ہدایات دی گئی ہیں۔

مسافروں کے رش کے مدنظر سمر اسپیشل ٹرین 18 اپریل سے

لکھنؤ۔ لکھنؤ گرمیوں کی تعطیلات کے دوران مسافروں کے رش کو مدنظر رکھتے ہوئے، ریلویز ٹرین نمبر 05557 اور 05558 سہرسہ نئی دہلی سہارسا غیر محفوظ سمر اسپیشل ٹرین 18 اپریل کو سہرسہ سے اور 19 اپریل کو نئی دہلی سے ایک سفر کے لیے چلائے گی۔ 05557 سہرسہ نئی دہلی غیر محفوظ سمر اسپیشل ٹرین 18 اپریل کی صبح 7 بجے سہرسہ سے روانہ ہوگی اور شام 7:15 پر سری بختیار، 7:55 پر مانسی، 8:07 پر کھگڑیا، 8:36 بجے بیگوسرائے، بارونی پہنچے گی۔ رات 9:15 پر دلسنگسرائے سے 9:47 پر، سمستی پور سے 10:14 پر، مظفر پور سے 11:10 پر، حاجی پور سے 12:10 پر، سونپور سے 12:20 پر، چھپرا سے۔ 05 بجے، سیوان سے دوپہر 3 بجے، دیوریا صدر صبح 3:58 پر، گورکھپور سے صبح 5:05 پر، خلیل آباد سے صبح 5:46 پر، گونڈا سے صبح 7:40 پر، بارہ بنکی سے صبح 9:17 پر بادشاہ نگر سے صبح 9:59 پر، ایش باغ سے دوسرے دن صبح 10:25 پر کانپور سینٹرل، 1:42 پر اٹاوہ، دوپہر 2:52 پر ٹنڈلا، 4 بجے علی گڑھ روانہ ہوگی۔ شام 7 بجے اور غازی آباد شام 6:02 بجے اور شام 7 بجے نئی دہلی پہنچیں۔ واپسی کے سفر میں 05558 نئی دہلی سہرسہ 19 اپریل کو صبح 10 بجے نئی دہلی سے روانہ ہوگی اور غازی آباد سے صبح 10:45 پر، علی گڑھ سے 11:57 پر، ٹنڈلا دوپہر 1:10 پر، اٹاوہ سے دوپہر 12 2:12 پر روانہ ہوگی۔ کانپور سنٹرل 3:00 بجے شام، عیش باغ سے 5:35 بجے، بادشاہ نگر سے 6:02 بجے، بارہ بنکی سے 6:42 بجے، گونڈا سے 7:57 بجے، بستی سے 9:00 بجے۔ 15 بجے، خلیل آباد سے 9:45 بجے، گورکھپور سے 10:55 بجے دیوریا صدر سے 11:59 بجے، سیوان سے دوپہر 1 بجے، چھپرا سے دوپہر 2 بجے، سون پور سے دوپہر 3 بجے، حاجی پور سے 3 بجے: شام 15 بجے، مظفر پور سے شام 4:20 پر، سمستی پور سے شام 5:25 پر، دلسنگ سرائے سے براونی جنکشن سے صبح 5:47 پر، بیگوسرائے سے صبح 7:27 پر، کھگڑیا سے صبح 8:02 پر روانہ ہوگی۔ مانسی صبح 8:17 پر اور سمری بختیار پور سے صبح 9:17 پر اور سہرسہ صبح 10 بجے پہنچیں۔

امرپالی ایکسپریس سمیت کئی ٹرینوں کو موڑی گئیں

لکھنؤ امبالا کینٹ سنیہوال سیکشن کے شمبھو اسٹیشن پر کسانوں کے احتجاج کی وجہ سے امرپالی ایکسپریس سمیت کئی ٹرینوں کو موڑ گئے راستوں پر چلایا جائے گا۔ سریو یمنا اور امرتسر دربھنگا ایکسپریس کو راستے میں کنٹرول کیا جائے گا۔ ٹرین نمبر 15708 امرتسر کٹیہار امرپالی ایکسپریس، جو لدھیانہ، گل، دھوری، جاکھل اور دہلی سے ہوتی ہوئی، 14618 امرتسر پورنیہ کورٹ ایکسپریس، سرہند، بسی پٹھان، ننگل ڈیم، چنڈی گڑھ اور امبالا کینٹ سے ہوتی ہوئی، جے نگر 14649 سے چلتی ہے۔ امبالا کینٹ، چنڈی گڑھ اور سنیہوال سے گزرنے والی ایکسپریس 14617 پورنیہ کورٹ سے ہوتی ہوئی، امرتسر ایکسپریس نے روٹ تبدیل کر کے امبالہ کینٹ، چنڈی گڑھ، سانہوال 04654 امرتسر نیو جلپائی گوڑی اسپیشل روٹ کو لدھیانہ، گل، دھوری کے ذریعے تبدیل کیا۔ جاکھل، دہلی اور مراد آباد 15656 شری ماتا ویشنو دیوی کٹرا کامکھیا ایکسپریس جو سنیوال، چنڈی گڑھ امبالہ کینٹ سے چلتی ہے 04652 امرتسر جے نگر اسپیشل جو امرتسر سے چلتی ہے، لدھیانہ کا راستہ تبدیل کیا جاتا ہے 14604 امرتسر سہرسا ایکسپریس امرتسر، گل کے راستے چلتی ہے۔ دہلی، سانہوال، چنڈی گڑھ امبالہ کینٹ سے موڑ کر چلنے والی امرتسر جے نگر ایکسپریس، سانیوال، چنڈی گڑھ اور امبالہ کینٹ سے ہوتی ہے۔ یہ ٹرینیں کنٹرول میں چلائی جائیں گی: امرتسر سے چلنے والی 14650 امرتسر جے نگر ایکسپریس لدھیانہ اور راجپورہ کے درمیان 30 منٹ کے لیے کنٹرول میں چلائی جائے گی اور امرتسر سے چلنے والی 15212 امرتسر دربھنگا ایکسپریس کو امرتسر کے درمیان 180 منٹ تک کنٹرول میں چلایا جائے گا۔

ممکنہ ایران اسرائیل جنگ اور ہندوستان

سہیل انجم

جب سات اکتوبر کو غزہ کی عسکریت پسند تنظیم حماس نے اسرائیل پر خفیہ انداز میں ایک بڑا حملہ کیا تو ہندوستان کے وزیر اعظم نریندر مودی نے فوری طور پر ایک بیان دے کر اسے دہشت گردانہ کارروائی قرار دیا اور اسرائیل کی بھرپور حمایت کا اعلان کیا تھا۔ انھوں نے بعد میں اسرائیل کے وزیر اعظم بنجامن نیتن یاہو سے فون پر بات کی اور انھیں ہندوستان کی حمایت کا اعادہ کیا اور کہا کہ ہندوستان مضبوطی کے ساتھ اسرائیل کے ساتھ کھڑا ہے۔ حالانکہ یہاں کی وزارت خارجہ نے اس قسم کا کوئی پرجوش بیان دینے سے گریز کیا اور بعد میں اپنے بیانات میں کہا کہ بھارت فلسطینی کاز کے ساتھ ہے اور فلسطین اسرائیل تنازعے کے دو مملکتی حل کی حمایت کرتا ہے۔ لیکن جب 14 اپریل کو ایران نے اسرائیل پر تین سو ڈرون سے حملہ کیا تو ہندوستان کا ردعمل مختلف تھا۔ ایران نے یہ کارروائی یکم اپریل کو دمشق میں اپنے سفارت خانے پر اسرائیل کے حملے کے جواب میں کیا تھا جس میں ایران کے پاسداران انقلاب کی بیرون ملک شاخ قدس فورس کے ایک سینئر کمانڈر جنرل محمد رضا زاہدی سمیت تیرہ افراد ہلاک ہوئے تھے۔ اس نے اس حملے کا انتقام لینے کی دھمکی دی تھی اور اسی دھمکی کو عملی جامہ پہنانے کے لیے اس نے یہ کارروائی کی۔

ہندوستان نے جہاں حماس کے حملے کو دہشت گردانہ کارروائی قرار دیا تھا اور اسرائیل کے ساتھ کھڑے رہنے کا اعلان کیا تھا وہیں اس نے ایرانی کارروائی کو دہشت گردی نہیں کہا اور نہ ہی دونوں میں سے کسی ایک کے ساتھ کھڑے ہونے کی بات کہی۔ البتہ وزارت خارجہ نے اپنے بیان میں دونوں ملکوں سے تحمل سے کام لینے اور مذاکرات و سفارت کاری سے کشیدگی کو دور کرنے کی اپیل کی۔ اس نے کشیدگی کو فوری کم کرنے، تشدد سے دور رہنے اور سفارت کاری کے راستے پر لوٹنے کی اپیل کی۔ اس نے یہ بھی کہا کہ وہ صورت حال پر قریبی نظر رکھے ہوئے ہے۔ خطے کے ہندوستانی سفارت خانے ہندوستانی برادری کے رابطے میں ہیں۔ وہاں امن و استحکام کا قیام انتہائی ضروری ہے۔ ادھر وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے دونوں ملکوں کے وزرائے خارجہ سے بذریعہ فون گفتگو کی اور موجودہ صورت حال پر تبادلہ خیال کیا۔ انھوں نے دونوں کے رابطے میں رہنے سے اتفاق کیا۔ انھوں نے ایرانی ہم منصب سے گفتگو میں آبنائے ہرمز میں ایران کے ذریعے پکڑے گئے مال بردار تجارتی جہاز ایم ایس سی ایریز پر عملہ کے 25 ارکان میں سے ہندوستان کے 17 ارکان کے سلسلے میں بھی بات کی۔ ایرانی وزیر خارجہ نے کہا کہ ہندوستانی اہلکاروں کو ان سے ملنے کی جلد اجازت دی جائے گی۔ خیال رہے کہ اس پرتگالی جہاز کا تعلق ایک اسرائیلی ارب پتی سے بتایا جاتا ہے۔

تجزیہ کاروں کا خیال ہے کہ سات اکتوبر کو اسرائیل پر حماس کے حملے کے بعد ہندوستان کے ردعمل اور اسرائیل پر ایران کے حملے کے بعد کے ردعمل میں کافی فرق ہے۔ دراصل ہندوستان کے لیے مشرق وسطی ایک ایسا اہم خطہ ہے کہ وہاں پیش آنے والے کسی بھی واقعہ کو وہ نظر انداز نہیں کرسکتا۔ اس نے گزشتہ ایک عشرے میں خطے کے ممالک سے اپنے تعلقات کو نئی جہت دینے کی کامیاب کوشش کی ہے۔ وزیر اعظم مودی نے ان ملکوں کے حکمرانوں سے ذاتی تعلقات بھی استوار کیے ہیں اور سفارتی رشتے بھی۔ دراصل اس خطے میں ہندوستان کے بھی مفادات ہیں۔ اگر وہاں غیر یقینی حالات پیدا ہوتے ہیں تو اس کا اثر اس پر بھی پڑ سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے ایران کے حملے پر شدید تشویش کا اظہار کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ ایران اسرائیل جنگ کی صورت میں ہندوستان نہ تو کسی ایک ملک کی حمایت کرسکتا ہے اور نہ ہی مخالفت۔ اس کے نزدیک دونوں ملکوں سے اس کے تعلقات اہم ہیں اور وہ ان میں سے کسی ایک کی حمایت یا مخالفت کا متحمل نہیں ہوسکتا۔ خلیجی ملکوں میں ہندوستان کے تقریباً 70 لاکھ افراد کام کرتے ہیں جو سالانہ 90 ارب ڈالر سے زیادہ زرمبادلہ ہندوستان بھیجتے ہیں۔ اگر وہاں جنگ ہوتی ہے تو سب سے زیادہ وہی لوگ متاثر ہوں گے اور زرمبادلہ کی ترسیل رک جائے گی جس کا یہاں کی معیشت پر اثر پڑے گا۔ اس سے ہندوستان کو زرمبادلہ کا نقصان تو ہوگا ہی وہاں کام کرنے والے ہندوستانی ورکرز کے اہل خانہ یہاں پریشان ہوں گے۔ وہ حکومت سے ان کے تحفظ کی اپیل کریں گے اور اطمینان بخش اقدامات کی عدم موجوگی میں وہ حکومت کے خلاف احتجاج بھی کر سکتے ہیں۔ جہاں تک فلسطین اسرائیل تنازعے کا تعلق ہے تو وہ تاریخی ہے۔ ہندوستان اس کو اسی تناظر میں دیکھتا ہے۔ لیکن ایران کی بات دوسری ہے۔ وہ ایک بڑا ملک ہے۔ اس کی سرحد ایک طرف پاکستان سے ملتی ہے تو دوسری طرف یوروپ سے۔ خطے میں کوئی بھی تجارت یا نقل و حمل اس کے تعاون کے بغیر ممکن نہیں۔ اس سے ہندوستان کے تاریخی رشتے ہیں۔ متنازع جوہری پروگراموں کی وجہ سے پابندی عاید ہونے سے قبل تک وہ ہندوستان کو تیل سپلائی کرنے والا دوسرا بڑا ملک تھا۔ گوکہ گزشتہ چار برس سے وہ اس سے تیل خرید نہیں پا رہا ہے لیکن دونوں میں قریبی تعلقات ہیں۔ دونوں ملکوں نے 2002 میں ایک دفاعی معاہدہ کیا تھا۔ وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے رواں سال کے شروع میں ایران کا دورہ کیا تھا۔ ہندوستان نے چابہار بندرگاہ کی تعمیر میں سرمایہ کاری بھی کی ہے۔ ایران نے کئی معاملات میں ہندوستان کی مدد کی ہے۔ وسطی ایشیائی ملکوں کے ساتھ اس کے رشتے ہوں یا 'انٹرنیشنل نارتھ ساؤتھ ٹرانسپورٹ کاریڈور' کا معاملہ ہو، طالبان کا معاملہ ہو یا پھر سیکورٹی اور دفاعی تعلقات ہوں، ایران کا تعاون بھارت کے لیے بہت اہم ہے۔ خیال رہے کہ ایران، روس اور ہندوستان نے ستمبر 2000 میں یہ کثیر رخی ماڈل قائم کیا تھا جس کا مقصد رکن ملکوں کے درمیان نقل و حمل کے شعبے میں تعاون کو فروغ دینا ہے۔ بعد کو اس میں دیگر متعدد ممالک کو بھی شامل کیا گیا۔

ادھر اسرائیل کے ساتھ ہندوستان کے اسٹریٹجک رشتے ہیں۔ دونوں میں عشروں سے دفاع اور ٹیکنالوجی سمیت متعدد شعبوں میں تعاون ہے۔ وزیر اعظم مودی 2018 میں اسرائیل کا دورہ کرنے والے پہلے وزیر اعظم تھے۔ اسرائیلی وزیر اعظم بنجامن نیتن یاہو سے ان کے دوستانہ تعلقات ہیں۔ اسرائیل ہندوستان کو سب سے زیادہ اسلحہ سپلائی کرتا ہے۔ حماس اسرائیل جنگ کا بھی ہندوستان پر کچھ نہ کچھ اثر پڑ رہا ہے۔ ایئر انڈیا نے تل ابیب کے لیے اپنی پروازیں ایک بار پھر معطل کر دی ہیں۔ اگر دونوں ملکوں میں براہ راست تعلق نہیں ہوگا تو دفاعی رشتوں پر اثر پڑے گا۔ لہٰذا اگر دونوں ملکوں میں جنگ ہوتی ہے تو ہندوستان کی پوزیشن نازک ہو جائے گی یا وہ مشکل میں پھنس سکتا ہے۔ اسی لیے تجزیہ کار ایرانی حملے کے بعد وزارت خارجہ کے بیان کو بڑی اہمیت دے رہے ہیں۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ ہم اسرائیل اور ایران کے درمیان بڑھتی دشمنی سے انتہائی فکرمند ہیں۔ اس سے خطے میں امن و سلامتی کو خطرہ ہے۔ ایک تھنک ٹینک 'ساؤتھ ایشین اسٹڈیز' کے ڈائرکٹر اور خارجہ امور کے سینئر تجزیہ کار راجہ موہن نے انگریزی اخبار 'انڈین ایکسپریس' کے لیے اپنے مضمون میں لکھا ہے کہ اسرائیل پر ایران کے حملے کے بعد ہندوستان کا ردعمل اسرائیل پر حماس کے حملے کے بعد کے ردعمل سے متضاد ہے۔ اسے نان اسٹیٹ ایکٹرز کی دہشت گردی اور دو اسٹیٹ ایکٹرز کے درمیان چلی آرہی علاقائی دشمنی کے تناظر میں دیکھنا چاہیے۔ دونوں ملکوں سے ہندوستان کے بہت اچھے رشتے ہیں اور وہ ان دونوں میں سے کسی ایک کا انتخاب نہیں کرسکتا۔ اگر سات اکتوبر کے ہندوستان کے ردعمل کو اسرائیل کا ساتھ دینے کے طور پر دیکھا گیا تو اس کے موجودہ ردعمل کو ایک متوازن موقف کے طور پر اور خطے میں امن کی حمایت کے طور پر دیکھا جانا چاہیے۔ مشرق وسطی کے مختلف ملکوں کے باہمی تنازعات اور ان ملکوں کے داخلی تنازعات کی جڑیں بہت گہری ہیں۔ لہٰذا ہندوستان کو خطے کے ملکوں کے ساتھ، جن کے متضاد مفادات ہیں، تعلقات کو متوازن رکھنا ہے۔ اسرائیل ہو یا ایران یا خطے کے دیگر ملک، ہندوستان ان کے ساتھ مذہب کی بنیاد پر نہیں بلکہ باہمی تعاون کی بنیاد پر اپنے رشتے قائم کر رہا ہے۔ بہرحال یہ معاملہ ہندوستان کے لیے بھی باعث تشویش ہے۔ اگر کشیدگی بڑھ کر جنگ تک پہنچ جاتی ہے تو ہندوستان کا متاثر ہونا فطری ہے۔ اسی لیے اس نے انتہائی تشویش کا اظہار کیا اور سفارت کاری سے مسئلے کے حل پر زور دیا ہے۔ ☆☆

اتنی جلدی کیا تھی 'ای سی' پیپر کو نمٹانے کی

ڈاکٹر سلیم خان

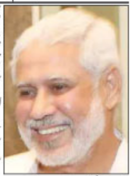

ملک کے سیاسی افق پر قومی انتخاب کے بادل چھائے ہوئے ہیں مگر سپریم کورٹ میں ای وی ایم کی بجلی کڑک رہی ہے۔ اس بابت جسٹس سنجیو کھنہ کے سوال پر کہ وہ کیا چاہتے ہیں؟ ای وی ایم مخالف وکیل پرشانت بھوشن کا جواب تھا اول تو بیلٹ پیپر واپس جائیں یا 100 فیصد وی وی پیٹ سے میچنگ ہو۔ جسٹس سنجیو کھنہ نے انسانی مداخلت سے سافٹ ویئر یا مشین میں غیر مجاز تبدیلیوں کو روکنے کے لیے تجویز طلب کی تو پرشانت بھوشن نے ووٹروں کو وی وی پی اے ٹی پرچی دینے کا مطالبہ کرکے کہا کہ ووٹرز کو اسے بیلٹ باکس میں ڈالنے کا موقع دیا جائے کیونکہ فی الحال یہ پرچی صرف سات سیکنڈ بعد از خود گر جاتی ہے۔ ایڈوکیٹ سنجے ہیگڑے نے بھی ای وی ایم پر ڈالے گئے ووٹوں کو وی وی پی اے ٹی پرچیوں سے ملانے کا مطالبہ کیا۔ اس پر آنا کانی کرنے والے سرکاری وکیل گوپال شنکر نارائن نے کہا الیکشن کمیشن کے مطابق تمام وی وی پی اے ٹی پرچیوں کی گنتی میں 12 دن لگیں گے۔ یہ بچکانہ دلیل ہے ووٹ دینے کے مقابلے ان کی گنتی سہل تر مشق ہے۔ ایک دن کے اندر ہر حلقۂ انتخاب میں ووٹ پڑ جاتا ہے تو اسے گننے میں 12 دن نہیں لگ سکتے۔ اس بہانے سے 70 دنوں تک انتخابی مہم چلانے والی حکومت کی داڑھی میں تنکا کھل کر سامنے آجاتا ہے۔

جسٹس دیپانکر دتہ نے پرشانت بھوشن سے ای وی ایم پر عدم اعتماد سے متعلق ڈیٹا مانگا اور نجی سروے کو تسلیم کرنے سے انکار کیا۔ اس بابت ایک اہم مسئلہ ای وی ایم مشینوں کے غائب ہونے کا ہے اور دوسرا چھ ماہ کے اندر پرچیوں کو ضائع کرنے کا ہے۔ ایسے میں سوال پیدا ہوتا ہے کہ 'اتنی جلدی کیا تھی 'ای سی' پیپر کو نمٹانے کی'۔ ای وی ایم سے متعلق الیکشن کمیشن سے آر ٹی آئی کارکن منورنجن رائے کے سوالات اور ان کے جواب میں ہونے والے حیرت انگیز انکشافات مشین پر بہت بڑا سوالیہ نشان لگاتے ہیں۔ بھارت الیکٹرانکس لمیٹڈ (بی ای ایل) اور الیکٹرانکس کارپوریشن آف انڈیا لمیٹڈ (ای سی آئی ایل) ای وی ایم بنانے والی دو پبلک سیکٹر کمپنیاں ہیں۔ ان دونوں نے الیکشن کمیشن کو 19 لاکھ سے زیادہ ای وی ایم فراہم کیے لیکن الیکشن کمیشن کے پاس ان کو موصول ہونے کا ٹھیک ریکارڈ نہیں ہے۔ یہ معاملہ 2018 سے بامبے ہائی کورٹ میں زیر سماعت ہے اور الیکشن کمیشن مبہم جوابات دے رہا ہے۔

منورنجن رائے کی آر ٹی آئی کے جواب میں 21 جون 2017 کو الیکشن کمیشن نے 1989-1990 اور 2014-2015 کے دوران بی ای ایل سے 10 لاکھ پچاس ہزار ای وی ایم موصول ہونے کا اعتراف کیا۔ اسی طرح 1989-1990 اور 2016-2017 کے درمیان ای سی آئی اے ایل سے 10 لاکھ 14 ہزار 644 ای وی ایم موصول ہوئے۔ اس کے برعکس 2 جنوری 2018 کو بی ای ایل کا جواب میں کہا گیا کہ انہوں نے 1989-1990 اور 2014-2015 کے درمیان الیکشن کمیشن کو 19 لاکھ 69 ہزار 932 ای وی ایم فراہم کیے۔ اسی طرح ای سی آئی ایل کے 16 ستمبر 2017 کے آر ٹی آئی کے جواب میں کہا کہ انہوں نے 1989-1990 اور 2014-2015 کے درمیان الیکشن کمیشن کو 19 لاکھ 44 ہزار 593 ای وی ایم فراہم کیے۔ یعنی ای سی ایل سے الیکشن کمیشن کو 9 لاکھ 64 ہزار 270 ای وی ایم نہیں ملے۔ ان اعداد و شمار کے مطابق لاپتہ ای وی ایم کی جملہ تعداد تقریباً 19 لاکھ ہے۔ ان میں سے 62 ہزار 183 ای وی ایم ایسی ہیں جن کے بارے میں بی ای ایل نے دعویٰ کیا کہ انہیں 2014 میں الیکشن کمیشن کو بھیجا گیا لیکن ای سی ریگولیٹر نے اس کی تردید کردی۔ تو سوال یہ ہے کہ وہ مشینیں آخر کہاں چلی گئیں؟

آر ٹی آئی کی معلومات نے ای وی ایم سے متعلق خریداری، اسٹوریج اور تعیناتی میں گہرے تضادات کا انکشاف کیا ہے نیز 116.55 کروڑ روپے کی سنگین بے ضابطگی بھی اجاگر کی ہے۔ 2006-2007 سے 2016-2017 کے درمیان الیکشن کمیشن نے بی ای ایل 536 کروڑ ایک لاکھ 75 ہزار 485 روپے ادا کیے جبکہ 20 ستمبر 2018 کو بی ای ایل کے آر ٹی آئی کے جواب میں یہ دعویٰ کیا کہ اس کو اس مدت میں الیکشن کمیشن سے 652 کروڑ 56 لاکھ 44 ہزار روپے کی ادائیگی کی گئی۔ سوال یہ ہے کہ 116.55 کروڑ روپے کی زیادہ ادائیگی کیوں ہوئی؟ الیکشن کمیشن نے 21 جولائی 2017 کو کہا تھا کہ اس نے ای وی ایم کو اسکریپ (مشینی کچرے) کے طور پر فروخت نہیں کیا اور 1989-1990 میں خریدی گئی ای وی ایم کو مینوفیکچررز سے تباہ کروایا گیا۔ الیکشن کمیشن کو 2000-2005 میں جو ای وی ایم ملی تھیں وہ یا تو پرانی تھیں یا پھر ناقابل مرمت تھیں۔ اتفاق سے یہ ایل جی کا زمانہ تھا۔ ویسے منورنجن رائے کا خیال ہے کہ زیادہ تر غائب ای وی ایم اب بھی الیکشن کمیشن کے پاس ہیں۔ اگر ایسا ہے تو ان کا کیا استعمال ہو رہا ہے؟؟

پچھلی سماعت میں سپریم کورٹ نے وی وی پیٹ پرچی اور ای وی ایم سے ملان معاملے پر داخل ایک اور عرضی پر انتخابی کمیشن اور مرکزی حکومت کو نوٹس بھیج کر جواب مانگا گیا تھا۔ ایڈوکیٹ اور سماجی کارکن ارون کمار اگروال نے وی وی پیٹ پرچیوں کے ذریعہ صرف 5 رینڈم طریقے سے منتخب ای وی ایم کے سرٹیفکیشن کے موجودہ طریقہ کے خلاف انتخابات میں وی وی پیٹ پرچیوں کی مکمل گنتی کا مطالبہ کیا تھا۔ ایڈوکیٹ نیہا راٹھی نے وی وی پیٹ سرٹیفکیشن ہونے والی بلاوجہ تاخیر کی منطق کو مسترد کرتے ہوئے کہا تھا کہ الیکشن کمیشن آف انڈیا ایک ساتھ 50 وی وی پیٹ سے پیپر پرچیوں کی گنتی کرنے کے لیے تین ٹیموں میں 150 افسران کو آسانی سے تعینات کرسکتا ہے اور ہر وی وی پیٹ کی سلسلہ وار شمار کرنے کے بجائے 5 گھنٹے میں گنتی پوری کرسکتا ہے۔ جبکہ ای سی آئی کی بہانہ بازی یہ تھی کہ اس میں 250 گھنٹے یعنی تقریباً 11-12 دن لگیں گے۔ سب سے پہلے جب این. چندرا بابو نائیڈو نے 50 فیصد فزیکل گنتی کا مطالبہ کیا تھا تو اس کی مخالفت کرتے وقت انتخابی کمیشن نے یہ واحد وجہ بتائی تھی کہ اس میں وقت لگتا ہے۔ 50 فیصد ووٹوں کی گنتی میں 6-8 دن لگیں گے۔ بدقسمتی سے اس ناقص دلیل کو تسلیم کرلیا گیا تھا۔

ای وی ایم مسئلہ کا یہ پونرجنم ہے۔ پچھلے انتخاب سے قبل اپریل 2019 میں بھی 21 اپوزیشن جماعتوں نے مشینوں کے نامناسب طور پر کام کرنے اور ان میں اُلٹ پھیر کو متحدہ طور پر سپریم کورٹ میں چیلنج کرنے کا انتباہ دیا تھا۔ حزب اختلاف کے اہم رہنماؤں نے دہلی کے کانسٹیٹیوشن کلب میں میڈیا کے سامنے ای وی ایم کی کارکردگی پر شبہات کا اظہار کرتے ہوئے الیکشن کمیشن پر شدید نکتہ چینی کی تھی مگر پھر وہ پانچ سال تک کے لیے سو گئے۔ اس وقت کانگریس کے ابھشیک منو سنگھوی نے الزام لگایا تھا کہ بغیر کسی جانچ کے لاکھوں ووٹرس کے نام رائے دہندگان کی فہرست سے حذف کردیے گئے۔ انہوں نے کم از کم 50 وی وی پیٹس کی گنتی کے لیے سپریم کورٹ سے رجوع کرنے کی بات کی تھی۔ آندھرا پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ چندرا بابو نائیڈو نے سپریم کورٹ کی جانب سے سنائے گئے فیصلہ پر عدم اطمینان کا اظہار کیا تھا۔ انکا الزام تھا کہ پہلے مرحلہ کے انتخابات میں بڑے پیمانہ پر ای وی ایمس میں الٹ پھیر کی گئی ہے۔ دہلی کے وزیر اعلیٰ اروند کجریوال نے بھی پیپر بیلٹ سے انتخابات کروانے کا مطالبہ کیا تھا مگر ساری سیاسی جماعتیں اسے بھول گئیں۔

راہل گاندھی نے اپنی نیائے یاترا کے اختتام پر ممبئی کے خطاب عام میں ای وی ایم کا سوال اٹھاتے ہوئے کہا تھا کہ 'راجہ کی جان مشین میں ہے'۔ اس کے بعد کانگریسی منشور میں بھی صد فیصد وی وی پیٹ کا وعدہ کیا گیا۔ سپریم کورٹ نے ای وی ایم کے ذریعے ڈالے گئے ووٹوں کی توثیق کیلئے وی وی پیٹ کی پرچیوں کا حساب لگانے کی درخواست پر 2019ء میں ہر اسمبلی حلقہ کے اندر بالترتیب صرف پانچ منتخب پولنگ اسٹیشنوں سے وی وی پیٹ پرچیوں کی تصدیق کا حکم دے چکا ہے مگر لوگ اس سے مطمئن نہیں ہیں۔ انتخابی دھوکہ دہی سے بچنے کیلئے وی وی پیٹ سات سیکنڈ کیلئے کاغذ کی پرچی ووٹر کو دکھائی جاتی ہے اور اس کے بعد وہ ازخود مقفل ڈبے میں گر جاتی ہے۔ ان پرچیوں کو الیکٹرونک ووٹنگ کے آڈٹ کی خاطر استعمال کیا جاسکتا ہے۔

پچھلی بار حکومت نے تقریباً 24 لاکھ ووٹر کی تصدیق شدہ پیپر آڈٹ کے لیے تقریباً 5 ہزار کروڑ روپے مختص کیے مگر 20 ہزار پرچیوں کی تصدیق کی تھی۔ اس بابت الیکشن کمیشن کے عذر لنگ کی تردید کرتے ہوئے سابق چیف الیکشن کمشنر ایس وائی قریشی نے کہا تھا کہ تمام وی وی پیٹ پرچیوں کی گنتی میں ایک دن سے زیادہ وقت نہیں لگے گا اس لیے الیکٹرونک ووٹنگ نظام کے بارے میں پیدا شدہ شکوک کو رفع کرنے کیلئے ٹھوس مثبت اقدام کی ضروری ہے۔ سرکار کے پنجرے کا طوطا الیکشن کمیشن بھلا اپنے آقا کی مرضی کے خلاف اس معقول مطالبے سے کیونکر اتفاق کرسکتا ہے لیکن اگر الیکٹورل بانڈ کی مانند سپریم کورٹ کوئی نیا دھماکہ کردیا تو چندر گپت اور چانکیہ دونوں کے قدموں تلے سے زمین کھسک جائے گی اور انہیں دن میں تارے نظر آنے لگیں گے۔ ☆

کانگریس کی کیا مجبوری ہے کہ۔۔۔۔؟

ڈاکٹر مظفر حسین غزالی

کانگریس یو پی اے کے پرانے ساتھیوں کے ساتھ کجریوال، نتیش کمار اور ممتا بنرجی کو ساتھ لینے کے لئے کیوں مجبور ہوئی۔ جبکہ نتیش، ممتا اور کجریوال کے سی آر کے ساتھ مل کر کانگریس کے بغیر تیسرا مورچہ بنانے کی قواعد میں لگے تھے۔ کانگریس یہ کیسے بھول گئی کہ وہ کجریوال ہی تھے جنہوں نے یو پی اے کو اقتدار سے بے دخل کرنے میں اہم کردار ادا کیا تھا۔ دہلی میں آٹو رکشہ کے پیچھے لگے "مرکز میں مودی دہلی میں کجریوال" والے پوسٹر بھی یاد نہیں۔ کجریوال ہر پبلک میٹنگ میں فائلوں کا ایک بنڈل دکھا کر بتایا کرتے تھے کہ ان میں کانگریس کے کرپشن کے ثبوت ہیں۔ ہم حکومت میں آئے تو ایک مہینہ کے اندر شیلا دکشت کو جیل میں ڈال دیں گے۔ کانگریس اور سابق وزیر اعظم من موہن سنگھ کو بدنام کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔ دراصل من موہن سنگھ جی کے دور میں سکھ اور مسلمانوں کا سیاست میں اعتماد بحال ہوا تھا۔ وہ مین اسٹریم سیاست میں آنے کی کوشش کر رہے تھے۔ یہ بات آر ایس ایس کیسے گوارہ کرسکتی تھی۔ اس نے بی جے پی سے مسلمانوں کی منہ بھرائی کا سوال اٹھایا اور انا کے ذریعہ انڈیا اگینسٹ کرپشن کی تحریک شروع کرا کر اروند کجریوال کو لیڈر بنا دیا۔ جس نے مرکزی اقتدار سے ہی کانگریس کو بے دخل نہیں کیا بلکہ ریاستی انتخابات میں بھی بہت نقصان پہنچایا۔

تیسرے مورچہ کی بحث میں بڑی چالاکی سے کانگریس کو شامل کیا گیا۔ کہا یہ گیا کہ کانگریس کے بغیر اپوزیشن اتحاد کا کوئی مطلب نہیں۔ دراصل آر ایس ایس اور بی جے پی کو کانگریس کے دوبارہ کھڑے ہونے کی امید نہیں تھی لیکن راہل گاندھی کی بھارت جوڑو یاترا نے کانگریس کی طاقت کا ملک کو احساس کرا دیا۔ اسی مقبولیت کی وجہ سے کانگریس اپوزیشن اتحاد کے مرکز میں آگئی۔ آر ایس ایس چاہتی تھی کہ نتیش کمار اس اتحاد کے کنوینر اور وزیر اعظم کا چہرہ بن جائیں۔ لیکن کجریوال اور ممتا نے وزیر اعظم کے لئے ملیکا ارجن کھرگے کا نام آگے بڑھا دیا۔ اس کے بعد نتیش کمار انڈیا اتحاد سے الگ ہو گئے۔ ممتا اور کجریوال لوک سبھا الیکشن کے لئے اتحاد کے امیدواروں کے نام طے ہونے سے پہلے ہی اپنے امیدواروں کے ناموں کا اعلان کر دیا۔ جبکہ کانگریس نے اپنا اتحاد دھرم نبھایا۔ چنڈی گڑھ میئر کے الیکشن میں عام آدمی پارٹی کا ساتھ دیا۔ پارلمنٹ میں بھی دہلی حکومت کے اختیارات سے متعلق بل پر عاپ کے موقف کی حمایت کی۔ حالانکہ کجریوال نے اس کے بدلے راجستھان اور مدھیہ پردیش میں کانگریس کے مقابلہ امیدوار نا اتارنے کا وعدہ کیا تھا۔ لیکن وہ اپنے وعدے پر قائم نہیں رہے۔ ممتا بنرجی مغربی بنگال میں بار بار اکیلے چناؤ لڑنے کی بات کرتی رہی ہیں۔ انہوں راہل گاندھی کی بھارت جوڑو نیائے یاترا کے مغربی بنگال پہنچنے کو پسند نہیں کیا۔ بعد میں انہوں نے کانگریس کو دو سیٹیں دینے کی بات کی۔ اسی طرح کجریوال دہلی، ہریانہ، پنجاب دو تہائی اور گوا کی ایک سیٹ چاہتے تھے۔ بڑی مشکل سے دہلی میں کانگریس تین اور عاپ چار سیٹیں لڑنے پر تیار ہوئی۔ پانچ ریاستوں میں عاپ اور کانگریس اتحاد پر عمل ہوگا۔ مگر پنجاب میں کانگریس اور عام آدمی پارٹی الگ الگ الیکشن لڑیں گے۔ وہاں جوتم پیزار ہوگی اور بی جے پی مزہ لے گی۔ اروند کجریوال ای ڈی کے پہلے سمن کے بعد عدالت جا سکتے تھے۔ لیکن وہ کبھی الیکشن کا تو کبھی کچھ اور بہانہ بنا کر اسے نظر انداز کرتے رہے۔ ای ڈی کاروائی میں کجریوال کے تعاون نہ کرنے کو لے کر جب عدالت پہنچ گئی۔ تو عین 2024 کے لوک سبھا انتخابات کے اعلان کے وقت 9 ویں سمن کو کجریوال نے دہلی ہائی کورٹ میں چیلنج کیا۔ یہ کام ابھیشیک سنگھوی جیسے وکیل سے کرایا گیا۔ یہ جانتے ہوئے کہ اسے راحت ملنا بہت مشکل ہے۔ اس کے پیچھے شاید انتخابی فائدہ حاصل کرنا مقصود تھا۔ ورنہ 8 بار سے ان کے ساتھ کچھ نہیں ہو رہا تھا، تو کیا؟ اب اس کے ساتھ ہونے والا تھا، لگتا ہے۔ دسویں سمن کے ساتھ ہی انہیں ایسے وقت گرفتار کیا گیا جب راہل گاندھی کی بھارت جوڑو نیائے یاترا کے اختتام پر ممبئی میں بڑی ریلی ہو رہی تھی۔ میڈیا نے ریلی کے بجائے کجریوال کی گرفتاری کو جگہ دی۔ اس سے کجریوال اور حکومت کی ملی بھگت کا احساس ہوتا ہے۔ کیونکہ گرفتاری کی وجہ سے راہل گاندھی کی ریلی کو نظر انداز کر دیا گیا۔ ساتھ ہی انتخابی بانڈ کے معاملے کو بھی دبانے کی کوشش کی گئی۔

جب کانگریس جانتی تھی کہ یہ سب اسی کی شکایت پر ہو رہا ہے تو وہ مودی کے ہاتھ میں ڈنڈا دینے کو تیار کیوں ہو گئی اسے اس معاملہ سے خود کو دور رکھنا چاہئے تھا۔

دہلی میں ہوئی انڈیا اتحاد کی ریلی کو عاپ کجریوال کو گرفتاری کے بہانے ہیرو بنانا چاہتی تھی۔ لیکن عین وقت پر کانگریس نے سمجھداری کا ثبوت دیا۔ اس ریلی میں انڈیا اتحاد کے ساتھیوں نے پانچ بنیادی سوال اٹھائے جن میں مہنگائی، روزگار، سی بی آئی، ای ڈی، انکم ٹیکس یہاں تک کہ الیکشن کمیشن کے حکومت کی منشاء کے مطابق کام کرنے کا سوال اٹھایا، یہ بھی کہا گیا کہ عین الیکشن سے پہلے دو دو وزیر اعلیٰ کو کیوں گرفتار کیا گیا؟ الیکٹرورل بانڈ کے فرضی واڑے اور اپوزیشن خاص طور پر کانگریس کے کھاتوں کو سیز کرنے سے صاف شفاف الیکشن کیسے ہوگا؟ یہ بھی کہا گیا کہ جن پر بھی بدعنوانی کے الزامات تھے وہ بی جے پی میں شامل ہونے کے بعد کیسے دھل گئے۔ پارٹیوں کو توڑنے کو بھی مدعا بنایا گیا۔ دہلی میں عام آدمی پارٹی نے اپنے موجودہ ممبران اسمبلی کو امیدوار بنایا ہے جبکہ کانگریس نے کنہیا کمار کو ایسٹ دہلی، جے پرکاش اگروال چاندنی چوک اور ادت راج کو ساؤتھ دہلی سے امیدوار بنایا ہے۔ کنہیا کمار کو دو مرتبہ کے ممبر پارلیمنٹ منوج تیواری کے خلاف اتارا گیا ہے۔

کانگریس پروپیگنڈہ سے بہت جلد متاثر ہو جاتی ہے۔ وہ اپنے نظریہ کو نظر انداز کر اپنے مخالف کے جال میں پھنس جاتی ہے۔ اس کا سوفٹ ہندوتوا پر عمل یا پولرائزیشن کے جال میں پھنسنا بھی یہی بتاتا ہے۔ وہ سکھ یا مسلمانوں کا نام لینے سے ڈرتی ہے کہ کہیں اسے ہندو مخالف نہ سمجھ لیا جائے۔ اس میں ووٹروں کی نہیں خود کانگریسیوں کی غلطی ہے۔ وہ اکثریت کو ساتھ لانے اور مخالف کی کمزوری بتانے کے چکر میں کچھ بھی بول جاتے ہیں۔ مثلاً چائے والا، کمین، چوکیدار چور ہے وغیرہ کس نے کہا۔ ان باتوں کو مودی جی نے بھنا لیا۔ اسی طرح راجستھان میں کنہیا کا مسئلہ بی جے پی نے اٹھایا لیکن کانگریس پہلو خان، رکبر وغیرہ کا نام لینے سے بچتی رہی۔ یہی معاملہ عاپ اور کانگریس کے ساتھ کا بھی ہے۔ سی اے اے، دفعہ 370، بلقیس بانو اور کووڈ میں تبلیغی جماعت کے لوگوں کے بارے میں کجریوال کی رائے کیا تھی؟ اس وقت وہ اور ان کے ساتھی شراب پالیسی میں گڑبڑی اور بدعنوانی کی وجہ سے جیل میں ہیں۔ ایسے میں کانگریس کا عام آدمی پارٹی کو ساتھ لینے سے نقصان ہوگا۔ کانگریس کے پاس اس کے بچاؤ میں کہنے کے لئے کچھ بھی نہیں ہے۔ عاپ کو ساتھ لینے کی کیا مجبوری ہے یہ کانگریس ہی بہتر جانتی ہوگی۔ عام آدمی کو یہ ساتھ سمجھ نہیں آرہا۔

☆☆☆

یو پی ایس سی میں کامیابی کو تحریک بنادیں

شکیل رشید

یو پی ایس سی کے امتحان میں امسال 50 سے زائد مسلم بچے بچیوں نے کامیابی حاصل کرکے تاریکی اور مایوسی کی اُس دھند کو بڑی حد تک چھانٹنے کا کام کیا ہے، جو پوری مسلم قوم پر چھائی ہوئی ہے۔ جو بچے کامیاب ہوئے ہیں، ان کے لیے خوشیاں منائی جا رہی ہیں، انہیں مبارکبادیں دی جا رہی ہیں اور لوگ ان کی مستقبل میں مزید ترقی کی دعائیں کر رہے ہیں۔ بلاشبہ کامیاب ہونے والے بچے مبارکباد کے مستحق اور حق دار ہیں۔ اور یقیناً ان کی کامیابی پر خوشی منانے کی ضرورت بھی ہے اور ان کے بہتر مستقبل کی دعا بھی ضروری ہے۔ لیکن ساتھ ہی اپنے اُن بچوں کے مستقبل کی بھی فکر ضروری ہے، جو تعلیم سے دور بھاگتے ہیں، جنہوں نے پڑھنا لکھنا تج دیا ہے۔ قصور صرف بچوں کا ہی نہیں ہے، زیادہ قصور تو والدین کا ہے کہ وہ اپنے بچوں کو وہ 'خواب' نہیں دکھا پاتے، جو انہیں اپنا مستقبل روشن کرنے کے لیے تحریک دے سکے۔ تربیت کی کمی، تعلیمی گائیڈنس سے محرومی اور اچھے اسکولوں کی قلت یہ چند ایسے مسائل ہیں جو مسلم بچوں کے لیے تعلیم کے حصول میں ایک روڑا ثابت ہوتے ہیں، لہٰذا ان مسائل کے حل کے لیے تدابیر کھوجنا ہوگا۔ تربیت صرف بچوں کی نہیں والدین کی بھی ہونی چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کو تعلیم کی اہمیت سے آگاہ کریں، ان میں پڑھنے کا شوق اور جذبہ جگائیں اور تعلیم کے حصول کے لیے انہیں آسانیاں فراہم کریں، سہولیات دیں۔ جب والدین کو یہ احساس ہوگا کہ آج کے دور میں باعزت زندگی گزارنے کے لیے تعلیم ہی سب سے بڑا ہتھیار ہے، تو وہ اپنے بچوں کی تربیت میں کوتاہی نہیں کریں گے، بلکہ وہ اپنے بچوں کی بھی تربیت کریں گے، اور تعلیمی میدان میں آگے بڑھنے کے لیے انہیں تحریک دیں گے۔ یہ جو بچے کامیاب ہوئے ہیں انہوں نے تعلیمی میدان میں آگے بڑھنے کا خواب دیکھا تھا اور ایک عزم کے ساتھ امتحان میں بیٹھے تھے کہ کامیاب ہونا ہی ہے۔

کئی مسلم ادارے ہیں جو مسابقاتی امتحانات کی تیاری کراتے ہیں۔ امسال جامعہ ملیہ اسلامیہ کے ۳۱ بچے امتحانات میں کامیاب ہوئے ہیں ان میں ۲۳ مسلم بچے ہیں۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ کی کوششیں رنگ لانے لگی ہیں۔ شاید اسی لیے اس پر نظر بد بھی ہے۔ ملک میں کئی بڑے مسلم تعلیمی ادارے ہیں جو آئی اے ایس وغیرہ کی تیاری کراتے ہیں جیسے کہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ۔ 'تعلیم آباد' اور زکوۃ فاؤنڈیشن آف انڈیا بھی ان امتحانات کی تیاری کراتے ہیں اور یہاں تیاری کرنے والے بچوں میں سے، بہت سے کامیاب ہوتے ہیں۔ لیکن کوششیں تیز کرنا ہوں گی، اسے ملک گیر سطح پر پھیلانا ہوگا۔ مہاراشٹر اور ممبئی میں بھی مسلمانوں کے کئی بڑے تعلیمی ادارے اور تنظیمیں و جماعتیں ہیں، انہیں بھی آگے بڑھ کر مسلم بچوں کو آئی اے ایس وغیرہ کے امتحانات کی تیاری کرانا ہوگی۔ ممبئی کا انجمن اسلام اور پونے کا اعظم کیمپس اس تعلق سے اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ تعلیم کے سلسلے میں جاگنے کی ضرورت ہے، جاگ کر ہی آگے بڑھا جا سکتا ہے۔ جو بچے کامیاب ہوئے ہیں انہیں اور جو ادارے بشمول جامعہ ملیہ اسلامیہ، ان بچوں کی تیاری میں پیش پیش رہے ہیں اور جن اساتذہ نے تیاری کرائی ہے ان سب کی مسلم قوم احسان مند ہے، ان سب کے لیے مبارک باد اور نیک خواہشات۔ امید ہے کہ اس کامیابی سے مسلم بچے تحریک پائیں گے اور اس کامیابی کو اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے تحریک بنا دیں گے۔

کیا بی جے پی کی ہیٹ ٹرک ہوگی

امیتابھ تیواری

بی جے پی نے 44 برسوں کی مسلسل جدوجہد کے بعد موجودہ مقام حاصل کیا۔ بی جے پی قائدین اس بات کا دعوی کرتے ہیں کہ 44 برسوں کی بے تکان محنت کے نتیجہ میں ان کی پارٹی ایک ایسے مقام پر پہنچی جہاں اسے ملک کی ایک سب سے بڑی اور انتہائی مضبوط سیاسی قوت تسلیم کیا گیا اور وہ فی الوقت ایک ناقابل تسخیر سیاسی طاقت بن گئی ہے۔ ہم بات کر رہے ہیں حکمراں بی جے پی کی 44 ویں سالگرہ کی اور اس کے یوم تاسیس کا عنوان "پھر ایک بار مودی سرکار" رکھا گیا۔ بی جے پی کے 44 سالہ سیاسی سفر میں اسے کئی ایک نشیب و فراز کا سامنا کرنا پڑا اب دیکھنا یہ ہیکہ 2024 کے عام انتخابات میں اس کے کیا امکانات ہیں اور ان انتخابات میں وہ کتنی مضبوط و مستحکم ہوگی۔ واضح رہے کہ 2014 کے عام انتخابات میں بی جے پی نے کانگریس کو شکست دے کر اقتدار حاصل کیا اور اس کامیابی کے بارے میں دعوی کیا جاتا ہے کہ عہدہ وزارت عظمی کے امیدوار کی حیثیت سے نریندر مودی کو پیش کئے جانے سے ہی کامیابی یقینی بنی تھی اس وقت بی جے پی نے 543 پارلیمانی حلقوں میں سے 282 حلقوں میں کامیابی حاصل کی تھی جبکہ جادوائی عدد 272 کا ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ بی جے پی نے سادہ اکثریت کیلئے درکار نشستوں سے 10 نشستیں زیادہ حاصل کی تھی۔ ان عام انتخابات میں بی جے پی نے جملہ 31 فیصد ووٹ شیئر حاصل کیا تھا اور پھر 2019 کے عام انتخابات میں وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں بی جے پی نے شاندار مظاہرہ کرتے ہوئے 303 حلقوں میں کامیابی حاصل کی جبکہ 2014 کی بہ نسبت اس کے ووٹ شیئر 31 فیصد میں 6 فیصد کا اضافہ ہوا یعنی 37 فیصد ووٹ اس نے حاصل کئے (یہ اور بات ہیکہ اپوزیشن نے الیکٹرانک ووٹنگ مشینوں میں ہیرا پھیری کے الزامات عائد کئے اور ان الزامات کو ہر بار الیکشن کمیشن آف انڈیا اور بی جے پی نے مسترد کردیا) عام طور پر بی جے پی کے بارے میں یہی تاثر پایا جاتا ہے کہ وہ شمالی ہند اور مغربی علاقہ میں مضبوط ہے جہاں سے اس نے بالترتیب 191 پارلیمانی حلقوں میں سے 155 حلقوں میں کامیابی حاصل کی (اس کا اسٹرائیک ریٹ 81 فیصد رہا) اور 78 میں سے 51 حلقوں میں کامیابی حاصل کی (اس کا اسٹرائیک ریٹ 65 فیصد رہا) بی جے پی کے بارے میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مشرقی اور جنوبی ہند کی ریاستوں میں اس کا موقف کمزور ہے اس کے باوجود یہ بھی سچ ہیکہ تمام چاروں علاقوں میں بی جے پی واحد بڑی پارٹی ہے کیونکہ مشرقی اور جنوبی ہند کی ریاستوں میں بے شمار علاقائی جماعتیں ہیں جو اپنا کچھ نہ کچھ اثر ضرور رکھتی ہیں تاہم وہ ایک مشترکہ پلیٹ فارم تلے متحد نہیں ہیں۔ آپ کو بتادیں کہ 2019 کے عام انتخابات میں بی جے پی نے ایسی 224 نشستوں پر کامیابی حاصل کی جن پر اس نے 50 فیصد ووٹ شیئر حاصل کیا اس کا مطلب یہ ہوا کہ پارٹی نے جملہ نشستوں میں سے 75 فیصد نشستوں پر شاندار کامیابی حاصل کی جبکہ دہلی، اتراکھنڈ، ہماچل پردیش اور گجرات میں بی جے پی نے تمام حلقوں میں 50 فیصد یا اس سے زائد ووٹ شیئر حاصل کیا جبکہ دیگر 6 ریاستوں بہار، کرناٹک، آسام، راجستھان، ہریانہ اور مدھیہ پردیش میں اس نے جن نشستوں پر کامیابی حاصل کی ان میں تین چوتھائی حلقوں میں نصف سے زائد ووٹ حاصل کئے۔ اسی طرح ملک کی سب سے بڑی ریاست اتر پردیش اور مہاراشٹرا میں بھی اس نے دو تہائی حلقوں میں اسی قسم کا مظاہرہ کیا جبکہ مغربی بنگال میں ایک چوتھائی نشستوں میں 50 فیصد سے زیادہ ووٹ حاصل کئے۔ اوڈیشہ میں جہاں سہ رخی مقابلہ دیکھا گیا تھا کوئی ایسا حلقہ نہیں جہاں سے بھارتیہ جنتا پارٹی نے 50 فیصد سے زیادہ ووٹ حاصل کئے ہوں۔ یہاں اس بات کا تذکرہ ضروری ہوگا کہ بی جے پی نے 2019 میں جن 303 نشستوں پر کامیابی حاصل کی ان میں سے 224 حلقوں میں بی جے پی نے 50 فیصد سے زائد ووٹ حاصل کئے اور دلچسپی کی بات یہ ہیکہ 224 میں سے 153 حلقوں میں اس کی اصل حریف کانگریس تھی۔ 2019 کے عام انتخابات میں جہاں بی جے پی اور کانگریس کے درمیان 190 حلقوں میں راست مقابلہ رہا بی جے پی کو 175 پر اور کانگریس کو صرف 15 حلقوں میں کامیابی ملی ان 175 حلقوں میں سے 153 حلقے ایسے رہے جن میں بی جے پی نے نصف سے زیادہ ووٹ حاصل کئے دوسری طرف 185 حلقوں میں جہاں بی جے پی کا مقابلہ علاقائی جماعتوں سے رہا، 128 حلقوں میں کامیابی اس کے حصہ میں آئی۔ اس کے علاوہ ایسی 101 نشستیں جہاں بی جے پی امیدواروں کو 5040 فیصد ووٹ حاصل ہوئے 79 نشستیں بی جے پی کے حق میں گئیں جس سے یہ بات واضح ہوگئی کہ 40 فیصد ووٹ شیئر ہمہ رخی مقابلہ میں کامیابی کی ضمانت فراہم کرتا ہے یعنی متعدد جماعتوں کے مقابلہ میں رہنے کے باوجود 40 فیصد ووٹ شیئر بی جے کی کامیابی کو یقینی بنا سکتا ہے۔ یہاں ایک اور اہم بات یہ ہیکہ بی جے پی نے 2014 اور 2019 کے عام انتخابات دونوں میں 247 نشستوں پر کامیابی حاصل کی یعنی 2014 میں بی جے پی نے جن 247 حلقوں میں کامیابی حاصل کی 2019 میں بھی ان حلقوں میں کامیابی حاصل کی۔ تاریخی بنیادوں پر دیکھیں تو پچھلے تین انتخابات میں 95 نشستوں پر بی جے پی نے مسلسل کامیابی حاصل کی اور 167 ایسے حلقے ہیں جہاں سے پچھلے تین انتخابات میں دو مرتبہ بی جے پی امیدواروں کو کامیابی ملی۔ ایسے میں اس مرتبہ بھی 262 حلقوں میں بی جے پی کی کامیابی کے امکانات روشن ہیں جو جادوئی عدد 272 سے صرف 10 کم ہے۔ آپ کو یہ بھی بتادیں کہ 2019 کے عام انتخابات میں بی جے پی 72 حلقوں میں دوسرے مقام پر رہی ان میں سے 17 ایسے حلقے تھے جن پر اس کے امیدواروں کو صرف 5 فیصد سے بھی کم اکثریت سے شکست ہوئی۔ 2019 میں بی جے پی کو ان 35 حلقوں میں ناکامی کا سامنا کرنا پڑا جو اس نے 2014 کے عام انتخابات میں جیتی تھی ان میں سے 20 حلقہ بی جے پی کے مضبوط گڑھ سمجھے جانے والے اتر پردیش اور بہار میں واقع ہیں اس مرتبہ بی جے پی نے کئی دوسری جماعتوں سے اتحاد کیا۔ مثال کے طور پر کرناٹک میں جنتادل ایس، آندھرا پردیش میں تلگو دیشم، اتر پردیش میں راشٹریہ لوک دل اور این سی پی (اجیت پوار) سے مہاراشٹرا میں اتحاد کیا ہے اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ان چار ریاستوں کی 181 حلقوں میں بی جے پی کا موقف مضبوط دکھائی دیتا ہے لیکن آنے والا وقت ہی اس بارے میں درست پیش قیاس کرسکتا ہے۔

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی، وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

آزادی نسواں اور اسلامی معاشرہ

ماضی۔ حال اور مستقبل

ڈاکٹر محمد اقتدار حسین فاروقی

ایک مرد کی تعلیم کے معنی ایک فرد کی تعلیم کے ہیں۔ جبکہ ایک عورت کی تعلیم کے معنی ایک خاندان کی تعلیم کے ہیں۔ ہر شخص جو خدا کی ذات پر ایمان رکھتا ہے اور مذہب کو زندگی کا ضروری حصہ مانتا ہے وہ یہ دعویٰ یقیناً کرتا ہے کہ اس کے دین میں مرد اور عورت کو برابر کا حصہ دیا گیا ہے اور سماج میں ان کے درمیان کسی قسم کی تفریق کو ناپسند کیا گیا ہے۔ لیکن مسئلہ یہ نہیں ہی کہ آیا مختلف ادیان میں عورت کا حق مردوں کے برابر ہے یا نہیں بلکہ اصل سوال یہ ہے کہ کیا دنیا کے بیشتر معاشروں میں دین کے اصولوں پر عمل پیرا ہو کر مردوں نے عورت کو اس کا حق دیا ہے اور صنف کی بنیاد پر کسی قسم کی تفریق سے گریز کیا ہے؟ تاریخی حقائق اس سچائی کے اشارے پیش کرتے ہیں کہ پچھلے دو ہزار سال کے دوران دنیا کے بیشتر معاشرتی نظام میں عورت کو اس کا دینی اور سماجی حق دینے میں رکاوٹیں پیدا کی جاتی رہی ہیں۔ کبھی یہ رکاوٹیں روایتی تقاضوں کی بنا پر پیدا کی گئیں تو کبھی غلط اندازے سے دینی اصولوں کو اپنا کر۔ پچھلے چند سو سال کی تاریخ تو یقینی طور سے عورت پر مظالم کی تاریخ ہے جس سے شاید ہی کوئی معاشرہ بری الذمہ ہو۔ اسلامی معاشرہ میں بھی عورت کا درجہ پندرہویں صدی عیسوی کے بعد بہت کچھ کم کر دیا گیا۔ دینی اور دنیاوی علوم سے دور رکھ کر اسے بڑی حد تک گھروں کی چہار دیواری میں قید کر دیا گیا۔ اس کے سماجی حقوق سلب کر لئے گئے لیکن اس روش کے باوجود اسلامی معاشرہ کا حال دنیا کے دوسرے معاشروں کی نسبت شاید بہتر ہی تھا۔ عورت کی تذلیل جس حد تک دنیا کے بیشتر معاشرتی نظام کی جاتی رہی اس حد تک شاید اسلامی معاشرہ میں نہ کی گئی۔ اس سچائی کو ایڈ وڈ اٹیا (Edward Atiya) تسلیم کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

''اسلامی معاشرہ میں عام طور سے مسلمان عورت (بیوی) کی حالت یورپ کی عیسائی معاشرہ سے ہمیشہ سے بہتر تھی اور یہ حال اس وقت تک رہا جب تک کہ عورت کے تحفظ کا حالیہ (1920) قانون یورپ میں نافذ نہ ہو گیا''۔ (The Arab. 1942)

Hitti، Guthri اور Brown جیسے دیگر یورپی مورخین کا نظریہ ہے کہ اسلامی معاشرہ کا زوال پندرہویں صدی میں شروع ہوا اور اسی دور میں الف لیلیٰ کی کہانیاں کچھ اسی طرح لکھی گئیں جن میں عورت کو ایک چالاک شخصیت کا روپ دیا گیا۔ عورت کی اس تصویر نے اس کو بڑا نقصان پہونچایا۔

اسلام کے وجود میں آنے کے بعد یعنی ساتویں صدی عیسوی سے لیکر پندرہویں صدی عیسوی تک کے اسلامی معاشرہ کا جائزہ لیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ ان دنوں عورت سماج کا اتنا ہی اہم حصہ تھی جتنا کہ مرد۔ تقریباً آٹھ سو سال کی اسلامی تاریخ خواہ وہ عرب کی ہو، اسپین کی ہو، مصر کی ہو، مراکش کی ہو یا پھر ایران و بخارا کی، یہ ثابت کرتی ہے کہ روزمرہ کے معمولات میں عورت نہایت مثبت رول ادا کرتی تھی اور علم کی دولت سے مالا مال تھی۔ اس صورت کی اصل وجہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ ارشادات تھے جنہوں نے مسلمان عورتوں میں خود اعتمادی اور آزادی کی ایک لہر پھونک دی تھی۔

اسلام سے قبل دنیا کے دوسرے معاشروں کی طرح عرب معاشرہ میں بھی عورت کی پیدائش باعث شرم اور تردد تھی۔ پیدائش کے فوراً بعد ہی اسے دفن کر دینا عربوں کا ایک معمول بن چکا تھا اور یہ جرم اس حد تک بڑھ گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ سے تنبیہ فرمائی۔

''اور جب قیامت کے دن زندہ گاڑی ہوئی لڑکی سے پوچھا جائے گا کہ وہ کس گناہ پر ماری گئی (سورہ تکویر۔ آیت 9-8)

قرآنی تنبیہ نازل ہونے کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے برتاؤ اور ارشادات سے مسلمانوں میں ایسا ماحول پیدا فرمایا کہ عورت بے خوف ہو گئی۔ مدینہ اور مکہ میں وہ اپنی بات کہتی، اپنا حق جتاتی اور مردوں کے شانہ بشانہ اشاعت اسلام کے کاموں میں حصہ لیتی اس کی خوشی کی انتہا نہ رہی جب اس نے حضور کی زبان مبارک سے یہ سنا کہ ''جو شخص بیٹی اور بیٹے میں فرق نہیں رکھتا اس کے لئے اللہ جنت کا دروازہ کھول دیتا ہے (ابوداؤد) اور پھر حضور اکرم نے یہ بھی تو ارشاد فرمایا کہ ''جس کسی نے اپنی تین (کئی) لڑکیوں کو پرورش کی اور ان کے ساتھ حسن سلوک کیا اس کے لئے جنت یقینی ہے''۔ (ابوداؤد، ترمذی)

ارشادات کے علاوہ رسول کریم کے اسوہ حسنہ نے عورت کو اس کا صحیح مقام دلوایا۔ بخاری و مسلم کی متعدد احادیث اس حقیقت کی روشن مثالیں ہیں۔ خوشی اور پریشانی کے وقت ہمیشہ عورت حضور کے قریب رہی۔ یہ کون نہیں جانتا کہ جب رسول پر پہلی وحی نازل ہوئی اور اس کے نتیجہ میں بے چینی اور فکر آپ میں پیدا ہوئی اسے رفع کرنے اور رسالت پر ایمان لانے والی ہستی بھی ایک خاتون کی تھی (بخاری)۔ معراج کا واقعہ ہوا اور آپ پر ایک خاص کیفیت طاری ہوئی تو اس کی اطلاع بھی حضور نے سب سے پہلے ایک خاتون کو دی۔ (سیرت رسول ابن ہشام)۔ یہ واقعہ بھی سب کے علم میں ہے کہ نبی کریم زندگی کے آخری لمحات میں آپ کا سر مبارک جس زانو پر تھا وہ زانو بھی ایک خاتون کا تھا۔ (بخاری)

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ زہرا سے بے پناہ محبت فرماتے اور وہ جب بھی آپ کے پاس آتیں تو آپ ان کے سر کا بوسہ لیتے اور اپنے پاس ہی بٹھاتے۔ (بخاری، مسلم)

اسلامی تاریخ کے واقف کار بخوبی جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک میں عورتوں نے اسلام کی ترویج و ترقی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ حضرت ام سلمیٰ جنگ احد اور جنگ حنین میں شریک تھیں۔ بخاری کی ایک حدیث کے مطابق حضرت ربیعہ بنت معوذ فرماتی ہیں ''ہم نبی کے ساتھ جہاد میں حصہ لیتے، اپنی قوم کو پانی پلاتے اور مقتولین و مجروحین کو میدان جنگ سے لاتے'' حضرت ام عطیہ نے فرمایا کہ ''میں نے سات جہادوں میں حصہ لیا اور مجروحین کی مرہم پٹی (تیمارداری) کی۔ (مسلم)

قرون وسطیٰ کے اسلامی عروج کے تمام عرصے کے دوران کسی کے لیے اسلامی قانون میں موجود کسی بھی حکم کے ذریعے عورت کے ساتھ کسی بھی بدسلوکی کا جواز پیش کرنا ناممکن تھا اور نہ ہی کوئی خواتین کے دیے گئے واضح قانونی حقوق کو منسوخ کرنے، کم کرنے یا مسخ کرنے کی جرأت کر سکتا تھا۔ شریعت میں در حقیقت مسلم خواتین کی ساکھ، پاکیزگی اور زچگی کے کردار کو مغرب کے مبصرین نے سراہا ہے۔

ابن اسحاق (سیرت رسول) کا قول ہے کہ خیبر کی جنگ میں عورتوں نے بڑی تعداد میں حصہ لیا۔ انصاری صحابیہ ام امارہ نے جنگ احد میں نہایت بہادری کا مظاہرہ کیا اور نبی کریم کی حفاظت میں حصہ لیتی رہیں (سیرت رسول۔ ابن ہشام)۔ مختلف جہادوں میں جنگی سامان (تیر وغیرہ) اور دواؤں کو میدان جنگ میں پہنچانے کا کام عورتوں کے سپرد تھا (ابوداؤد)۔ رسول اللہ کی پھوپھی حضرت صفیہ بھی جنگ احد میں شریک تھیں۔ انہوں نے غزوہ خندق میں بھی حصہ لیا۔ غزوہ قدسیہ میں حضرت حسینہ اپنے چار بیٹوں کے ساتھ شریک تھیں۔ حضرت ام عامرہ نے جنگ احد کے علاوہ جنگ خیبر اور جنگ حنین میں بھی حصہ لیا۔ حضرت انس بن مالک سے مروی ایک حدیث میں بیان ہوا ہے کہ نبی کریم جہاد کے سفر کے دوران انصار عورتوں کو اپنے ساتھ لے جاتے جہاں وہ مجاہدین کو پانی پلاتیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتیں (مسلم)۔ غرضیکہ نہ جانے کتنی خواتین کے نام ہیں جو دور نبوی میں نہایت اہم تھے اور جو اسلامی تاریخ کا حصہ بن چکے ہیں۔ حضور اکرم کے زمانہ کے حالات بھی متعدد خواتین کے بیانات سے واضح ہوتے ہیں۔ بخاری اور مسلم سمیت صحاح ستہ کی نہ جانے کتنی احادیث خواتین کے نام سے مروی و منسوب ہیں۔ ان میں سر فہرست نام حضرت عائشہ کا ہے جن کی بیان کردہ دو ہزار سے زیادہ احادیث حضور کے معمولات پر بہت اہم روشنی ڈالتی ہیں۔

عورتوں کی آزادی کا سلسلہ دور محمدی میں پروان چڑھا اور یہ خلفاء راشدین کے دور سے لے کر تابعین اور تبع تابعین کی معرفت ہوتا ہوا اسپین اور بغداد کی خلافت تک کچھ اس طرح پہونچا کہ چہار جانب عورت کی شخصیت کی چھاپ نظر آنے لگی۔۔ تجارتی منڈی کا کام بھی خواتین کو دیا جانے لگا۔ عطر کی تجارت میں حضرت اسماء نام کی ایک خاتون نے بڑی شہرت حاصل کی۔ حضرت عبداللہ بن مسعود کی اہلیہ نے بھی بڑے پیمانہ پر تجارت کا کام شروع کر دیا۔ چھوٹی اور بڑی تجارت میں عورتوں کی دلچسپی کا سلسلہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں شروع ہو گیا تھا جس کا ایک اشارہ بخاری کی اس حدیث سے ہوتا ہے جس میں حضرت سہیل بن سعد سے منسوب بیان کے مطابق ایک خاتون جمعہ کے دن چقندر کا سالن پکاتیں اور بعد نماز جمعہ مسجد کے دروازے پر اسے فروخت کر کے نمازیوں کی خاطر کرتیں۔

خلافت راشدہ کے دور میں عورتوں کا رول اور اس کی اہمیت کا اندازہ مرغاب کی جنگ سے بخوبی لگایا جا سکتا ہی جب کہ اسلامی فوجوں کا مرغاب میں پڑاؤ تھا اور فارس کی فوج نے ان پر زبردست حملہ کر دیا۔ دن بھر خوں ریز جنگ ہوتی رہی اور اسلامی فوج کی شکست کے آثار نمایاں ہونے لگے۔ موقع کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے مسلمان عورتیں اپنے خیموں سے باہر نکل آئیں اور اپنی اوڑھنیوں کو جھنڈا بنا کر میدان جنگ میں کود پڑیں نتیجہ میں مسلمانوں کی ممکنہ شکست فتح میں بدل گئی اور یہ فتح اسلامی تاریخ کا ایک اہم موڑ بن گئی۔

صحابہ کرام کی بیویاں کتنا اثر و رسوخ رکھتی تھیں اس کی مثال فارس کی ایک اور جنگ سے دی جا سکتی ہے جب حضرت سعد بن وقاص کی قیادت میں اسلامی فوجیں مجوسیوں سے برسر پیکار تھیں۔ حضرت سعد کے خیمہ کے باہر محجن نامی سپاہی زنجیروں میں جکڑا پڑا تھا جس کو حضرت سعد نے اس بات کی سزا دی تھی کہ اسلام قبول کرنے کے بعد بھی اس نے شراب نہ چھوڑی تھی۔ محجن خیمہ سے جنگ کا منظر دیکھ رہا تھا اور یہ شعر کہتا جاتا تھا جس کا مفہوم کچھ اس طرح تھا۔

میرے ساتھی جنگ میں بہادری سے لڑ رہے ہیں کاش میں ان کے ساتھ ہوتا اور تلوار کے جوہر دکھاتا۔

یہ شعر سن کر حضرت سعد کی بیوی سلمیٰ خیمہ سے باہر آئیں اور محجن کی زنجیریں اس شرط پر کھول دیں کہ وہ جنگ میں شریک تو ہو لیکن شہید نہ ہونے کی صورت واپس آ کر پھر زنجیریں ڈلوا لے۔ محجن نے اس شرط پر قسم کھائی اور میدان جنگ کا رخ کیا۔ اس نے دشمنوں پر شدید حملہ کیا اور جنگ کا پانسہ پلٹنے میں معاون ہوا۔ لڑائی کے دوران حضرت سعد نے محجن کو دیکھا اور متعجب ہوئے کہ وہ میدان جنگ میں کیسے آ گیا۔ دیر شام کو وہ خیمہ میں واپس ہوئے تو وہاں محجن کو زنجیروں میں پایا۔ حضرت سلمیٰ نے پورا واقعہ سنایا اور بغیر حضرت سعد کی اجازت کے جنگ کے انتہائی نازک موڑ پر محجن کو آزاد کر دینے کے اپنے عمل کا جواز پیش کیا۔ حضرت سعد خاموش ہو گئے۔ یہ تھی ایک عورت کی ہمت اور اہمیت، اسلامی فوج کے سپہ سالار کے سامنے۔

دینی معاملات میں بھی عورتیں نمایاں رول ادا کرتی رہیں۔ حضرت زینب اپنے دور میں علم فقہ کی نہایت اہم ہستی مانی جاتی تھیں اور لوگ ان سے دینی مسائل معلوم کرتے۔ وہ نہایت باہمت خاتون تھیں۔ انہوں نے جس دلیری سے ملعون یزید کے دربار میں اس پر سخت الفاظ میں لعنت بھیجی تھی۔ وہ اسلامی تاریخ کا ایک اہم واقعہ ہے۔ جبر اور ظلم کے خلاف انکی پرجوش تقریریں حضرت زینب مسلم خواتین کے لئے ایک رول ماڈل کا احساس دلاتی ہیں۔ وہ اسلام میں قربانی اور تقویٰ کی علامت تھیں فاطمہ الفہری نامی ایک امیر اور دولت مند خاتون نے 859 عیسوی میں مراکش کے شہر فیز میں قراوین یونیورسٹی قائم کی۔ گنیز ورلڈ ریکارڈز اور دیگر معتبر ذرائع کے مطابق قراوین کو دنیا کی قدیم ترین یونیورسٹی کہا جاتا ہے جو آج بھی زیر استعمال ہے۔

حضرت رابعہ بصری (وفات ۸۰۱ء) بھی ایک زبردست دینی شخصیت تھیں اور اسلامی تاریخ میں حضرت حسن بصری کے بعد دوسری اہم صوفی بزرگ تصور کی جاتی تھیں۔

خلافت عباسیہ اور اسپین کی خلافت کے دوران عورت غالباً سماجی اہمیت کے اعتبار سے اسلامی معاشرہ میں معراج پر پہونچ چکی تھی۔ بغداد اور قرطبہ کی دس لاکھ آبادی کے شہروں میں بارہ سال کی ہر لڑکی لکھنا پڑھنا جانتی تھی۔ علم کے اس تابناک دور کی بابت ڈونالڈ کیمبل (Donald Cambell) رقم طراز ہے۔

When Caliphs of Baghdad and Cardova endowed and fostered education amongst their subject to the extent that every boy and girl of twelve could read and write, Barons, Lords and their ladies of Europe were scarcely able to write their names.(Arab Medicine)

ترجمہ: جب بغداد اور قرطبہ کے خلفاء تعلیم کو عام کرنے میں لگے ہوئے تھے اور وہاں بارہ سال کی ہر لڑکی اور لڑکا پڑھنا لکھنا جانتے تھے۔ اس وقت یورپ کے امراء اور رؤساء اور ان کی عورتیں بہ مشکل اپنا نام لکھ سکتی تھیں۔

اینمیری شمل Annemarie Schimmel کہتی ہیں کہ ''عورتوں کے قبل از اسلام مقام کے مقابلے میں، اسلامی قانون سازی کا مطلب ایک بہت بڑی پیش رفت ہے؛ عورت کو یہ حق حاصل تھا کہ وہ اس دولت کا انتظام کرے جو وہ خاندان میں لائی تھی یا اپنے کام سے کمائی تھی۔'' اسی طرح ولیم منٹگمری واٹ William Montgomery Watt کا کہنا ہے کہ ''محمد صلی اللہ علیہ وسلم، اپنے وقت کے تاریخی تناظر میں، ایک ایسی شخصیت کے طور پر دیکھا جا سکتا ہے جس نے خواتین کے حقوق کو فروغ دیا حد تک بہتر کیا''۔ واٹ مزید بتاتا ہے: ''جس وقت اسلام شروع ہوا، اس وقت عورتوں کے حالات خوفناک تھے۔ ان کے پاس جائیداد کا کوئی حق نہیں تھا، مرد کی ملکیت سمجھی جاتی تھی، اور اگر مرد مر جائے تو سب کچھ اس کے بیٹوں کے پاس چلا جاتا ہے۔'' محمد صلی اللہ علیہ وسلم تاہم، جائیداد کی ملکیت، وراثت، تعلیم اور طلاق کے حقوق قائم کر کے، خواتین کو بنیادی تحفظات فراہم کیے ہیں۔''

دور وسطیٰ کے اسلامی معاشرہ میں عورت کی چھاپ پر اگر روشنی ڈالی جائے تو اس کے لئے دفتر کے دفتر درکار ہوں گے۔ عہد عباسیہ میں شہزادیوں کا خلافت کے سیاسی اور سماجی امور میں برابر کا دخل ہوا کرتا تھا۔ ہارون رشید کی والدہ خیزران اور بیوی زبیدہ دونوں ہی امور مملکت میں حصہ لیتی تھیں۔ زبیدہ اچھی شاعرہ تھیں اور ادبی محفلوں میں شرکت کرتیں۔ خلیفہ مقتدر کی والدہ عدالت عالیہ کی صدر تھیں اور اہم فیصلے صادر کیا کرتی تھیں۔ خلیفہ مامون کے دور میں ایک ہزار سات سو خواتین حکومت کے محکمہ ڈاک وجاسوسی میں ملازم تھیں۔۔ خلیفہ الامین کے دور خلافت میں عورتوں کی بڑی تعداد سرکاری ملازمت میں تھی۔۔ دور فاطمی میں مصر کے اسپتالوں میں مریضوں کے لئے ایک طرف قراءت سنانے کا انتظام تھا تو دوسری جانب ہلکی موسیقی سنائی جاتی اور عورتیں نرسنگ کا کام کرتیں۔ فاطمی دور ہی میں حرہ نام کی خاتون یمن کی گورنر بنائی گئی تھیں۔

اسپین کا اسلامی دور یورپ کی تاریخ کا درخشاں دور کہلاتا ہے۔ وہاں کی عورت اتنی باصلاحیت اور علمی اعتبار سے اتنی بلند تھی کہ یورپ کے دوسرے علاقوں کی عورتیں ان پر رشک کرتیں اور ان کی نقل کرنا فخر کی بات سمجھتیں۔ عائشہ نام کی ایک خاتون جو قرطبہ کے پرنس احمد کی صاحبزادی تھیں فن خطابت اور فلسفہ میں اپنی مثال آپ تھیں۔ لبنیٰ نام کی خاتون مشہور فلسفی تھیں اور خلیفہ الحکم کی پرائیوٹ سکریٹری تھیں۔ اشبیلہ کے یعقوب انصاری کی بیٹی مریم عربی نیز عبرانی زبانوں پر عبور رکھتی تھیں اور فن خطابت میں ماہر ہونے کی بنا پر اسلامی دنیا میں خوب جانی جاتی تھیں۔ عہد وسطیٰ کے اسلامی معاشرہ میں عورت کی شخصیت کی بہترین نشوونما ہونے کا علم یورپ کی قوموں کو بخوبی تھا۔ وہ جانتے تھے کہ اس معاشرہ کی پرورش پائی ہوئی ہر عورت خواہ وہ مسلمان ہو یا یہودی، نصرانی، یا مجوسی، سب ہی علم کی دولت سے مالا مال تھیں اور تہذیب میں لاثانی۔ مذہب کی بنیاد پر مسلم اور غیر مسلم عورتوں میں کسی قسم کا فرق رکھنا اسلامی شعار کے خلاف سمجھا جاتا تھا۔ یورپین مورخین لکھتے ہیں کہ صلیبی جنگوں کے درمیان عیسائی سپاہی یہ خواہش رکھتے تھے کہ ان کی شادیاں ان عیسائی عورتوں سے ہو جائیں جو اسلامی ماحول میں پرورش پا چکی ہوں۔ یہ تھا دور وسطیٰ کا اسلامی معاشرہ اور اس کا آزادانہ ماحول۔

دور وسطیٰ کے اسلامی معاشرہ کا مقابلہ جب پچھلے چار سو سال کے مسلم معاشرہ سے کیا جاتا ہے تو دل دکھتا ہے، شرم محسوس ہوتی ہے۔ کہاں عہد عباسی کی تعلیم یافتہ عورت اور کہاں پچھلے چار سو سال کے معاشرہ کی علم سے بیگانہ عورت جس کی بابت یہ روش اپنائی گئی کہ مسلمان عورت کے حق میں ہے کہ وہ عصری علوم سے دور رہے اور اگر علم حاصل کرے بھی تو پڑھنا جانے لکھنا نہ جانے۔ یہ تک کہہ دیا گیا ''تعلیم سے لڑکیوں میں بے حیائی پیدا ہوتی ہے بس انہیں بہشتی زیور پڑھا دینا چاہئے''۔ (اردو ہفت روزہ (لکھنؤ) میں شائع ایک معروف رہنما کا مضمون۔ اگست 1996ء)

1901 میں کئے گئے سروے سے یہ حقیقت واضح بھی ہوئی کہ ایک سو ہندوستانی عورتوں میں صرف دو عورتیں لکھنا پڑھنا جانتی تھیں۔ مسلمان عورتوں میں یہ تناسب دو سے بھی کم تھا یہ حال کم و بیش پوری اسلامی دنیا کا تھا۔ اللہ اللہ۔ ازمنہ وسطیٰ میں عورتوں کی خواندگی سو فیصد اور بیسویں صدی میں کم و بیش ایک فیصد۔ افسوس اور حیرت تو اس بات پر ہے کہ انیسویں صدی کے اواخر اور بیسویں صدی کے اوائل میں جن مسلم دانشوروں نے ہندوستان میں عورتوں کی تعلیم کی خاطر مدارس کھولنے چاہے ان پر خوب لعن طعن کی گئی اور ایسا مطعون کیا گیا کہ ان میں سے زیادہ تر دل برداشتہ ہو کر ہمت ہار بیٹھے۔ بیسویں صدی کے شروع میں ایسے ہی ایک ذی علم مسلمان نے لکھنؤ میں ایک نسواں اسکول کھولا تو ان کے خلاف سخت باتیں کہی گئیں اور مشورہ دیا گیا کہ ایسے آدمی کے جنازہ میں مسلمانوں کو شرکت نہ کرنی چاہئے۔

(جاری)

علم سے محبت

مصنف: پروفیسر جمال نصرت
صفحات: 192۔ قیمت: 300۔ سنہ اشاعت: 2023
مطبع: نعمانی پریس لکھنؤ
مبصر: غلام علی اخضر
مصنف کا نمبر: 7355962950

زیر نظر کتاب 'علم سے محبت' سائنسی اور سماجی علوم سے متعلق ہے۔ اس میں مصنف کے قریب 75 مضامین جو سائنس اور دیگر ابتدائی جانکاری کے تعلق سے ضروری ہوتے ہیں؛ کو شامل کیا گیا ہے۔ اس کتاب کی اہمیت اور افادیت کے پیش نظر فخر الدین علی احمد میموریل کمیٹی حکومت اتر پردیش نے اپنا مالی تعاون دے کر شائع کرایا۔ کتاب میں شامل سارے مضامین لکھنؤ سے نکلنے والے روزنامہ آگ کے اتوار ایڈیشن کے صفحے کا حصہ رہے ہیں جو بلاناغہ چار سال تک شائع ہوئے ہیں۔ امید کی جا سکتی ہے کہ اس کتاب کا دوسرا حصہ بھی جلد ہی شائع ہو سکے گا۔

پروفیسر جمال نصرت پیشے سے انجینئر ہیں اور اتر پردیش کے محکمۂ آبپاشی کے اعلیٰ عہدے سپرن ٹینڈنگ انجینئر سے 2006 میں سبکدوش ہوئے ہیں۔ ملازمت کے آخری دور میں انھیں محکمے کے افسران کی تربیت اور ان کی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لیے بنائے گئے واٹر اینڈ لینڈ مینجمنٹ انسٹی ٹیوٹ لکھنؤ میں تعینات کیا گیا اور یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کے ذریعے منعقدہ امتحان پاس کرنے کے بعد انھیں پروفیسر کے عہدے پر بحال کیا گیا۔ اس سے قبل وہ ولڈ بینک کی نئی تکنیک اور بعد میں انڈو ڈچ کے ٹیوب ویل بنانے کے پروجیکٹ سے منسلک رہے ہیں۔ ملازمت کے ابتدائی دور میں رام گنگا ندی پر بجلی بنانے اور نہروں میں پانی دینے کے اہم پروجیکٹ سے بھی منسلک رہے۔ اس دوران اردو سے محبت کے سبب ان کا قلم چلتا رہا اور وہ اردو میں سائنس کے تعلق سے مضامین پیش کرتے رہے جن میں چند ماہنامہ اردو سائنس اور ماہنامہ اردو دنیا وغیرہ میں شائع ہوئے۔

اب تک پروفیسر جمال نصرت کی ۱۰ کتابیں منظر عام پر آ چکی ہیں۔ جن میں پانی، ماحولیات، آگ، ہوا، جنگل، زمین وغیرہ کو اہمیت کے پیش نظر موضوع بنایا گیا ہے۔ ان کو کل اردو ہندی کمیٹی کا ایوارڈ، بہار اردو اکیڈمی سے 'مولانا سلیمان ندوی ایوارڈ، کبیر سمان، راجیش وری دیوی ایوارڈ کے علاوہ ان کی مجموعی سائنسی خدمات پر اتر پردیش کا اردو اکیڈمی خصوصی شناختی ایوارڈ سے سرفراز کیا گیا۔ یوں مصنف کی پانی کے تعلق سے کتاب 'پانی کی تلاش' ہندی کے تین ایڈیشن اور انگریزی زبان میں انبیاء کرام کے تعلق سے 'دی 29 پروفیٹس' منظر عام پر آ کر مقبول ہو چکی ہے۔ اس کے علاوہ بھی تین اردو کتابیں: قلب مضطر، دار فانی سے کامیاب آئے اور غالب اردو اور ہندوستان اور ایک کتاب انگریزی میں All Round Development of Nation بھی مرتب کی ہیں۔

قارئین کی افادیت کے لیے یہاں زیر نظر کتاب سے کچھ عناوین کی فہرست پیش ہے:

پانی۔۱، پانی۔۲، پینے کا پانی، پانی پر محاورے، پانی کی اہمیت اور تحفظ، مستقبل اور پانی، ہوا، ہوائیں کیوں چلیں، ہوا کی قسمیں، جنگل، جنگل: اہمیت، درخت سازی، سیارے اور ہم، زمین، زمین اور ہم، یہ زمین کیسی ہے، کس زمین پر کیا کام؟، آلودگیاں اور وبال، ہوا کی آلودگی، زمین کی آلودگی، پانی اور آواز کی آلودگی، صنعتی اور حرارتی آلودگیاں، سمندری، نیوکلیائی اور اسپتالی آلودگیاں، توانائی، موسم، سنبھالیں جہان کو، گرم ہونا دنیا کا، ماحولیاتی گرمی کے اثرات، بجلی کے استعمال میں ذہانت ضروری، ہوں گے تو سب ہی برباد، آبادی، پیداوار اور کاشتکار، پلاسٹک کا بم، سر سلامت ہے تو دیوار بھی دروازہ ہے، دنیا کی آخری اسٹیج کا علاج: محبت، عنصر ہیں 118، بجلی بنانا اور بچانا، پانی کی ٹنکیاں، منعکس (Reflection)، آئینہ، پرزم (Prism)، مقناطیس (Magnet)، مقناطیس کی اہمیت، مقناطیس کا استعمال۔

انمضامین کی زبان آسان اور سلیس ہے۔ تکنیکی الفاظ کو بوجھل بنانے کی بجائے اسے عام فہم رائج زبان میں ہی لکھا گیا ہے۔ جیسے تھرمامیٹر، ڈگری، پریشر، مالیکیول، پول، گرین ہاؤس، گیس وغیرہ۔

پروفیسر جمال نصرت کے مرحوم والد وجاہت علی سندیلوی مجاہد آزادی اور مجاہد اردو کے نام سے یاد کیے جاتے ہیں۔ پروفیسر نصرت کو ورثے میں اردو زبان سے محبت اور لکھنے کا انداز ملا ہے۔

کتاب کا انتساب اردو کی معروف ادیبہ اودھ سمان، اودھ رتن سمان، یش بھارتی اور ساہتیہ اکیڈمی انعام یافتہ اپنی چھوٹی بہن ڈاکٹر صبیحہ انور کے نام کیا ہے جو افسانوی ادب میں اپنی شناخت رکھتی ہیں۔ بات انتساب کی آئی ہے تو یہ واضح کر دوں کہ انتساب ایک ایسی چیز ہے جو کبھی بدلتا نہیں جب کسی کے نام کر دیا تو وہ ہمیشہ کے لیے ہو گیا۔ کئی بار لوگ اسے بدل دیتے ہیں جو کہ غلط ہے۔ یہ ایک طرح کا تحفہ ہے جو دے دیا تو دے دیا چہ جائے کہ بعد میں اس سے دشمنی ہو جائے۔

'اپنی بات' میں مصنف نے اردو کے سلسلے میں لکھا ہے کہ اردو میں اپنی بات کہنا اور اس کا سمجھنا آسان ہے۔ یہ دوسری زبانوں کو اپنے اندر جذب کرنے کی صلاحیت اور ہنر بھی رکھتی ہے۔ جب کوئی لفظ اردو میں آتا ہے تو اس طرح اس میں سما جاتا کہ اسی کا ہو کر خوبصورتی دکھاتا ہے۔ جیسے تکنیک، اسکولوں، کاپیاں، ریل وغیرہ۔ اردو کے سلسلے میں درج ہے کہ اس کے اہم مرکز چاندنی چوک [جامع مسجد] سے منسلک اہم کتب خانے بے رونق ہو رہے ہیں اور کچھ ختم ہو چکے ہیں اور ان کی جگہ کباب، بریانی اور نہاری کی دوکانیں قائم ہیں اور نئی کھل رہی ہیں۔ اس میں پروفیسر اسلم پرویز کے حوالے سے ایک واقعہ بھی درج ہے جو علم سے بیزاری کا ثبوت پیش کرتا ہے۔ اردو کے تعلق اور اس کی اہمیت کے سلسلے میں وجاہت علی سندیلوی کی نظم کا یہ حصہ درج کیا گیا ہے:

تو کوثر و گنگا کا اک سنگم بنی/ تو قوم کا ایک رشتۂ محکم بنی/ خاشاک پر اک شعلہ برہم بنی/ تو چاک گل کے واسطے مرہم بنی/ تو جنگ آزادی کا اک پرچم بنی/ اردو زباں پیاری زباں اپنی زباں۔

جہاں اس کتاب میں علم طبعیات کے فارمولے سمجھائے گئے ہیں تو وہیں ان کی مدد سے غسل خانے اور باورچی خانے میں استعمال ہونے والی اشیا کے تعلق سے سائنسی تکنیک کو بھی واضح کیا گیا ہے۔ اسی طرح عام دھات جیسے لوہا، سونا، چاندی، تانبہ، المونیم اور پارہ جو ہماری زندگی میں بہت اہم ہیں کی خصوصیات عام بول چال میں بہت خوب صورتی سے بتایا گیا ہے۔ اس کتاب میں زمین، چاند، تارے، موسم، سمندر، روشنی، بجلی، ہوا، جنگل وغیرہ کو بھی سائنسی نقطۂ نظر سے سمجھاتے ہوئے پیش کیا گیا ہے۔

مصنف کا پانی سے خصوصی تعلق رہا ہے کیوں کہ قریب ۳۸/۳۷ سال اسی سے جڑے رہے ہیں تو بہت سے مضامین پانی کے تعلق سے بھی شامل ہیں جیسے پانی کیسا ہو، پینے کے پانی کی خصوصیات، پانی بچانا، پانی کتنا ہے، کہاں ہے، وغیرہ کو تفصیل سے کتاب کا حصہ بنایا گیا ہے۔ آبادی، کورونا، ریاضی، پلاسٹک، زہر، کوئلہ کے سلسلے کی عام معلومات کو بھی شامل کیا گیا ہے۔

کل ملا کر یہ کتاب عام ضروریات اور معلومات کے سلسلے سے کافی دلچسپ اور اہم ہے۔ امید کی جا سکتی ہے کہ ان کی گذشتہ کتابیں پانی کی تلاش، ہمارا ماحول اور ہماری ذمیداری، دانہ پانی سے بھی زیادہ اس کتاب کو مقبولیت حاصل ہوگی۔ ایک چیز جو اس کتاب کو لے کر ہمیں کھٹکتی ہے وہ ہے اس کا نام۔ ایسا لگتا ہے کہ کتاب کا تعلق سائنس سے نہیں بلکہ علم کی اہمیت و افادیت سے ہے۔ امید ہے کہ اردو داں طبقہ سائنسی معلومات کے لیے اس کتاب کو پڑھنے کی زحمت فرمائیں گے۔

□□

غزل

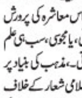

عمران راقم
9163916117

وفا کے دیپ جلاؤ کہ دل نثار کروں
کچھ ایسا کرکے دکھاؤ کہ دل نثار کروں
نظر نظر سے ملاؤ کہ دل نثار کروں
کبھی تو دل میں سماؤ کہ دل نثار کروں
قرار دل کو نہیں فاصلے سے ملتا ہے
مرے قریب تو آؤ کہ دل نثار کروں
ہر ایک پل ہی تمہاری تلاش ہو مجھکو
کچھ ایسا تیر چلاؤ کہ دل نثار کروں
یہی لگے کہ حقیقت ہے اور کچھ بھی نہیں
کچھ ایسے خواب دکھاؤ کہ دل نثار کروں
کبھی بھی ساتھ نہ میرا حبیب چھوڑو گے
یہ دل سے وعدہ نبھاؤ کہ دل نثار کروں
ہر ایک لمحہ خوشی سے مرا خیال رکھو
مرے وہ ناز اٹھاؤ کہ دل نثار کروں
خیال و خواب میں جس کا نہیں تصور ہو
وہ اپنا رقص دکھاؤ کہ دل نثار کروں
نظر لگے نہ زمانے کی پھر کبھی مجھکو
مجھی سے مجھکو چراؤ کہ دل نثار کروں
زمین و آسماں تارے ہوں میری مٹھی میں
نصیب ایسا جگاؤ کہ دل نثار کروں
کبھی ہو کاش یہ راقم لبوں کے پھولوں سے
ذرا سا مجھکو سجاؤ کہ دل نثار کروں

رانچی میں ایک بار پھر کانگریس اور بی جے پی میں سیدھا مقابلہ ہوگا

رانچی، 17 اپریل (یو این آئی) جھارکھنڈ میں رانچی لوک سبھا سیٹ میں تین اضلاع سرائیکیلا-کھرساواں، لوہردگا اور رانچی ضلع کے چھ اسمبلی حلقے ہیں۔ انڈیا اتحاد میں رانچی کی سیٹ ایک بار پھر کانگریس کے کھاتے میں گئی ہے۔ رانچی کو کانگریس کی روایتی سیٹ سمجھا جاتا ہے۔ اس سیٹ پر شروع میں کانگریس کا دبدبہ تھا لیکن حالیہ انتخابات میں بی جے پی کا اثر بڑھ رہا ہے۔ گزشتہ دو بار سے اس سیٹ پر بی جے پی کا قبضہ رہا ہے۔ کانگریس کی جانب سے سابق مرکزی وزیر سبودھ کانت سہائے یا ان کی بیٹی، سابق ایم پی رام ٹہل چودھری اور وزیر بنا گپتا میں سے کسی ایک کو امیدوار بنائے جانے کی خبر ہے۔ وہیں بی جے پی کے سنجے سیٹھ مسلسل دوسری بار انتخابی میدان میں ہیں۔ رانچی لوک سبھا حلقہ 1952 میں وجود میں آیا۔ پہلے کانگریس اور بی جے پی کا غلبہ تھا۔ 2004 اور 2009 میں کانگریس نے کامیابی حاصل کی، باقی وقت بی جے پی کا قبضہ رہا۔ بی جے پی نے رانچی سیٹ چھ بار (1991، 1996، 1998، 1999، 2014، 2019) جیتی۔ جب کہ کانگریس نے 6 مرتبہ (1952، 1967، 1971، 1989، 2004، 2009) میں جیت حاصل کی اور ایک بار 1962 میں آزاد امیدوار نے کامیابی حاصل کی۔

پنجاب میں کسانوں کی تحریک جاری

پٹریوں پر احتجاج کے سبب کئی ٹرینیں متاثر

سرحد پر قومی شاہراہ کو جام کی وجہ سے مسافروں کو پریشانی کا سامنا، غیر قانونی طور پر حراست میں لئے گئے بے قصور کسان نوجوانوں کو رہا کرنے کا مطالبہ

چنڈی گڑھ: (ایجنسی) پنجاب میں کسانوں کی تحریک جاری ہے اور بدھ کو کسان ریاست کے شمبھو ریلوے اسٹیشن پر ریلوے ٹریک پر بیٹھ گئے، جس سے کم از کم 35 ٹرینوں کی آمد و رفت متاثر ہوئی۔ خیال رہے کہ کسانوں نے 13 فروری سے مرکز کی جانب سے کم از کم امدادی قیمت سمیت دیگر مطالبات پر شمبھو کے نزدیک بین ریاستی سرحد پر قومی شاہراہ کو جام کر رکھا ہے۔ کسانوں نے دہلی-جالندھر-جموں ریل روٹ بلاک کرنے کی وجہ سے کئی ٹرینوں کی آمد و رفت میں خلل پڑا ہے۔ ان میں دہلی سے پنجاب اور جموں جانے والی شتابدی، وندے بھارت اور راجدھانی ایکسپریس سمیت کئی دیگر ایکسپریس اور مسافر ٹرینیں متاثر ہوئی ہیں۔ کچھ ٹرینوں کے روٹس کا رخ موڑ دیا گیا ہے جبکہ کچھ ٹرینوں کو بھی منسوخ کرنا پڑا ہے۔ کسانوں کے اس احتجاج سے مسافروں کو پریشانی کا سامنا ہے۔

شمبھو ریلوے اسٹیشن پر ناراض کسانوں کی طرف سے دہلی-جالندھر-جموں ریلوے روٹ بند کرنے کی وجہ سے اس کا سب سے زیادہ اثر امبالہ ریلوے اسٹیشن پر پڑا ہے۔ کسانوں کے احتجاج کے پیش نظر ریلوے نے 11 ٹرینیں منسوخ کر دی ہیں۔ 19 ٹرینوں کے روٹس تبدیل کیے گئے ہیں۔ کسانوں کی اس کارروائی کی وجہ سے امبالہ ریلوے اسٹیشن پر مسافروں کا رش ہے۔ ٹرین میں سفر کرنے والے مسافروں کو کافی پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ مظاہرین بدھ کو جب ریلوے ٹریک کو بلاک کرنے کے لیے آگے بڑھ رہے تھے تو پولیس نے انہیں روکنے کی کوشش کی اور ان کے درمیان جھڑپ ہوگئی۔ بیریکیڈنگ توڑ کر وہ ٹریک پر بیٹھ گئے۔ مظاہرین گرفتار شدہ تین کسانوں کی رہائی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ گزشتہ روز گرفتار نودیپ جلبیرا کے والد جے سنگھ نے لوگوں سے غیر قانونی طور پر حراست میں لئے گئے بے قصور کسان نوجوانوں کو رہا کرنے اور حکومت پر دباؤ بنانے کے لئے ریلوے ٹریک پر جام لگانے کے لیے زیادہ سے زیادہ تعداد میں پہنچنے کی اپیل کی تھی۔ شمبھو قومی راجدھانی دہلی سے ہوتے ہوئے پنجاب کا داخلی دروازہ ہے۔

بی جے پی کی کوئی گارنٹی قابل بھروسہ نہیں وہ صرف فسادات گارنٹی پر عمل کرتی ہے: ممتا بنرجی

کلکتہ 17 اپریل (یو این آئی) وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے آج لوک سبھا انتخابات کیلئے بی جے پی کے منشور کی سخت تنقید کرتے ہوئے کہا کہ ان کی کوئی بھی ضمانت قابل عمل نہیں ان کی صرف ایک ہی ضمانت قابل عمل ہے وہ فرقہ وارانہ فسادات کی ہے آسام میں ایک انتخابی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے، ترنمول کانگریس کی سربراہ نے کہا کہ انہیں یقین نہیں ہے کہ وزیر اعظم مودی کسی کے لیے کچھ بھی کریں گے۔ دریں اثنا بی جے پی نے دعویٰ کیا کہ بنرجی نے اپنے ایکس پوسٹ کے ساتھ رام نومی کے تہوار کی توہین کی ہے۔ ممتا بنرجی نے وعدہ کیا کہ شہریت (ترمیمی) ایکٹ اور این آر سی کو مغربی بنگال میں نافذ نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے بی جے پی حکومت پر الزام عائد کیا کہ وہ ملک کو "حراستی کیمپ" میں تبدیل کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہم جیت گئے تو ہم ریاست میں این آر سی اور سی اے اے کو نافذ نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ یہ انتخاب انتہائی خوفناک ہے۔ ملک کو حراستی کیمپ میں تبدیل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ میں نے اس سے پہلے کبھی ایسا سیاہ اور کرپٹ الیکشن نہیں دیکھا۔ ممتا بنرجی نے بی جے پی حکومت کو جملے باز پارٹی قرار دیتے ہوئے کہا کہ فساد ان کی (مودی حکومت) کی واحد ضمانت ہے۔ مجھے یقین نہیں ہے کہ مودی کسی کے لیے کچھ کریں گے۔ یہ حکومت ایک جملے باز حکومت ہے۔ میں کسی دھمکی سے نہیں ڈرتی۔ بی جے پی نے گزشتہ ہفتے اپنے منشور میں وعدہ کیا تھا کہ وہ پورے ملک میں سی اے اے اور یکساں سول کوڈ کو نافذ کرے گی۔ دریں اثنا بی جے پی لیڈر سدھانشو ترویدی نے کہا کہ ممتا بنرجی نے ایکس ہینڈل پر امن برقرار رکھنے کا پیغام دیا جس سے رام نومی کی توہین ہوئی ہے۔ جب پورا ہندوستان اور دنیا رام نومی منا رہی ہے، انڈیا اتحاد کے رہنما ہندوستان اور اس کی ثقافت کی تذلیل کرنے سے گریز نہیں کر رہے ہیں۔ مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ کر کے امن برقرار رکھنے کی اپیل کی ہے۔ یہ توہین آمیز ہے۔ رام نومی کا تہوار، دوسرے مذہبی مواقع کی طرح، آپ (ممتا بنرجی) نے امن کا پیغام دیا ہے۔ لیکن یہاں آپ امن برقرار رکھنے کے لیے کہہ رہے ہیں۔ ایسا کر کے، آپ ہندوستانیوں کو نیچا دکھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

رام نومی کے نام پر بنگال میں بی جے پی اور ترنمول کانگریس میں مقابلہ آرائی

کلکتہ 17 اپریل (یو این آئی) مغربی بنگال کے تمام 42 حلقوں میں رام نومی کی تقریبات کا اہتمام کیا ہے۔ اس سے قبل وزیر اعظم نریندر مودی منگل کو شمالی بنگال کے بالورگھاٹ اور رائے گنج میں انتخابی ریلیوں سے خطاب کیا۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ اس مرتبہ رام نومی بہت زیادہ اہم ہے۔ کیونکہ یہ پہلا موقع ہے کہ رام نومی ہو رہی ہے اور رام للا ایودھیا کے شاندار مندر میں موجود ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ ترنمول نے ہمیشہ رام نومی کو منانے میں ہر ممکن حد تک رکاوٹ ڈالی ہے۔ طرح طرح کی سازشیں کی ہیں۔ لیکن سچ جیت گیا۔ عدالت کے فیصلے کے مطابق رام نومی کل (بدھ) پوری توانائی اور عقیدت کے ساتھ منائی جائے گی۔ وشو ہندو پریشد نے ریاست میں 7 اپریل سے ہی رام نومی منانا شروع کر دیا ہے۔ ایودھیا میں رام للا کی مورتی کی تنصیب کے بعد وشو ہندو پریشد نے پورے ملک میں اس تہوار کو ایک نیا نام دیا۔ راما ہوتسو۔ انتخابات کے درمیان بھی پورے ملک میں ایک مدت کے لیے مہوتسو منانے کا پروگرام ہے۔ لیکن بدھ کے روز رام نومی کے دن، ریاست کے تمام 42 حلقوں میں بی جے پی امیدواروں نے دن بھر کی رام نومی کی تقریبات کو اپنی انتخابی مہم کا حصہ بنایا ہے۔ بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ ایودھیا میں رام مندر کا افتتاح بی جے پی کے لیے انتخابی مسائل میں سے ایک بن جائے گا۔ جیسا کہ انتخابی مہم میں دیکھا گیا، کشمیر میں دفعہ 370 کی منسوخی کے ساتھ ساتھ رام مندر کی تعمیر کو بھی مودی حکومت کی کارنامہ قرار دیا جا رہا ہے۔ ایودھیا میں بدھ کو رام چندر کا سوریا تلک تہوار منایا جا رہا ہے۔ اسے بھی براہ راست نشر کیا گیا ہے۔ بدھ کو مودی نے آسام کے نلباڑی میں انتخابی مہم چلائی۔ ایک تصویر میں مودی جہاز پر بیٹھ کر ڈیجیٹل میڈیا کے ذریعے ایودھیا تقریب کا لائیو ٹیلی کاسٹ دیکھ رہے ہیں۔ اس دوران ریاستی اپوزیشن لیڈر شوبھندو ادھیکاری اور بی جے پی کے ریاستی صدر سوکانت مجمدار رام نومی منانے سڑک پر اتر آئے ہیں۔ ہر لوک سبھا حلقہ میں دن بھر مختلف پروگرام چلائے گئے۔ منگل کی شب اعلان کیا گیا کہ امیدوار ایک کے بعد ایک پروگرام میں شرکت کریں گے۔ دلیپ گھوش رام نومی منانے میں بی جے پی لیڈروں میں سب سے زیادہ پرجوش تھے۔ بی جے پی کے سابق ریاستی صدر اس مرتبہ بردوان درگاپور سیٹ سے امیدوار ہیں۔ رام نومی تک انتظار کرنے کے بجائے، انہوں نے منگل سے ہی الگ انداز میں ہیں۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ "رام ہندوستان کی روح ہے۔ اس کی عبادت روزانہ ہوتی ہے۔ لیکن رام نوامی تہوار منانے کی ایک الگ اہمیت ہے۔ چونکہ میں ایک دن میں ہر جگہ نہیں جا سکتا اس لیے میں نے اسے دو تین دن میں تقسیم کر دیا ہے۔ مغربی بنگال حکومت نے اس سال رام نومی کے دن عام تعطیل کا اعلان کیا ہے۔ اسی لیے بی جے پی محتاط ہے کہ رام نومی پر سیاست کا فائدہ ترنمول کانگریس کو نہ ہو جائے۔

کانگریس نے غربت ختم کرنے کیلئے 10 ضمانتیں دی ہیں

چنڈی گڑھ، 17 اپریل (یو این آئی) کانگریس جنرل سکریٹری کماری شیلجا نے کہا کہ کانگریس نے اپنے منشور میں غربت کے خاتمے کے لیے 10 ضمانتیں دی ہیں محترمہ شیلجا نے بدھ کو میڈیا کو جاری ایک بیان میں کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) غربت کو ختم کرنے کا دعویٰ تو کر رہی ہے، لیکن حالات پہلے سے بدتر ہیں بی جے پی اپنے منشور میں غریبوں کی خدمت کی بات تو کرتی ہے، لیکن غربت ختم کرنے کے معاملے پر خاموش ہے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس نے اپنے انتخابی منشور میں غربت ختم کرنے کے لیے 10 ضمانتیں دی ہیں، جب تک غریبوں کی ترقی نہیں ہوگی، ملک ترقی نہیں کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ مہالکشمی یوجنا کے تحت ہر غریب گھرانے کی ایک خاتون کے کھاتے میں براہ راست 8500 روپے ہر ماہ ڈالے جائیں گے۔

اگر کشمیر میں ترقی اور خوشحالی آئی ہے تو بی جے پی اپنے اُمیدوار میدان میں کیوں نہیں اُتارتی: عمر عبداللہ

سری نگر، 17 اپریل (یو این آئی) جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس کے نائب صدر عمر عبداللہ نے بدھ کے روز کہا کہ آنے والے پارلیمانی انتخابات میں بہت ساری جماعتیں میدان میں ہونگی اور ہر کوئی جماعت یہاں کے عوام کی نمائندگی کرنے کے دعوے کرے گی انہوں نے کہا کہ جن لوگوں نے بھاجپا کو ایک بار نہیں بلکہ دو بار یہاں لاکر حکومت کرنے کا موقعہ فراہم کیا وہ بھی آج دوبارہ یہاں کے عوام کے احساسات اور جذبات کی ترجمانی کرنے فریبی نعرے دیں گے لیکن یہاں کے عوام کو ووٹ ڈالنے سے پہلے اس بات پر غور و فکر کرنا ہوگا کہ اگر وہ کسی جماعت کو ووٹ ڈالیں گے تو اس کا آگے جا کر کیا اثر پڑے گا۔ ان باتوں کا اظہار نیشنل کانفرنس نائب صدر عمر عبداللہ نے آج اننت ناگ راجوری کیلئے پارٹی اُمیدوار میاں الطاف احمد کیلئے انتخابی مہم کے دوران لارنو کوکرناگ اننت ناگ میں ایک عوامی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ عمر عبداللہ نے کہا کہ "اننت ناگ راجوری پارلیمانی حلقہ انتخاب کیلئے 7 مئی ووٹ ڈالنے کا دن ہے، میدان اُمیدوار میں کئی سارے ہونگے، اس عرصے میں عوام کو سارے اُمیدواروں کو سُننا ہے، تولنا ہے، پرکھنا ہے اور پھر فیصلہ کرنا ہے کہ سب سے بہترین اُمیدوار کون ہو سکتا ہے۔ اس دوران طرح طرح کی باتیں ہونگی، طرح طرح کی سازشیں رچائی جائیں گی اور طرح طرح کے دعوے بھی کئے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اس نشست پر اُمیدواں کی کوئی کمی نہیں ہے، لیکن اگر آپ تمام اُمیدواروں کی طرف دیکھیں گے، اُن کے کردار، بولنے کے انداز، لوگوں کیساتھ تال میل بنانے کے طریقے، اُن کیساتھ کون سے جماعت کھڑی ہے اور اُس جماعت نے ماضی میں یہاں کے عوام کیساتھ کیا سلوک کیا ہے، تو آپ اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ اس حلقہ انتخاب کی نمائندگی کیلئے میاں الطاف احمد صاحب جیسا دوسرا اُمیدوار نہیں ہے۔" اُن کا مزید کہنا تھا کہ اننت ناگ راجوری ایسی نشست ہے، جو پہاڑ کے اُس پار بھی ہے اور اس پار بھی اور میاں الطاف احمد آپ کو واحد نمائندے ملیں گے جو دونوں طرف کے لوگوں کی نمائندگی کر سکتے ہیں۔ عمر عبداللہ نے عوام کو ہوشیار کیا اور کہا کہ بھاجپا وادی میں میدان میں نہیں ہے لیکن یہاں اُس کی پراکسیوں کو ووٹ ڈالنا بھاجپا کو ووٹ ڈالنے کے مترادف ہوگا اور اس کیلئے ہمیں اے، بی، سی اور ڈی ٹیموں کے حربوں میں نہیں آنا ہے۔ این سی نائب صدر نے کہا کہ گذشتہ دنوں وزیر اعظم نے ادھمپور میں تقریر کی اور کہا کہ دفعہ 370 کے خاتمے کے بعد اب جموں و کشمیر کا نیا مستقبل شروع ہوا ہے اور اس سے پہلے یہاں کوئی کام نہیں ہوا تھا۔ ہم اُن کو اپنے کام نہیں گنوائیں گے لیکن اتنا ضروری کہیں گے کہ دفعہ 370 کی بدولت ہی جموں و کشمیر کے عوام کو زمینوں پر مالکانہ حقوق حاصل ہوئے، اسی دفعہ کی بدولت ہی یہاں ملک میں غربت سب سے کم ہے، ہمارے یہاں پریشانیاں ہیں لیکن 30 سالہ خراب حالات اور ملی ٹنسی کے باوجود یہاں کوئی فاقہ کشی سے نہیں مرا، یہ سب کچھ دفعہ 370 کی دین ہے۔

منی پور: کوکی تنظیم کی اپنے اراکین کو لوک سبھا انتخابات میں ووٹنگ سے دور رہنے کی ہدایت

امپھال (ایجنسی) کوکی-زومی قبائل کی سب سے بڑی تنظیم کوکی انپی صدر ہلز (کے آئی ایس ایچ) نے اپنے اراکین کو آئندہ لوک سبھا انتخابات میں ووٹنگ سے دور رہنے کی ہدایت کی ہے۔ کے آئی ایس ایچ نے ایک بیان میں واضح کیا ہے کہ لوک سبھا انتخابات میں ان کا نقطہ نظر الیکشن کا 'بائیکاٹ' کرنا نہیں ہے بلکہ 'ووٹ ڈالنے سے گریز' کا ہے۔ کے آئی ایس ایچ کے بیان میں کہا گیا ہے کہ 18 ویں لوک سبھا انتخابات میں کوکی زومی برادری کا کوئی امیدوار نہیں ہے۔ قبائلیوں کے لیے مختص بیرونی منی پور پارلیمانی حلقہ میں چار امیدواروں کے درمیان متفقہ امیدوار کا انتخاب کرنے کی کوشش کی گئی، مگر اتفاق رائے نہیں ہو سکا۔ لہٰذا کوکی انپی منی پور نے تمام اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ مل کر آئندہ انتخابات میں ووٹنگ سے دور رہنے کا متفقہ فیصلہ کیا ہے۔ واضح رہے کہ بیرونی منی پور لوک سبھا سیٹ کے لیے چار امیدوار ہیں، جن میں بی جے پی کی حمایت یافتہ ناگا پیپلز فرنٹ (این پی ایف) کے امیدوار کچوئی ٹموتھی جمک بھی شامل ہیں۔ اپوزیشن کانگریس کی قیادت میں انڈیا الائنس نے اس سیٹ پر الفریڈ کنگم ایس آرتھر کو میدان میں اتارا ہے۔ جمک اور آرتھر دونوں کا تعلق ناگا برادری سے ہے۔ اس سیٹ کے لیے دو آزاد امیدوار ایس کھوجان اور ایلیسن ابونمئی بھی میدان میں ہیں۔ منی پور میں دو مرحلوں میں 19 اپریل اور 26 اپریل کو ووٹنگ ہوگی۔

راجستھان: لوگ مودی حکومت کی کارگزاریاں نہیں سننا چاہتے ہیں وزیر اعلیٰ بھجن لال کے جلسہ سے اٹھ کر جانے لگے لوگ، ویڈیو وائرل

جے پور (ایجنسی) لوک سبھا انتخابات کے پیش نظر انتخابی مہم کے دوران ایک جانب وزیر اعظم مودی پورے ملک میں '400 پار' کا نعرہ لگاتے گھوم رہے ہیں تو دوسری جانب ان کی ہی پارٹی کی حکومت والی ریاست راجستھان میں لوگ ان کی کارگزاریاں تک سننے کے لیے تیار نظر نہیں آ رہے۔ اس کا ایک مظاہرہ گزشتہ اتوار کو ہوا جب وزیر اعلیٰ بھجن لال شرما جیسے ہی پی ایم مودی کی کارگزاریاں شمار کرانا شروع کرتے ہیں، لوگ جلسہ گاہ سے اٹھ کر جانے لگتے ہیں۔ اس کی ویڈیو اب وائرل ہو رہی ہے۔ نیوز پورٹل 'اے بی پی' کے مطابق راجستھان کے وزیر اعلیٰ بھجن لال شرما کو اس وقت عجیب صورتحال کا سامنا کرنا پڑا جب لوگ ان کی انتخابی ریلی چھوڑ کر جانے لگے۔ لوگوں کو روکنے کے لیے اسٹیج پر بیٹھے لیڈران انہیں ہندو ہونے اور مہادیو کا بھگت ہونے تک کا واسطہ دینے لگے۔ اس کی ویڈیو سوشل میڈیا پر کافی وائرل ہو رہی ہے۔ اس ویڈیو کو شیئر کرتے ہوئے ریاستی کانگریس کمیٹی کے صدر گووند سنگھ ڈوٹاسرا نے کہا ہے کہ یہ ویڈیو گزشتہ 10 سالوں میں بی جے پی کی بدعنوانی کو بے نقاب کرنے کے لیے کافی ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ عوام بی جے پی سے ناراض ہے اور ان انتخابات میں اسے اقتدار سے ہٹانے کے لیے تیار ہے۔ خبروں کے مطابق گزشتہ اتوار (15 اپریل 2024) کو وزیر اعلیٰ بھجن لال شرما بی جے پی امیدوار اندو دیوی جاٹو کی حمایت میں دھولپور میں ایک انتخابی جلسے سے خطاب کرنے پہنچے تھے۔ اس دوران انہوں نے گزشتہ 10 سالوں میں ہونے والے ترقیاتی کاموں کا ذکر کرنا شروع کیا اور کہا کہ کام کیا ہے اور کام کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ بدعنوانی میں ملوث افراد کو بخشا نہیں جائے گا۔ کچھ سلاخوں کے پیچھے ہیں اور باقی زیر تفتیش ہیں۔ اسی کے ساتھ انہوں نے مودی کی ترقی کی گارنٹی کا بھی نعرہ لگایا لیکن عین اسی وقت کچھ لوگ جلسہ گاہ سے اٹھ کر جانے لگے۔ تقریر کے درمیان جب لوگ اٹھ کر جانے لگے تو وزیر اعلیٰ بھجن لال شرما نے اسٹیج سے لوگوں کو ہندو ہونے کا خیال دلانے لگے۔ انہوں نے کہا کہ اگر آپ ہندو ہیں اور مہادیو کے بھگت ہیں تو بیٹھ جائیں۔ وزیر اعلیٰ بھجن لال شرما اور دیگر لیڈران کے اس اعلان سے کچھ لوگ رکتے ضرور نظر آئے مگر یہ اعلان سن کر سب مسکرانے ضرور لگے تھے۔

آئین ریزرویشن، تعلیم اور سانس لینے کی گارنٹی ہے، بی جے پی اسے بدلنے کی بات کرتی ہے: منوج جھا

پٹنہ (ایجنسی) وزیر اعظم نریندر مودی نے گیا میں ایک جلسۂ عام میں آئین کو تبدیل کرنے کے اپوزیشن کے الزام کا جواب دیتے ہوئے کہا تھا کہ چاہے بابا صاحب خود آ جائیں، آئین نہیں بدلا جا سکتا۔ اس پر ایک دن بعد ہی یعنی کہ بدھ کو آر جے ڈی کے راجیہ سبھا رکن منوج جھا نے جواب دیتے ہوئے کہا ہے کہ بی جے پی آئین کو تبدیل کرنے کی بات کرتی ہے۔

پٹنہ میں ایک پریس کانفرنس میں انہوں نے کہا کہ آئین صرف کاغذ کا ایک ورق نہیں ہے بلکہ یہ ایک زندہ دستاویز ہے۔ انہوں نے کہا، "آئین ریزرویشن، تعلیم اور سانس لینے کی گارنٹی ہے، آپ اس آئین کو تبدیل کرنے کی بات کر رہے ہیں، یہ محض صفحات نہیں بلکہ زندہ دستاویز ہیں۔" منوج جھا نے آئین کو تبدیل کرنے کی بات پر بی جے پی پر تنقید کی اور کہا کہ وہ آئین کو تبدیل کرنے کی بات کرتے ہیں۔ جھا نے کہا کہ آئین میں ترمیم ہو سکتی ہے، آپ اسے تبدیل نہیں کر سکتے۔ انہوں نے کہا کہ موہن بھاگوت نے 9 سال پہلے آئین پر نظر ثانی کی بات کی تھی۔ یہ لوگ ریزرویشن ختم کرنے جا رہے ہیں۔ راجیہ سبھا کے رکن نے کہا کہ اگر یہ آئین نہیں رہے گا تو ملک نہیں رہے گا۔ آر جے ڈی کے لیڈر نے زور دے کر کہا کہ کچھ لوگ جو الیکشن لڑ رہے ہیں ہر روز کہتے ہیں کہ ہم آئین بدلیں گے۔ آپ کہتے ہیں کہ آپ آئین کو تبدیل کرنا چاہتے ہیں۔ آئین کیا ہے؟ یہ ریزرویشن کی گارنٹی ہے، تعلیم کی گارنٹی ہے، روزگار کی گارنٹی ہے۔ یہ آئین آپ کے بنیادی حقوق کا احترام کرتے ہوئے ترقی کی راہ پر سب کو ساتھ لے کر چلنے کا ضامن ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ وزیر اعظم مودی بڑی گارنٹی دے رہے ہیں، وہ اپنے لوگوں کو سمجھائیں۔

تمل ناڈو میں لوک سبھا انتخابات کی مہم ختم

بی جے پی کی اقتدار میں واپسی سے ملک کی سلامتی اور جمہوریت کا مستقبل خطرے میں پڑ جائے گا: اسٹالن

چنئی، 17 اپریل (یو این آئی) تمل ناڈو میں جمعہ کو ہونے والے پہلے مرحلہ کیلئے لوک سبھا انتخابات کی مہم بدھ کی شام کو ختم ہوگئی۔ 19 اپریل کو تمل ناڈو میں 39 پارلیمانی حلقوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقے پڈوچیری کی ایک نشست کے لیے ووٹنگ ہوگی۔ لوک سبھا سیٹوں کے ساتھ ساتھ، ولاوان کوڈ اسمبلی سیٹ پر بھی ضمنی انتخابات ہوں گے، جو کانگریس ایم ایل اے ایس وجے دھرانی کے استعفیٰ کے بعد خالی ہوئی تھی۔ مسز وجے دھرانی نے کانگریس پارٹی چھوڑ کر بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) میں شمولیت اختیار کی۔ جیسے ہی آج شام 6 بجے انتخابی مہم ختم ہوئی، امیدواروں نے گھر گھر جا کر ووٹروں کو راغب کرنے کی آخری کوشش کی۔ انتخابات میں حکمراں دراوڑ منیترا اکزگم (ڈی ایم کے) زیر قیادت سیکولر پروگریسو الائنس (ایس پی اے) اور اے آئی اے ڈی ایم کے اور اداکار و ہدایت کار سیمن کی نام تمیز ہر چی (این ٹی کے) کے ساتھ بی جے پی کے درمیان چہار رخی ...

ریاست بھر میں مہم چلائی۔ مسٹر ادے ندھی اسٹالن اپنی ہر انتخابی ریلی میں جہاں مرکز کو نشانہ بنایا، وہیں اپنے کٹر حریف اے آئی اے ڈی ایم کے کے خلاف بھی اتنے ہی جارحانہ اور جوابی حملے کیے۔ انہوں نے یہ کہتے ہوئے کہ الیکشن ایک نظریاتی جنگ ہے اور سوال یہ نہیں ہے کہ کس کو اقتدار میں آنا چاہیے بلکہ کسے اقتدار میں نہیں آنا چاہیے۔ مسٹر اسٹالن نے فاشسٹ بی جے پی حکومت کا تختہ الٹنے اور سیکولرٹی کے لئے انڈیا گروپ کی قیادت میں سیکولرازم، سماجی انصاف اور ...

سیلاب ریلیف، چنئی میٹرو اور دیگر پروجیکٹوں کے لیے فنڈز منظور نہ کرنے کا الزام لگایا۔ انہوں نے یہ بھی الزام لگایا کہ بی جے پی اپنے 10 سالہ دور حکومت میں اپنے انتخابی وعدوں کو پورا کرنے میں ناکام رہی ہے اور ایندھن و گھریلو گیس کی قیمتوں میں اضافہ میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ مرکز کی طرف سے ایل پی جی کی قیمتوں میں کمی کا حالیہ فیصلہ انتخابات کو ذہن میں رکھتے ہوئے ایک دھوکہ ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ آئین میں ترمیم کرنے اور ایک قوم، ایک لیڈر، ...

مودی حکومت آزاد ہندوستان کے سب سے بڑے گھوٹالے کو چھپانے کی کوشش کر رہی ہے

مودی حکومت نے مین اسٹریم میڈیا پر قبضہ کر لیا ھے جہاں دن رات مودی-مودی ہوتا رہتا ھے، اب مودی حکومت یوٹیوب چینل اور ڈیجیٹل پلیٹ فارم کو بند کرنے کی کوشش کر رہی ھے: سپریا شرینیت

نئی دہلی (ایجنسی) کانگریس نے الیکٹورل بانڈ گھوٹالہ سے متعلق سوشل میڈیا پوسٹس کو حذف کرنے سے متعلق الیکشن کمیشن کی ہدایت پر سخت اعتراض کیا ہے۔ کانگریس نے کہا ہے کہ مودی حکومت آزاد ہندوستان کے سب سے بڑے گھوٹالے کو چھپانے کی کوشش کر رہی ہے۔ نئی دہلی میں کانگریس صدر دفتر میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کانگریس ترجمان سپریا شرینیت نے کہا کہ سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' نے ایک خبر شیئر کرتے ہوئے بتایا کہ اسے الیکشن کمیشن کی جانب سے 4 ہینڈلس کے پوسٹ ڈیلیٹ کرنے کی ہدایت ملی ہے۔ اسی تعلق سے کانگریس نے اپنی ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ ایکس نے مذکورہ خبر شیئر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ہم اظہار رائے کی آزادی میں رکاوٹ نہیں ڈالنا چاہتے لیکن چونکہ ہمارے پاس یہ ہدایت آئی ہے اس لیے ایسا کرنا پڑا۔ سپریا شرینیت نے اس تعلق سے کہا کہ اگر کوئی شخص نفرت انگیز تقریر کر رہا ہے، مذہب کا استعمال کر رہا ہے یا کسی شخص کے خلاف نازیبا تبصرہ کر رہا ہے تو یہ یقیناً انتخابی ضابطۂ اخلاق کی خلاف ورزی ہے۔ الیکشن کمیشن کو ایسی ...

... ہے۔ بی جے پی الیکٹورل بانڈ اسکیم کے ذریعے وصولی کا ریکٹ چلا رہی تھی۔ اس کا مکمل خاکہ سب کے سامنے ہے۔ سوال یہ ہے کہ آخر الیکشن کمیشن کو الیکٹورل بانڈ کیوں قابل اعتراض لگا؟

کانگریس ترجمان نے کہا کہ مودی حکومت نے مین اسٹریم میڈیا ...

مسائل اٹھانے سے روک رہی ہے۔ مودی حکومت کی وزارت اطلاعات و نشریات نے فروری کے مہینے میں کسانوں کی تحریک کو دبانے کی کوشش کی۔ کسان تحریک کی حمایت کرنے والے ہرپال سنگھ سانگھا جیسے کسان لیڈروں کے سوشل میڈیا اکاؤنٹس بند کر دیے۔ اس کے ساتھ ہی کسانوں کی تحریک کی غیر جانبداری کے ساتھ کوریج کرنے والے صحافیوں کے ہینڈل بھی معطل کر دیے گئے۔ ابھی حال ہی میں یوٹیوب نے 'بولتا ہندوستان' چینل بند کر دیا اور دیگر چینلز کو نوٹس بھیجے گئے۔ وہیں اگر ای وی ایم جیسے موضوعات پر بات کی جاتی ہے تو ایسی ویڈیوز کا مونیٹائزیشن بند کر دیا جا رہا ہے۔ آج مودی حکومت کے سیاہ کارناموں کو بتانے والے ہر شخص کو ہراساں کیا جا رہا ہے۔ کانگریس کی ترجمان سپریا شرینیت نے اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا کہ مودی حکومت نے مین اسٹریم میڈیا پر قبضہ کر لیا ہے جہاں دن رات مودی-مودی ہوتا رہتا ہے۔ اب مودی حکومت یوٹیوب چینل اور ڈیجیٹل پلیٹ فارم کو بند کرنے کی کوشش کر رہی ہے کیونکہ وہاں قدم بوسی نہیں ہو پا رہی ہے۔ یہ ایسے وقت میں ہو رہا ہے جب مدراس ہائی ...

لالو پرساد خرابی صحت کے باوجود بیٹی روہنی کیلئے چلائیں گے انتخابی مہم

پٹنہ (ایجنسی) آر جے ڈی چیف لالو پرساد یادو خرابی صحت کی وجہ سے اب تک انتخابی تشہیر میں حصہ لیتے ہوئے دکھائی نہیں دیے ہیں۔ لیکن جلد ہی انہیں این ڈی اے اتحاد کے خلاف مہم چلاتے ہوئے دیکھا جائے گا۔ دراصل وہ اپنی بیٹی اور سارن لوک سبھا حلقہ سے انڈیا اتحاد کی امیدوار روہنی آچاریہ کے لیے انتخابی تشہیر کرنے والے ہیں اور اس کے لیے وہ آج پٹنہ سے چھپرہ کے لیے روانہ بھی ہو گئے ہیں۔ اب الیکشن تک وہ چھپرہ میں ہی کیمپ کریں گے تاکہ روہنی آچاریہ کی جیت کو یقینی بنا سکیں۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق لالو پرساد اپنی شریک حیات رابڑی دیوی کے ساتھ بدھ کے روز پٹنہ سے چھپرہ کے لیے روانہ ہوئے۔ آر جے ڈی لیڈران کا کہنا ہے کہ لالو پرساد آر جے ڈی امیدوار روہنی آچاریہ کی حمایت میں سارن میں روڈ شو کر سکتے ہیں۔ اس ...

لوک سبھا انتخابات سے پہلے بی جے پی کی بڑھی ٹینشن

راجپوت مہا پنچایت نے بائیکاٹ کا کیا اعلان

میرٹھ: 17 اپریل (پی این ایس) لوک سبھا انتخابات کا پہلا مرحلہ 19 اپریل کو ہونے جا رہا ہے۔ اس سے قبل راجپوت برادری نے بی جے پی کے تمام لیڈروں کا بائیکاٹ کر کے بی جے پی کے ٹینشن کو بڑھا دیا ہے۔ راجپوت برادری نے اتر پردیش میں میرٹھ ضلع کے کھیڑا گاؤں میں سوابھیمان مہا پنچایت کا انعقاد کیا، جس میں سماج کے لوگ بڑی تعداد میں جمع ہوئے۔ مہا پنچایت کے بعد بی جے پی کی مخالفت کرنے کا فیصلہ کیا گیا اور چیف منسٹر یوگی آدتیہ ناتھ کو چھوڑ کر دیگر لیڈروں کے بائیکاٹ کا اعلان کیا گیا۔ یہ بھی اعلان کیا گیا کہ جو امیدوار بی جے پی کے امیدوار کو ہرائے گا اسے ووٹ دیا جائے گا آپ کو بتا دیں کہ ہر سیاسی پارٹی اتر پردیش کے مغربی حصے کو جیتنے کے لیے اپنی حکمت عملی بنا رہی ہے۔ اس سے پہلے بھی مغربی اتر پردیش میں راجپوت برادری کئی بار بی جے پی کے خلاف پنچایت کر چکی ہے۔ میرٹھ ضلع کے سردھانا اسمبلی حلقہ کے کھیڑا گاؤں میں ایک مہا پنچایت منعقد ہوئی۔ یہ گاؤں مظفر نگر لوک سبھا حلقہ کے تحت آتا ہے۔ آپ کو بتاتے چلیں کہ راجپوت برادری نے اس مہا پنچایت کو بلا کر کئی مسائل اٹھائے ہیں۔ مہا پنچایت کا کہنا ہے کہ لوک سبھا انتخابات میں ٹکٹوں کی تقسیم میں ان سے نہیں پوچھا گیا۔ یہ مہا پنچایت بھی سماج میں پھیلی برائیوں کو دور کرنے کے لیے منعقد کی گئی تھی۔ مہا پنچایت کے فیصلے کے بارے میں پورن سنگھ نے میڈیا کو بتایا کہ پنچایتوں نے فیصلہ کیا ہے کہ لوک سبھا انتخابات میں بی جے پی کا بائیکاٹ کیا جائے گا۔ جو بھی سیاسی پارٹی سماج کو بڑھائے گی اور بی جے پی امیدوار کو ہرائے گی، راجپوت برادری کے ووٹ اسی پارٹی کو جائیں گے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ فی الحال یہ فیصلہ سہارنپور، مظفر نگر اور کیرانہ لوک سبھا سیٹوں کے حوالے سے لیا گیا ہے۔ اس موقع پر راجپوت برادری کے کئی مقررین نے ایک پارٹی کے امیدوار کی حمایت کی۔ پنچایت نے بی جے پی پر سرکاری اسکیموں کو نافذ نہ کرنے، بے روزگاری میں اضافہ، اگنیویر یوجنا اور سماج کی توہین کرنے کا الزام لگایا۔ تاہم، پنچایت نے کہا کہ اتر پردیش کے وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ کا بائیکاٹ نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ مرکزی بی جے پی قیادت کی طرف سے ان کی آواز نہیں سنی جا رہی ہے۔ مہا پنچایت کے دوران راجپوت برادری نے برادری کے دو سابق وزرائے اعظم وی پی سنگھ اور چندر شیکھر کا نام لیا اور پوچھا کہ انہیں اب تک بھارت رتن کیوں نہیں دیا گیا؟ مہا پنچایت میں حصہ لینے والے ببلی شرما نے کہا کہ 2013 میں ایک پنچایت ہوئی تھی جس نے بی جے پی کو آگے بڑھنے اور حکومت بنانے میں مدد کی لیکن بعد میں انہوں نے اعلی ذاتوں کو نظر انداز کیا۔ یہاں تک کہ نوجوانوں کے لیے نہ کوئی نوکری ہے اور نہ ہی کوئی کام کیا جا رہا ہے۔ لوگ اگنیویر یوجنا کے خلاف ہیں۔ اب یہ دھرتی بی جے پی کے زوال کا سبب بنے گی۔

زندگی میں مال و آل کے ہمراہ اعمال پر بھی توجہ دیں: مولانا سید ذکی حسن رضوی

علی گڑھ: گذشتہ روز سید جاوید احسن ابن سید عزیز احسن مرحوم کی روح کو اجر و ثواب کے لئے امامیہ ہال، نیشنل کالونی، امیر نشاں، علی گڑھ ایک مجلس سید الشہداء کا اہتمام کیا گیا۔ مجلس کا آغاز قرآن کریم کے سورۃ الرحمن کی تلاوت سے ہوا۔ سید دانش زیدی صاحب نے اپنی بہترین آواز، لب و لہجہ، مخصوص انداز اور لفظوں سے آہنگ مومنین کے دل و دماغ میں تصاویر کھینچتی سماں پیش کیا:

دامن میں ان آنکھوں کے فقط چند ہے آنسو
لیکن غم شبیرؑ کے پابند ہے آنسو
لے جاتی ہے یوں ان کو سنبھالے ہوئے زہراؑ
اس ماں کے لیے جیسے کے فرزند ہے آنسو

مجلس کو خطاب مولانا سید ذکی حسن رضوی صاحب قبلہ نے کیا۔ مولانا موصوف اپنی گفتگو کا آغاز سورۃ الاسراء کی آیات مبارکہ و شریفہ نمبر 71 و 72 سے کیا جس کا ترجمہ ہے "قیامت کا دن وہ ہوگا جب ہم ہر گروہ انسانی کو اس کے پیشوا کے ساتھ بلائیں گے اور اس کے بعد جن کا نامہ اعمال ان کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا وہ اپنے اعمال کو پڑھیں گے اور ان پر ریشہ برابر ظلم نہیں ہوگا۔ اور جو اس دنیا میں بھٹکا ہوا ہے وہ اس دنیا میں بھی بھٹکا ہوا رہے گا۔" مولانا ذکی صاحب اپنی گفتگو کو آیت کے مفہوم کی روشنی میں ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ایک انسان کی زندگی تین شئے کہ تعقب میں گزرتی ہے وہ ہے "مال، آل اور اعمال"۔ ان کی ضرورت، اہمیت، اور افادیت کو دنیا و آخرت اور مختصر و ابدی زندگی میں سمجھیں۔ اپنے علم، ہنر توانائی، وقت اور جدوجہد سے مال کماتا ہے، یہ دنیا میں ساتھ چھوڑ دیتا ہے، آل صرف قبر تک جاتا ہے، دفن کرو واپس آجاتا ہے لیکن اعمال ہی سب سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے کہ قبر کے حساب و کتاب سے لے کر آخرت تک، ابدی زندگی میں مددگار ثابت ہوگا جس پر ہماری توجہ کم ہوتی ہے۔ آیت کا ایک پہلو یہ بھی شامل ہے کہ ہر قوم اپنے امام کے ساتھ جمع ہوگی جس کے حکم پر دنیا میں چلتی رہی اور انہیں اس کے نام سے پکارا جائے گا کہ اے فلاں کے پیروکار! اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں بھی صالحین کو اپنا پیشوا بنانا چاہئے تاکہ قیامت میں انہیں کے ساتھ حشر ہو۔ مجلس کے اہتمام، انعقاد و انتظام میں اہم کردار ممتاز احسن صاحب کا رہا مرحوم کے بھائی ہیں۔

سبزیوں کی قیمتوں میں اضافے سے شہریوں کی مشکلات میں اضافہ

دیوبند: سبزیوں کی قیمتوں میں اضافے نے شہریوں کی مشکلات میں اضافہ کر دیا ہے، دکانداروں کی من مانی قیمتیں مصنوعی مہنگائی کا سبب بن رہی ہیں۔ تفصیلات کے مطابق دیوبند علاقہ میں غذائی اشیا کی قیمتوں میں اضافہ دیکھا جا رہا ہے اور سبزیاں اس میں سرفہرست ہیں۔ سبزیوں کی قیمتوں میں ہوش ربا اضافے نے عوام کو مشکلات کا شکار کر دیا ہے۔ منڈیوں سے شروع ہو کر دکانداروں نے سبزیوں کی قیمتوں میں 50 فیصد تک مصنوعی اضافہ کر رکھا ہے۔ ہولی سے قبل سبزیوں پر مہنگائی کا ایسا رنگ چڑھا ہے جو اترنے کا نام نہیں لے رہا ہے، دیگر سبزیوں کے مہنگی ہونے پر آلو ہی ایک عام شخص کا سہارا تھا لیکن آلو کی قیمتوں میں بھی اب روز بروز اضافہ دیکھنے کو مل رہا ہے، سبزی فروشوں کا کہنا ہے کہ اگست ماہ کے بعد ہی سبزیوں کی قیمت میں کمی آئیگی، ابھی تو ہر سبزی کے دام میں تیزی ہے انہوں نے بتایا کہ اس وقت آلو سب سے زیادہ مہنگا ہے مارچ کے پہلے ہفتہ میں آلو ایک ہزار سے گیارہ سو روپے فی کوئنٹل فروخت ہو رہا تھا جو کہ اب 2200 سے لیکر 2500 روپے فی کوئنٹل تک فروخت ہو رہا ہے۔ دوسری جانب آڑھتیوں کا موقف ہے کہ منڈی میں سبزیوں کی قیمتیں زیادہ ہونے کے باعث وہ مہنگے داموں فروخت کرنے پر مجبور ہیں۔

مایاوتی کی امروہہ ریلی کو کمیاب بنانے کی فرحان خاں اور ڈاکٹر ظفر نے کی اپیل

امروہہ۔ عام انتخابات 2024 کا سیاسی پارہ بہت تیزی سے چڑھتا جا رہا ہے، دوسرے فیز میں 26 اپریل کو امروہا پارلیمانی حلقے میں ہونے والے انتخابات کے سلسلے میں مسلسل انتخابی ریلیوں کا سلسلہ جاری ہے۔ اس سلسلے میں بہوجن سماج پارٹی کی جانب سے بسپا سپریمو مایاوتی کی ریلی 21 اپریل کو جویا کے وسیع میدان میں منعقد ہوگی۔ جس کو کامیاب بنانے کے لیے سابق چیرمین امیدوار حاجی فرحان خاں نے آج کئی مقامات پر لوگوں سے ملاقات کی۔ امروحہ بلدیاتی حلقے سے چیرمین عہدہ کے امیدوار رہے حاجی فرحان خان نے بتایا ہے کہ 21 اپریل کو یہ عظیم الشان ریلی جویا کے میدان منعقد ہوگی۔ اس ریلی کو کامیاب بنانے کے لیے پارٹی کی پوری یونٹ اپنے اپنے سطح سے کوشش کر رہی ہے۔ امروہا اسمبلی حلقے سے امیدوار رہے جرنلسٹ نوید ایاز نے بھی اس سلسلہ میں ریلی کو کامیاب بنانے کی اپیل کی، دوسری جانب ڈاکٹر ظفر محمود عباسی نے اس سلسلہ میں کہا ہے کہ 21 اپریل کا دن امروہہ کی تاریخ کا ایک اہم دن ثابت ہوگا، یہ ریلی ایک یادگار ریلی ثابت ہوگی، اس ریلی کا اثر اطراف میں بھی محسوس کیا جائیگا۔ سینئر لیڈر خالد صدیقی، محمد حسین ایڈو، کیٹ، محمد احمد زیدی، عدنان مسرور، سوم پال سنگھ وغیرہ بھی اس سلسلہ میں لوگوں سے مسلسل رابطہ کر رہے ہیں۔

بی جے پی زبانی گارنٹی کے نام پر لوگوں کو گمراہ کر رہی ہے: کنور دانش علی

امروہہ۔ لوک سبھا کے لیے کانگریس اتحاد کے امیدوار کنور دانش علی نے کہا کہ یہ الیکشن اس ملک کے مستقبل طے کریگا اس لیے ہمیں بہت سوچ سمجھ کر قدم اٹھانے کی ضرورت ہے عوامی رابطے کے دوران انہوں نے کہا کہ بی جے پی زبانی گارنٹی کے نام پر لوگوں کو گمراہ کر رہی ہے جبکہ گزشتہ دس سالوں میں نفرت اور مہنگائی نے اس ملک کے استحکام کو بھاری نقصان پہنچایا ہے کنور دانش نے کہا کہ بے روزگاری، تعلیم اور آپسی اتحاد کو بی جے پی کی سرکاروں نے شدید نقصان پہنچایا ہے آج اس ملک کی جی ڈی پی کو مظبوط اور مستحکم کرنے کے لیے سماج کے سبھی طبقات کو آپسی اشتراک سے آگے بڑھنے کی ضرورت ہے انہوں نے کہا کہ کانگریس نے اس ملک کو ترقی اور خوش حالی دی ہے کانگریس نے اس ملک میں میڈیکل کالج آئی آئی ٹی صنعتیں، ایر پورٹس اور بہترین پل بنا ہے ریلوے کا انتظام کیا لیکن اس سرکار نے سبھی کچھ فروخت کر کے سرکار کی اقتصادیات کو کمزور کیا ہے انہوں نے مزید کہا کہ راہل گاندھی، اکھلیش یادو، کیجریوال سمیت سبھی پارٹیوں کے اتحاد نے اس ملک کو مظبوط کرنے اور جمہوریت کو بچانے کا بیڑا اٹھایا ہے انہوں نے اپیل کی کہ ملک کی سالمیت کے لیے اتحاد کے امیدواروں کو بھاری اکثریت سے کامیاب بنائیں اس موقعے پر انکے ساتھ پرویز عارف ٹیٹو، حسن عارف انصاری، ضلع صدر اوم کار سنگھ کٹاریہ، عبد الستار سیفی، شاہد سیفی، انجینیر محمد حیدر، محمد عامر سمیت کافی لوگ موجود تھے جنہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ اتحاد کے لیے ووٹ کریں اور جمہوریت کو استحکام عطا کریں۔

سید شارق کی رہائش گاہ پر عید ملن تقریب

شاہجہاں پور (پریس ریلیز) منگل کی شام شہر کے شعراء اور اردو ادباء اوسی ایف کے ورکر اور نوجوان شاعر سید محمد شارق عکس کی رہائش گاہ پر عید کی خصوصی دعوت میں شامل ہوئے۔ عید ملن کے بہانے ادبی سرگرمیوں پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ سبھی نے میٹھی سیوئیوں اور دیگر پکوانوں سے لطف اندوز ہوتے ہوئے ایک دوسرے کو عید کی مبارکباد دی۔ عید ملن کا خصوصی پروگرام محلہ دلازاک واقع سید محمد شارق عکس کی رہائش گاہ پر ہوا۔ جس میں شعراء اور اردو ادباء نے شرکت کی۔ اس دوران سبھی نے ایک دوسرے کو گلے لگ کر ایک دوسرے کو عید کی مبارکباد دی۔ اس کے بعد میزبان سید شارق نے اپنے مہمانوں کو میٹھی سیوئیوں اور دیگر پکوانوں سے خوش آمدید کہا۔ اس کے بعد شاعروں نے غزل خوانی کو درکنار کرتے ہوئے شہر کی ادبی سرگرمیوں کے بارے میں گفتگو کی۔ جس میں جلد ہی مشاعرہ کرانے پر اتفاق رائے ہوا۔ اس کے علاوہ یوٹیوب چینل پر شہر کی ادبی سرگرمیوں اور شاعروں کے انٹرویوز اپ لوڈ کرنے پر بھی بات چیت ہوئی۔ اصغر یاسر نے 23/اپریل کو کھٹار میں ہونے والے مشاعرے کا ذکر کیا۔ میزبان شارق عکس نے سنبھل اور شاہجہاں پور کے درمیان خصوصی تعلقات کے بارے میں بات کی۔ شاہجہاں پور کے لیے اپنے جذبے کا اظہار کیا۔ حمید خضر نے سینئر شاعر اختر شاہجہان پوری سے ملاقات کر ان کی عیادت کرنے کا ذکر کیا۔ چنانچہ سبھی نے اختر شاہجہان پوری کی رہائش گاہ پر جا کر ان سے ملاقات اور عیادت کی رضامندی دی۔ اس کے علاوہ کئی دیگر موضوعات پر بھی بات چیت ہوئی۔ سبھی نے میزبان شارق عکس سے رخصت لی اور انہیں نئے گھر کے لیے مبارکباد دی اور اندرونی سجاوٹ اور ڈیزائننگ کی تعریف کی۔ آخر میں سینئر سماجی کارکن یعقوب ساگر سے بھی ملاقات ہوئی۔ محفل میں اصغر یاسر، وسیم مینائی، راشد ندیم، حمید خضر، راشد حسین راہی، فہیم بسمل، سید شارق، عشرت صغیر موجود تھے۔

اہل ایمان کیلئے اپنی صفوں میں اتحاد اور اعتماد پیدا کرنے کا آخری اور لاثانی موقع: مفتی ایم صادق مظاہری

سہارنپور (احمد رضا) حالات حاضرہ میں قدرت آج پھر سے ہم سبھی کو اپنا مستقبل کامیاب بنانے اور سنوارنے کا سنہرا موقع فراہم کرتی ہے بس لازم ہے کہ ہم ایک دوسرے کے ساتھ کاندھے سے کاندھا ملا کر کھڑے رہیں اور ظلم و جبر کے خلاف حق کی خاطر آواز بلند کریں، عالم دین امام و خطیب اور بہت سی دینی تعلیمی اور اصلاحی کتب کے مصنف مفتی محمد صادق مظاہری نے ایک تقریب میں کل بعد نماز مغرب ایمان افروز صلاح دیتے ہوئے کہا کہ اہل ایمان کے لئے دین کی خاطر اور ملت اسلامیہ کی بقاء کی خاطر حق پر مبنی تعلیمات کو عام کرنے کی ضرورت ہے اپنے عاجزی اور انکساری پر زور دیتے ہوئے کہا کہ آپکو اللہ رب العزت نے اشرف بنا کر بھیجا ہے تاکہ آپ اچھے بنیں اور دوسروں کو بھی اچھے راستہ پر لانے کے لئے دین اسلام کی تبلیغ کی زمہ داری اٹھائیں تاکہ دنیائے فانی کو مسلکی منافرت، فتنوں اور فسادات سے محفوظ رکھا جا سکے مفتی محمد صادق نے کہا کہ آج اہل ایمان پوری دنیا میں خد کو پست اور لاچار محسوس کر رہے ہیں دنیا بھر میں ہماری ذات برادری اور مسلکی منافرت کے سبب تماشا بنا ہوا ہے حماس تن تنہا ظالم جابر اسرائیل کا مقابلہ کرتا آ رہا ہے کچھ مغربی اور مسلم ممالک نے خد ہندوستان کے درجن بھر مسلم علماء کرام نے اپنی اپنی تنظیم کی جانب سے فلسطینی ریاست کے لئے کھانے، کپڑے اور دوائیوں کا بندوبست کیا جسمیں اہل سنت، اہل تشیع اور بریلوی مسلک کے پیروکار سب سے زیادہ ہمت دکھا رہے تھے آج بھی یہ سلسلہ جاری ہے کوئی مسلک یا ذات برادری سامنے نہی آئی اسرائیل کی فرعونیت کو للکارنے کی کسی مسلم ملک نے ہمت نہیں دکھائی جن افراد نے ملت اسلامیہ کے اتحاد اور سدھار کے لئے کچھ بھی تعاون کیا وہ لائق تحسین کارکردگی ہے آج اگر ایران نے 1600 کلو میٹر کا سخت ترین سفر طے کرتے ہوئے اسرائیل کے سینہ پر لات ماردی تو اس بات کو شیعہ اور سنی کے نظریہ سے پیش کرنا ملت اسلامیہ میں موجود آپسی خلوص اور بھائی چارے کو ضرب لگانے جیسا عمل ہے آج پستی سے نکلنے اور ظالموں کو سبق سکھانے کے لئے ٭ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ٭ پر ایمان رکھنے والوں کو متحد ہونا ہی پڑیگا مسلکی منافرت پھیلانے والے بیان اور تحریریں ملت اسلامیہ کو خسارہ پہنچانے کے سوائے کچھ بھی نہیں دے سکتی ہیں خدارا صرف صرف اہل ایمان کی حیثیت سے زبان کا استعمال کریں یہی بہتر ہوگا یہ موقع ایک دوسرے کی تنقید یا مخالفت کا نہی خدارا اپنا وزن اور اپنی حیثیت پرکھو متحد ہو جاؤ! حالات حاضرہ کے مدنظر آپ ذرا اندازہ لگائیں کہ 2024 میں 19 اپریل کو ہونے والے لوک سبھا انتخاب کے بعد مسلم افراد کی حماقتوں کے نتیجے میں کیا ہونے والا ہے۔۔۔۔آج ذرا سوچئے، تین طلاق غیر قانونی ہے کل برقعہ بند وجہ ہوگی عورتوں پر مظالم پھر فجر کی نماز پر پابندی وجہ غیر مسلموں کی نیند میں خلل پھر اذان بند پھر قربانی بند پھر رمضان کے روزے بند وجہ جسمانی ہراسانی پھر مدرسہ بند پھر مساجد بند پھر حج پر جانا بند پھر کیا کیا ہوگا وہ آپ خد اندازہ لگا سکتے ہیں الیکشن میں اس بار بھی ایک سیٹ پر دو یا تین مسلم امیدوار کھڑے ہیں اور سب کو تھوڑا تھوڑا ووٹ دینا ہے کیونکہ سب ہمارے مسلمان بھائی ہوں گے تو سب کو ووٹ ملنا چاہئے اور دوسری طرف اکثریت سے ہندو افراد صرف بی جے پی کو ووٹ ہی دیں گے اور بی جے پی بہ آسانی سیٹ جیت جا٭ گی اس طرح پارلیمنٹ میں تمام ممبران پارلیمنٹ بھاجپا کے ہوں گے اور وہ جس طرح چاہیں قانون بنا پائیں گے اور ہم سارا دن کام کریں گے، رات میں گھر آ کر بیوی سے کہو، بس کھانا بناؤ چائے بناؤ ٹی وی آن کرو وغیرہ وغیرہ بھائی اب آپ جو بھی کہیں لیکن یہ حقیقت ہے کہ آج بیشتر مسلمان اپنی بیٹیوں کو انگلش میڈیم سکولوں میں بھیجتے ہیں، وہاں غیر مسلموں کا انداز دیکھ کر یہ محسوس کرنے لگتے ہیں کہ ہم پر ظلم ہو رہا ہے، ہمیں گھروں میں قید کر دیا گیا ہے اور یہاں خوب آزادی ہے مسلمانو ہمارا قرآن ایک ہی ہے۔ ہم سب ایک اللہ کے ماننے والے ہیں، آؤ، ابھی بھی وقت ہے ایک ہو جاؤ یاد رکھیں کہ اخلاق حسنہ، پردہ، شرم اور تہذیب اسلام کی تعلیمات کا اعلیٰ ترین درس ہے اب وقت آ گیا ہے کہ 5 انگلیاں بند کر کے مٹھی بن جائیں اور نظام رب کریم کی اطاعت کرتے ہوئے خد کو مضبوط اور مستحکم بنائیں اگر آپ علماء کرام کی ان باتوں سے اتفاق کرتے ہیں تو خدارا ملت اسلامیہ کی بقاء اور حفاظت کے لئے اس پیغام کو دوسرے مسلمانوں تک پہنچائے اور مسلمانوں کو متحد کریں۔

ڈی ایم نے نامزدگی کی جگہ کا معائنہ کیا

بہرائچ 17 اپریل۔ لوک سبھا عام انتخابات-2024 جمہوریت کے عظیم تہوار کے نامزدگی کے عمل کو کامیابی کے ساتھ مکمل کرنے کے مقصد کے ساتھ، ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر/ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مونیکا نے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورو رنجن سریواستو اور دیگر عہدیداروں کے ساتھ کلکٹریٹ کمپلیکس، نامزدگی کے مقام کا دورہ کیا۔ نامزدگی روم اور حفاظتی انتظامات کا جائزہ لیتے ہوئے گاڑیوں اور ہجوم کو کنٹرول کرنے کے لیے لگائے گئے بیریئرز کا جائزہ لیتے ہوئے موقع پر موجود افسران سے معلومات حاصل کرنے کے بعد ضروری ہدایات دی گئیں۔ کلکٹریٹ کمپلیکس، بہرائچ 18 اپریل سے 25 اپریل 2024 تک، اس ضلع کے 56-بہرائچ (ایس سی) پارلیمانی حلقہ کے لیے امیدواری واپس لینے سے لے کر لوک سبھا عام انتخابات-2024 کے کمرہ نمبر کی کارروائی کو مکمل کرنے کے لیے۔02، کورٹ کلکٹر/ضلع مجسٹریٹ بہرائچ مقرر مقام ہوگا۔ یہ معلومات دیتے ہوئے 56-بہرائچ (ایس سی) پارلیمانی حلقہ کی ریٹرننگ آفیسر/ضلع مجسٹریٹ مونیکا رانی نے کہا کہ لوک سبھا حلقہ 56-بہرائچ (ایس سی) کے لیے نامزدگی کے دوران کلکٹریٹ کے احاطے کے اندر اور باہر امن و امان کی سختی سے نگرانی کی گئی۔ امن برقرار رکھنے کے لیے تعیناتیاں کیے گئے ہیں۔ کاغذات نامزدگی کے وقت امیدوار کے لیے 03 گاڑیوں کی اجازت ہے جو کہ نامزدگی ہال کے 100 میٹر کے فاصلے تک آ سکیں گی۔ جبکہ زیادہ سے زیادہ 05 افراد ہی نامزدگی روم میں داخل ہو سکیں گے۔

ترقیاتی کام این ٹی پی سی سنگرولی کی پہلی ترجیح ہے

سون بھدر۔ کو NTPC سنگرولی کی طرف سے گاؤں والوں سے ترقیاتی تجاویز حاصل کرنے اور ترقیاتی کاموں میں حصہ لینے کے لیے ایک خصوصی میٹنگ کا انعقاد کیا گیا، جس میں گاؤں والوں کو گاؤں کی ترقی سے متعلق اسکیموں کے بارے میں آگاہ کیا گیا۔ NTPC چلا گیا۔ این ٹی پی سی سنگرولی منصوبہ بند طریقے سے شکتی نگر اسپیشل ایریا اتھارٹی (SADA) کے ذریعے پروجیکٹ سے متاثرہ دیہات میں کام کرنے کے لیے خصوصی پہل کر رہی ہے تاکہ گاؤں کی ہمہ جہت ترقی کو یقینی بنایا جا سکے۔ شکتی نگر اسپیشل ایریا اتھارٹی (SADA) کے ذریعہ کام کرنے والے NTPC سنگرولی کے بارے میں انتظامیہ کے ساتھ بھی بات چیت کی گئی ہے تاکہ الاٹ شدہ کام کو آسانی سے مکمل کیا جا سکے۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے ہیومن ریسورس ڈپارٹمنٹ کے سربراہ سدھارتھ منڈل نے کہا کہ ترقیاتی کام این ٹی پی سی سنگرولی کی اولین ترجیح ہے جسے تمام گاؤں والوں کی فعال شراکت سے مکمل کیا جائے گا۔ انہوں نے دیہی لوگوں کو این ٹی پی سی سنگرولی کے دیہی ترقی سے متعلق مستقبل کے منصوبے کے بارے میں تفصیل سے آگاہ کیا۔ میٹنگ کے دوران دیہاتیوں کی طرف سے دیہی ترقی سے متعلق مختلف تجاویز دی گئیں اور پائیدار ترقی پر زور دیا گیا۔ میٹنگ کے دوران پردھان شری ہیرا لال اور دیگر گاؤں والوں نے NTPC سنگرولی کے اس خصوصی اقدام کا خیر مقدم کیا اور گاؤں والوں کے درمیان بات چیت کرنے کے لیے شکریہ ادا کیا۔ واضح رہے کہ سی ایس آر اسکیم کے تحت این ٹی پی سی سنگرولی تعلیم، صحت، انفراسٹرکچر اور خود روزگار کے شعبوں میں مسلسل کام کر رہی ہے جس سے گاؤں کے لوگ مسلسل مستفید ہو رہے ہیں۔ میٹنگ کا انعقاد خوشگوار ماحول میں کیا گیا جس میں این ٹی پی سی کے سینئر افسران، روشن خیال دیہی لوگوں، سربراہان، صحافیوں وغیرہ نے شرکت کی۔

فریقین میں مار پیٹ ماں بیٹیوں سمیت چار زخمی

دیوبند: دیوبند کے نزدیکی گاؤں دھیانہ میں مقدمہ بازی کی رنجش میں دو خواتین سمیت تین افراد نے گھر میں گھس کر مار پیٹ کی جس کے نتیجہ میں ماں اور دو بیٹیوں سمیت چار لوگ زخمی ہو گئے۔ متاثرہ نے پولیس کو تحریر دیکر کارروائی کئے جانے کا مطالبہ کیا ہے۔ کوتوالی میں دی گئی تحریر میں گاؤں دھیانہ کی باشندہ خاتون پربھا نے بتایا ہے کہ ان کی پڑوس میں ہی رہنے والے ایک خاندان سے زمین کی مقدمہ بازی چل رہی ہے جس کی وجہ سے مزکورہ خاندان ان سے رنجش رکھتا چلا آ رہا ہے، الزام ہے کہ اسی رنجش کے تحت مزکورہ خاندان کی دو خواتین ایک شخص کے ساتھ ان کے گھر میں گھس آئیں اور مقدمہ بازی ختم کرنے کا کہنے لگیں جب انہوں نے ان کی مخالفت کی تو مزکورہ افراد نے گالی گلوچ کرتے ہوئے ان کے ساتھ مار پیٹ شروع کر دی، شور شرابہ ہونے پر بیچ بچاؤ کے لئے آئی اس کی بیٹی نینا، راکھی اور بیٹے ابھیشیک کو بھی مزکورہ لوگوں نے مار پیٹ کر زخمی کر دیا، متاثرہ نے ملزمان کے خلاف سخت قانونی کارروائی کئے جانے کا مطالبہ پولیس سے کیا ہے۔

شوہر نے بیوی کو مار پیٹ کر زخمی کیا حالت تشویشناک

دیوبند: شہر کے محلہ بیریان کی باشندہ خاتون کو اس کے شوہر نے مار پیٹ کر زخمی کر دیا، خاتون کے اہل خانہ نے تھانہ دیوبند میں تحریر دیکر ملزم شوہر اور سسرالیوں کے خلاف کارروائی کئے جانے کا مطالبہ پولیس سے کیا ہے۔ کوتوالی میں دی گئی تحریر میں بتایا گیا ہے کہ شہر کے ہی محلہ موری تیلیان کی شاہین کی شادی 16 سال قبل محلہ بیریان کے رہنے والے ایک شخص کے ساتھ ہوئی تھی۔

لوک سبھا انتخابات اور ضمنی انتخابات کے حوالے سے تبادلہ خیال

سون بھدر۔ بدھ کو سماج وادی پارٹی کے دفتر میں انڈیا الائنس کے عہدیداروں کے ساتھ ایک میٹنگ ہوئی جس کی صدارت سماج وادی پارٹی کے ضلع صدر رام نہور یادو نے کی۔ آئندہ لوک سبھا انتخابات اور دودھی اسمبلی ضمنی انتخاب کے لیے کانگریس کے ضلع صدر رام راج گونڈ نے کہا کہ موجودہ حکومت نے جو ایجنڈا پیش کیا ہے وہ سب کھوکھلے وعدے ہیں۔ اس کا ایجنڈا عوام کو صرف گمراہ کن وعدوں کے ساتھ ہے، جس کے لیے انڈیا الائنس اس کے خلاف ہے، عوام ان وعدوں کو ظاہر کر کے جنار دن کو آگاہ کرے گی۔ اس عام آدمی پارٹی کے ضلع صدر رمیش گوتم نے کہا کہ حکومت جس طرح سے آمرانہ رویہ اپنا رہی ہے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ وہ خوف میں مبتلا ہے، حکومت ہند اتحاد سے خوفزدہ ہو کر عوام کو طرح طرح کے ذریعے بے وقوف بنا رہی ہے۔ ای ڈی سی بی آئی کی ایجنسیوں میں سات ایماندار رہنما ہیں۔ ایس پی کے ضلع صدر رام نہور یادو نے کہا کہ لوک سبھا الیکشن کے امیدوار کا جلد ہی اعلان کیا جائے گا اور جلد ہی اس بارے میں عام لوگوں کو پریس کانفرنس کے ذریعے آگاہ کیا جائے گا۔ ملک اور ریاست لڑیں گے اور ہر فرد کو اپنی ترقی کا مناسب اعتماد دیں گے۔ اس موقع پر جگدیش مشرا، شہید قریشی، سمت سنگھ موریہ، کمد بابو لال بھارتی، ترپوراری گونڈ، اشوک پٹیل، دیا شنکر یو پانڈے، رام جی سنگھ، رام آسرے، سدھا کر یادو، منی کول وغیرہ لوگ موجود تھے۔

علی گڑھ میں ٹافی خریدنے جارہی لڑکی پر آوارہ کتوں کا حملہ

علی گڑھ: 17 اپریل (پی این ایس) اترپردیش کے ضلع علی گڑھ میں ایک بچی جس کی عمر تقریباً پانچ سال ہے اپنے گھر سے ٹافیاں لینے کے لئے نکلی مگر راستے میں ہی اس بچی پر آوارہ کتوں نے حملہ کر کے اسے زمین پر پٹخ دیا اور کئی جگہ سے نوچ ڈالا۔ لڑکی کی چیخ و پکار سن کر اہل محلہ کی بھیڑ جمع ہوگئی۔ انہوں نے حملہ آور کتوں کے گروہ کو وہاں سے بھگا دیا اور پھر بچی کے گھر والوں کو اس کی اطلاع دی۔ اہل خانہ اسے زخمی حالت میں اسپتال لے گئے، جہاں اس کا علاج جاری ہے۔ یہ پورا معاملہ میٹرو پولس کے سول لائن تھانہ علاقہ کے تحت ڈوڈپور علاقہ کا ہے۔ جہاں ایک لڑکی ٹافی خریدنے گھر سے نکلی تھی کہ راستے میں ہی آوارہ کتوں نے اس پر حملہ کر دیا۔ اس پورے واقعہ کا ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہونے کے بعد میونسپل کارپوریشن کی ٹیم آج متاثرہ لڑکی کے گھر پہنچی۔ اس نے لڑکی کی خیریت دریافت کی۔ اس کے بعد میونسپل کارپوریشن کی ٹیم علاقے کے 5 سے 6 آوارہ کتوں کو پکڑ کر لے گئی۔ اس سے پہلے بھی علی گڑھ میں اس طرح کے حادثے پیش آ چکے ہیں جب آوارہ کتوں کے جھنڈ نے حملہ کر کے کئی لوگوں کو زخمی کر دیا تھا۔ شہر میں آوارہ کتوں کی تعداد میں لگاتار اضافہ دیکھا جا رہا ہے جہاں پر یہ اکٹھا ہو کر اکثر آنے جانے والوں پر حملے کر دیتے ہیں۔ ان میں خاص کر خواتین اور بچے زیادہ شامل ہیں۔

یوپی: پہلے مرحلے کی 8 سیٹوں کیلئے انتخابی مہم اختتام پذیر

آٹھ پارلیمانی حلقوں بشمول سہارنپور، کیرانہ، مظفرنگر، بجنور، نگینہ، مراد آباد، رامپو اور پیلی بھیت کے لئے 19 اپریل کو ڈالے جائیں گے ووٹ

لکھنؤ:17 اپریل(یو این آئی) اتر پردیش پردیش میں لوک سبھا انتخابات کے تحت پہلے مرحلے میں ہونے والی آٹھ سیٹوں پر انتخابی مہم بدھ کو اختتام پذیر ہوگئی۔ پہلے مرحلے کے تحت 19 اپریل کو ووٹ ڈالے جائیں گے۔ چیف الیکشن افسر نودیپ رنوا نے بتایا کہ آٹھ پارلیمانی حلقوں بشمول سہارنپور، کیرانہ، مظفرنگر، بجنور، نگینہ، مراد آباد، رامپو اور پیلی بھیت کے لئے 19 اپریل کو ووٹ ڈالے جائیں گے۔ یہ آٹھ پارلیمانی حلقے نو اضلاع بشمول سہارنپور، شاملی، مظفرنگر، میرٹھ، بجنور، مراد آباد، رامپور، پیلی بھیت اور بریلی کو محیط ہیں۔ ان آٹھ سیٹوں کے لئے مجموعی طور سے 80 امیدوار ہیں جن میں 73 مرد اور 7 خاتون ہیں۔ اس مرحلے میں مجموعی طور سے 43.1 کروڑ ووٹ حق رائے دہی کے مجاز ہیں جن میں سے 23.76 لاکھ مرد اور 14.67 خواتین حق رائے دہی کریں گی۔ رنوا نے بتایا کہ پہلے مرحلے میں رائے دہندگان 7693 پولنگ اسٹیشن کے 14844 پولنگ بوتھوں ووٹ ڈالے جائیں گے۔ قابل ذکر ہے کہ پہلے مرحلے کا الیکشن تمام سیاسی پارٹیوں بشمول بی جے پی، انڈیا اتحاد اور بہوجن سماج پارٹی کے لئے کافی اہمیت کا حامل ہے۔ سہارنپور لوک سبھا سیٹ پر کانگریس امیدوار عمران مسعود کا بی جے پی امیدوار راگھو لکھن پال کے ساتھ سخت مقابلہ ہے۔ موجودہ ایم پی حاجی فضل الرحمان کو ٹکٹ نہ دینے والی بی ایس پی نے اپنی پوری طاقت ماجد علی پر صرف کی ہے۔ اسی طرح سے کیرانہ سیٹ سے بی جے پی کے موجودہ ایم پی پردیپ چودھری کو انڈیا اتحاد کی امیدوار اقرا حسن سے کافی سخت مقابلہ ہے۔ بی ایس پی نے شری پال رانا کو اپنا امیدوار بنایا ہے۔ اقرا کا یہ پہلا الیکشن ہے۔ اقراء حسن تین بار کے ایم ایل اے ناہید حسن کی بہن اور دو بار کی ایم پی تبسم حسن کی بیٹی ہیں۔ پیلی بھیت پارلیمانی حلقے سے بی جے پی نے اپنے موجودہ ایم پی ورون گاندھی کو ٹکٹ نہ دے کر یوگی کابینہ میں پی ڈبلیو ڈی وزیر و سابق وفاقی وزیر جتن پرساد کو اپنا امیدوار بنایا ہے۔ یہاں سے ایس پی نے سابق وزیر بھگوت سرن گنگوار کو اپنا امیدوار بنایا ہے جبکہ بی ایس پی کی طرف سے انیس احمد خان اپنا قسمت آزمارہے ہیں۔ مظفرنگر سیٹ سے ایس پی نے سینئر لیڈر ہریندر ملک کو بی جے پی کے دو بار کے ایم پی و مرکزی وزیر سنجیو بالیان کے خلاف میدان میں اتارا ہے۔ جبکہ بجنور سیٹ پر این ڈی اے اتحادی راشٹریہ لوک دل کے امیدوار چندن چوہان کو ایس پی کے دیپک سینی اور بی ایس پی کے چودھری وجندر سنگھ سے مقابلہ ہے۔ نگینہ پارلیمانی سیٹ پر دلچسپ مقابلہ دیکھنے کو مل رہا ہے جہاں سے آزاد سماج پارٹی (کانسی رام) چندر شیکھر آزاد سے بی جے پی کے اوم کمار، ایس پی امیدوار منوج کمار اور بی ایس پی امیدوار سریندر پال سنگھ کو سخت ٹکر مل رہی ہے۔ سال 2019 میں مہا گٹھ بندھن کے امیدوار گریش چندرا نے اس سیٹ سے جیت درج کی تھی لیکن اس بار بی ایس پی نے انہیں اپنا امیدوار نہیں بنایا ہے۔ مراد آباد سیٹ سے ایس پی امدیوار روچی ویرا بی جے پی امیدوار سرویش کمار سنگھ کے خلاف قسمت آزمارہی ہیں۔ ایس پی امیدوار کے سامنے ایک مشکل یہ آن کھڑی ہوئی ہے کہ موجودہ ایم پی ایس ٹی حسن نے ٹکٹ نہ ملنے کے بعد پارٹی امیدوار کے لئے انتخابی مہم میں شرکت کرنے سے انکار کردیا تھا۔ رامپور میں پہلی بار اعظم خان کے بغیر انتخابات ہورہے ہیں۔ سال 2022 کے ضمن الیکشن میں بی جے پی نے ایس پی کے قلعہ میں سیندھ ماری کرتے ہوئے کئی سالوں بعد جیت درج کی تھی۔ اس وقت بی جے پی امیدوار گھن شیام سنگھ لودھی نے ایس پی کے محمد عاصم راجا کو شکست سے دو چار کیا تھا۔ اس بار ایس پی نے محب اللہ ندوی کو اپنا امیدوار بنایا ہے۔ بی ایس پی نے یہاں سے ذیشان خان کو انتخابی میدان میں اتارا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ تمام پارٹیوں خاص کر بی جے پی جو کو یوپی کی تمام 80 سیٹوں کو جیتنے کا ہدف بنا کر انتخابی مہم چلا رہی ہے، پہلے مرحلے کے لئے پوری قوت کے ساتھ انتخابی مہم چلائی ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے مراد آباد میں ایک انتخابی ریلی سے خطاب کیا تھا۔ وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ نے اپنے ایک ایک امیدوار کی حمایت میں ووٹ کے لئے دو، دو، تین ۔ تین بار انتخابی حلقوں کا دورہ کر کے ووٹ مانگا ہے۔ اس کے علاوہ ریاستی حکومت کے متعدد وزراء بشمول کیشو پرساد موریہ، برجیش پاٹھک، ریاستی صدر بھوپیندر سنگھ نے پوری شدومد کے ساتھ اپنے امیدوار کی حمایت میں پرچار کیا ہے۔ اگر چہ اس مرحلے کے لئے ایس پی سربراہ اکھلیش یادو نے اپنی انتخابی مہم کا آغاز تھوڑا سا تاخیر سے کیا۔ انہوں نے نگینہ (بجنور) اور مراد آباد میں انتخابی ریلیوں سے خطاب کیا۔ بعد میں وہ پیلی بھیت بھی گئے۔ کانگریس ہی واحد پارٹی رہی جس کا کوئی بڑا لیڈر اس مرحلے میں انتخابی مہم شریک نہیں ہوا۔ ہاں انتخابی مہم کے آخری دن کانگریس جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی واڈرا نے سہانپور میں ایک روڈ شو ضرور کیا۔

بی جے پی ریزرویشن ختم کرنا چاہتی ہے

کانگریس امیدوار عمران مسعود کی حمایت میں پرینکا واڈرا نے کیا روڈ شو

سہارنپور:17 اپریل(یو این آئی) کانگریس جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی واڈرا نے بی جے پی کو ہدف تنقید بناتے ہوئے بدھ کو کہا کہ آئین تبدیل کرنے کی بات کرنے والے حقیقت میں ریزرویشن ختم کرنا چاہتے ہیں۔ کانگریس امیدوار عمران مسعود کی حمایت میں واڈرا نے یہاں ایک روڈ شو کی قیادت کی۔ انہوں نے کہا کہ یہ الیکشن عوامی مسائل پر ہونا چاہئے۔ وزیر اعظم نریندر مودی اور ان کے لیڈر بے روزگاری، مہنگائی، کسان، خواتین کی بات نہیں کررہے ہیں لیکن ادھر ادھر کی بات کررہے ہیں۔ پرینکا نے وزیر اعظم سے پوچھا کہ ان کے لیڈر جگہ جگہ آئین کو تبدیل کرنے کی باتیں کیوں کررہے ہیں۔ یہ باتیں آخر کہاں سے آئی ہیں جب آئین تبدیل کریں گے تب ریزرویشن کا کیا ہوگا۔ عام لوگوں کو ووٹ کے حق کا کیا ہوگا۔ انہوں نے مودی سے کہا کہ ڈریئے مت کہنا کافی نہیں ہوگا ہم تو ویسے بھی نہیں ڈرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کیا مودی جی نے پہلے سے گڑبڑی کر رکھی ہے جو انہیں پتہ ہے کہ انہیں 400 سے زیادہ سیٹیں ملیں گی۔ واڈرا نے کہا کہ الیکٹورل بانڈہ کی فہرست سپریم کورٹ کے ذریعہ سامنے لانے پر بی جے پی کی قلعی کھل گئی ہے۔ 180 کروڑ روپے سالانہ کمانے والی کمپنی 1100 کرور روپے چندہ بی جے پی کو دے رہی ہے۔ ایک گھنٹے سے زیادہ روڈ شو میں انڈیا اتحاد کے امیدوار عمران مسعود کو جتانے کی اپیل کرتے ہوئے کانگریس لیڈر نے کہا کہ 19 اپریل کو ہونے والی ووٹنگ میں سبھی لوگ بڑھ چڑھ کر شرکت کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ مودی 400 سیٹیں جیتنے کا جو دعوی کررہے ہیں اس کے پیچھے ان کا مقصد بابا صاحب بھیم راؤ امبیڈکر کا آئین تبدیل کرنے اور سبھی طرح کے ریزرویشن ختم کرنے کا ہے۔ واڈرا نے کہا ہوسکتا ہے کہ آئین اور جمہوریت بچانے کی یہ آخری لڑائی نا ثابت ہوجائے۔ اسے روکنے کے لئے ایک ہی ترکیب آپ لوگوں کو کرنا ہے کہ آپ یہاں سے انڈیا اتحاد کے نوجوان امیدوار عمران مسعود کو کثیر ووٹوں سے کامیاب کریں۔ وہیں انہوں نے کیرانہ سیٹ سے امیدوار اقراء حسن کو بھی جتانے کی اپیل ووٹروں سے کی۔ پرینکا گاندھی واڈرا آج دوپہر 12 بجے سے کچھ دیر پہلے ہوائی جہاز سے سرساوا ایئرپورٹ پر پہنچیں۔ وہ عمران مسعود اور کانگریس کے سرکردہ رہنماؤں کے ساتھ جین مندر گول کوٹھی پہنچیں۔ وہ عمران مسعود کے ساتھ گاڑی کی چھت پر بیٹھی اور لوگوں کو ہاتھ ہلاتی رہی۔ گول کوٹھی سے ان کی گاڑی مشہور ٹیکسٹائل مارکیٹ رائے والا سے ہوتی ہوئی لکڑی کے نقش ونگار کے بازار سے ہوتی ہوئی بڑی بھیڑ کے درمیان امبالہ روڈ سے گوردوارہ روڈ پر واقع کانگریس کے دفتر پہنچی۔ پرینکا گاندھی کی کار کے آگے اور پیچھے ایک کلومیٹر سڑک لوگوں سے پوری طرح سے بھری ہوئی تھی۔ اوپر سے دیکھنے پر ایسا لگتا تھا کہ جیسے سڑکوں پر عوامی سیلاب بہہ رہا ہے۔ یہاں کے لوگوں نے اس روڈ شو کو تاریخی قرار دیا۔

لوک سبھا انتخابات 2024:

بجنور سیٹ پر جاٹوں کی تقسیم سے این ڈی اے کو نقصان

لوک سبھا انتخابات 2024 کے پہلے مرحلہ کی مہم جوئی کا شور شام 5 بجے ختم ہوگیا، اس مرحلہ کے تحت ووٹر 19 اپریل کو اپنے حق رائے دہی کا استعمال کریں گے۔ پہلے مرحلہ میں اتر پردیش کی 8 لوک سیٹوں پر ووٹنگ ہوگی، جن میں مغربی یوپی کی بجنور سیٹ بھی شامل ہے۔

آر ایل ڈی نے یہاں سے ایک گوجر امیدوار کو میدان میں اتارا ہے، جبکہ بی ایس پی نے جاٹ امیدوار کو اتار کر مقابلہ کو دلچسپ بنادیا ہے۔ جاٹ ووٹر این ڈی اے اور بی ایس پی میں تقسیم ہوں گے، جس کا براہ راست فائدہ انڈیا اتحاد کو ہوگا۔ سماجوادی پارٹی کے نوجوان لیڈر دیپک سینی یہاں سے انڈیا اتحاد کے امیدوار ہیں، جن کا تعلق پسماندہ طبقہ سے ہے۔ سیاسی پنڈتوں کا کہنا ہے کہ جاٹوں کی تقسیم اور مسلم اور پسماندہ طبقہ کا اتحاد انڈیا بلاک کے لیے خوش آئند ثابت ہوگا۔ اعداد و شمار پر نظر ڈالیں تو بجنور میں (2011 کی مردم شماری کے مطابق) مسلمانوں کی تعداد 04.44 فیصد ہے۔ 55 فیصد ہندو ہیں، جس میں 22 فیصد دلت بھی شامل ہیں۔ دلتوں کے علاوہ یہاں جاٹ بھی کافی تعداد میں ہیں، جبکہ تیاگی اور گوجر بھی نمایاں تعداد میں ہیں۔ 2019 کے لوک سبھا انتخابات میں بہوجن سماج پارٹی (بی ایس پی) کے امیدوار ملوک ناگر نے جیت درج کی تھی، تاہم اس وقت بی ایس پی کا سماجوادی پارٹی کے ساتھ اتحاد تھا۔ 2019 میں بی ایس پی امیدوار ملوک ناگر کو 561045 ووٹ حاصل ہوئے تھے۔ وہیں، بی جے پی کے بھارتندو سنگھ کو 491104 ووٹ ہی مل سکے تھے۔ ملوک ناگر نے بی جے پی کو 69941 ووٹوں سے شکست دی تھی۔ بجنور سیٹ پر کل 1619514 ووٹر ہیں، جن میں سے 874122 مرد اور 745308 خواتین ہیں۔ 2019 میں ان میں سے کل 1100763 (2.68 فیصد) ووٹروں نے اپنے حق

انڈیا اتحاد کے امکانات روشن

رائے دہی کا استعمال کیا، جس میں سے 1096359 ووٹ درست تھے۔ 4404 ووٹ نوٹا (مندرجہ بالا میں سے کوئی نہیں) کو حاصل ہوئے تھے۔

اس مرتبہ سماجوادی پارٹی انڈیا اتحاد کا حصہ ہے اور اس نے دیپک سینی کو امیدوار بنایا ہے۔ بی ایس پی نے اس مرتبہ چودھری وجندر سنگھ کو امیدوار بنایا ہے، جن کا تعلق جاٹ طبقہ سے ہے۔ آر ایل ڈی نے اس سیٹ سے چندن چوہان کو امیدوار بنایا ہے، جو بی جے پی کے ساتھ اتحاد میں ہے۔ چندن چوہان بجنور لوک سبھا سیٹ میں شامل میرانپور اسمبلی سیٹ سے موجودہ رکن اسمبلی بھی ہیں اور ان کا تعلق گوجر طبقہ سے ہے۔ بی جے پی '400 پار' نعرہ کے ساتھ خود اعتمادی سے لبریز دکھائی دے رہی ہے، ایسی صورت میں چندن چوہان بھی ایک مضبوط امیدوار ہیں۔ تاہم، سماجوادی پارٹی کے امیدوار دیپک سینی سب سے زیادہ مضبوط نظر آرہے ہیں۔ اس کی پہلی وجہ تو یہ ہے کہ یہاں مسلم ووٹر کافی تعداد میں ہیں اور کوئی مسلم امیدوار میدان میں نہیں ہے۔ لہٰذا ان کے تقسیم ہونے کا امکان بہت کم ہے۔ یوں بھی مسلمان ووٹر مسلم امیدواروں کے ہونے سے تقسیم تو ضرور ہوتے ہیں لیکن ان کی اکثریت بلاتفریق مذہب ووٹ دیتی ہے۔ اس کے علاوہ ریاست میں مسلم ووٹروں کا رجحان سماجوادی پارٹی کی جانب ہے جبکہ دہلی کی سیاست میں راہل گاندھی ان کی پہلی پسند ہیں۔ بتایا جاتا ہے کہ اس سیٹ پر ایک لاکھ کے قریب سینی ووٹر ہیں، جن کا جھکاؤ دیپک سینی کی طرف ہوگا۔ دوسری پسماندہ برادریوں کے بھی کچھ ووٹر ان کے حق میں ووٹ کریں گے۔ عوامی مسائل کی بات کریں تو یہاں پر تعلیم، سڑک، ٹریفک، کھیتی باڑی اور پسماندگی اہم ہیں، اور بات کرنے پر ووٹروں کا کہنا ہے کہ اسی امیدوار کو منتخب کریں گے جو ان کے مسائل پر خصوصی توجہ دے گا۔

مایاوتی نے ٹکٹ کی حکمت عملی سے این ڈی اے-انڈیا کو دیا جھٹکا

کئی سیٹوں پر بی جے پی کا حساب بگاڑا

لکھنؤ:17 اپریل(پی این ایس) لوک سبھا انتخابات 2024 میں این ڈی اے اور انڈیا اتحاد کے درمیان یہ کرو یا مرو کی صورتحال ہے۔ مودی لہر کو روکنے کے لیے اکھلیش یادو اور راہل گاندھی سمیت تمام اپوزیشن پارٹیاں متحد ہو چکی ہیں۔ سیاسی پنڈتوں کا خیال ہے کہ اس باران دونوں پارٹیوں کے درمیان اہم مقابلہ ہونے والا ہے۔ اس لڑائی میں وہ پارٹیاں بھی مضبوطی سے اپنا دعویٰ کر رہی ہیں جو اس الیکشن میں ایکلا چلو* کے راستے پر چل رہی ہیں۔ بہوجن سماج پارٹی کی سپریمو اور یوپی کی چار بار کی وزیر اعلی مایاوتی تنہا الیکشن لڑ رہی ہیں۔ اپوزیشن پارٹیاں مایاوتی پر بی جے پی کی بی ٹیم ہونے کا الزام لگا رہی ہیں، ان تمام الزامات کو مسترد کرتے ہوئے مایاوتی نے اپنی سیاست سے نہ صرف ایس پی اور کانگریس کے لیے مسائل پیدا کیے ہیں، بلکہ درحقیقت بھارتیہ جنتا پارٹی کو بھی کھلا چیلنج دیا ہے۔ سیاسی حلقوں میں یہ چرچا ہے کہ مایاوتی اب تک بی جے پی حکومت کے خلاف کچھ بھی کہنے سے کتراتی تھیں۔ وہ ماڈل کوڈ آف کنڈکٹ کے نفاذ کے بعد کھل کر میدان میں آگئیں اور اپنی حکمت عملی سے نہ صرف انڈیا اتحاد کے لیے مشکلات کھڑی کی ہیں بلکہ این ڈی اے اتحاد کو سخت چیلنج بھی دے رہی ہیں۔ ایک طرف بی ایس پی سپریمو کے بھتیجے آکاش آنند بی جے پی حکومت کی بھرپور حمایت کر رہے ہیں تو دوسری طرف مایاوتی اپنے ٹکٹوں کی تقسیم کو لے کر دونوں اتحادوں کو سخت مقابلہ دے رہی ہیں۔ یہاں تک کہ بہوجن سماج پارٹی نے بھی کئی سیٹوں پر مسلم امیدوار کھڑے کر کے سماج وادی پارٹی اور کانگریس کے لیے مشکلات کھڑی کردی ہیں۔ سیٹ کے ذات پات کے مساوات کو ذہن میں رکھتے ہوئے، اس نے برہمن، ٹھاکر اور دیگر ذاتوں کے امیدوار اتار کر بی جے پی کو سخت چیلنج دیا ہے۔ اس کی ایک مثال جونپور سیٹ ہے، جہاں سے بی ایس پی نے سابق ایم پی دھننجے سنگھ کی بیوی کو ٹکٹ دے کر بی جے پی کو بڑا جھٹکا دیا ہے۔ بی ایس پی سپریمو مایاوتی کی اس حکمت عملی پر سینئر صحافی نوال کانت سنہا کا کہنا ہے کہ بہوجن سماج پارٹی کو گزشتہ لوک سبھا انتخابات میں سماج وادی پارٹی کے ساتھ الیکشن لڑ کر جو کامیابی ملی وہ اکیلے الیکشن لڑنے سے حاصل نہیں ہونے والی ہے۔ تاہم، مایاوتی اپنے کیڈر کے ووٹوں کو لے کر سب سے زیادہ پریشان ہیں، کیونکہ بی ایس پی اور ایس پی کے ووٹ بینک مختلف ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ 2019 کے لوک سبھا انتخابات میں جن سیٹوں پر سماج وادی پارٹی کے امیدوار لڑ رہے تھے۔ وہیں، بی ایس پی کے ووٹروں نے ایس پی کو ووٹ دینے کے بجائے بی جے پی امیدوار کی حمایت کی۔ یہی وجہ ہے کہ مایاوتی کو خدشہ ہے کہ اتحاد کی وجہ سے ہمارے ووٹ بی جے پی کو جا سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بی ایس پی سپریمو ایک طرح سے لوک سبھا کو چھوڑ رہے ہیں جو اتحاد کے ساتھ ایک بڑی کامیابی میں بدل سکتا تھا۔ سینئر صحافی نے کہا کہ یہ کہنا مشکل ہے کہ یہ کس حد تک درست ہے کہ بی ایس پی بی جے پی کی بی ٹیم ہے۔ یہ یقینی ہے کہ بی ایس پی نے ان سیٹوں پر مسلم امیدوار کھڑے کیے ہیں۔ وہاں ایس پی اور کانگریس کو بڑا جھٹکا لگنے والا ہے۔ انڈیا اتحاد کی جماعتیں بھی اسی بات سے خائف تھیں۔ نول کانت سنہا نے کہا کہ مایاوتی جس طرح سے امیدوار کھڑے کر رہی ہیں اس کا سب سے زیادہ فائدہ بھارتیہ جنتا پارٹی کو ہونے والا ہے۔ تاہم، جونپور سیٹ کا انتخاب جس پر بی ایس پی سپریمو نے برہمن یا دوسری ذات کے امیدوار پر داو لگایا ہے یا جونپور سیٹ جس پر سابق ایم پی دھننجے سنگھ کی بیوی سری کلا ریڈی کو امیدوار بنایا گیا ہے، کافی دلچسپ ہوگیا ہے۔ وہاں مقابلہ سہ رخی ہوگیا ہے۔ اس طرح کئی سیٹوں پر بی جے پی کا کھیل خراب ہوگیا ہے۔ اس تناظر میں یہ کہنا غلط ہوگا کہ بی ایس پی بی جے پی کی بی ٹیم ہے۔ یہ بات طے ہے کہ جس طرح سے بی ایس پی الیکشن لڑتی ہے، بی جے پی کو اس کا فائدہ ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ سینئر صحافی نول کانت سنہا نے مزید کہا کہ سابق وزیر اعلی مایاوتی اپنے لیے لوک سبھا الیکشن لڑ رہی ہیں۔ جہاں بھی انہیں لگتا ہے کہ وہ مضبوط امیدوار کھڑے کر سکتے ہیں، انہوں نے اچھے امیدوار کھڑے کرنے کی کوشش کی ہے۔ تاہم ان کے خیال میں یہ لوک سبھا انتخابات نہیں بلکہ 2027 کے اسمبلی انتخابات ہیں۔ اس لیے بی ایس پی سپریمو مایاوتی لوک سبھا انتخابات کے ذریعے خود کو دوبارہ طاقت کے ساتھ قائم کرنا چاہتی ہیں۔ تاکہ بی ایس پی کا کیڈر ووٹ بینک کہیں بکھر نہ جائے۔ اسی وجہ سے بہوجن سماج پارٹی 2024 کے لوک سبھا انتخابات اکیلے لڑ رہی ہے۔ ایک سوال کے جواب میں نیول کانت سنہانے کہا کہ اگر ای ڈی کا خوف ہے تو ہمیشہ رہے گا۔ ایسا نہیں لگتا کہ کوئی پارٹی مایاوتی کے خلاف کارروائی کرے گی۔ کیونکہ مایاوتی کی سیٹیں بھلے ہی کم ہوں لیکن ان کی فین فالوونگ بہت زیادہ ہے۔ مایاوتی ایک پیغام دینے والی لیڈر ہیں۔ اس لیے اگر ان کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی تو اس سے غلط پیغام جائے گا۔ آپ کو بتاتے چلیں کہ مایاوتی نے اتر پردیش کی کئی سیٹوں پر ایسے امیدواروں کا اعلان کیا ہے کہ بھارتیہ جنتا پارٹی اور انڈیا اتحاد کے ہوش اڑ گئے ہیں۔ بی ایس پی سپریمو نے ابتدائی فہرست میں مسلم امیدواروں کو کھڑا کر کے جہاں انڈیا اتحاد کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی ہے۔ تاہم، جیسا کہ مایاوتی نے امیدواروں کی فہرست جاری کی ہے، اس سے صاف لگتا ہے کہ اب تک اعلان کردہ سیٹوں میں سے تقریباً 12 لوک سبھا سیٹوں پر مایاوتی نے بی جے پی کے لیے مشکلات کھڑی کردی ہیں۔ بی ایس پی نے متھرا، غازی آباد، جونپور، لکھیم پور کھیری، مظفرنگر، باغپت، اناؤ، علی گڑھ، اعظم گڑھ، مین پوری، مرزاپور، اکبر پور، گھوشی، فیض آباد سمیت کئی سیٹوں پر اپنے امیدواروں کے ذریعے بی جے پی کے لیے مشکلات کھڑی کی ہیں۔ اس کے علاوہ جن سیٹوں پر مسلم امیدوار کھڑے کیے گئے ہیں۔ وہیں ایس پی اور کانگریس کو جھٹکا دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ فی الحال، مایاوتی نے یوپی میں کئی سیٹوں کے لیے امیدواروں کا اعلان کرنا ہے۔

افضال انصاری کے ساتھ آئی عام آدمی پارٹی

غازی پور:17 اپریل(پی این ایس) عام آدمی پارٹی نے انڈیا اتحاد کی حمایت کے لیے ایس پی امیدوار افضال انصاری کے لیے مہم چلانے کا فیصلہ کیا ہے۔ پارٹی کے ضلع صدر وویک رائے نے میڈیا کو یہ جانکاری دی۔ پارٹی کے فیصلے پر عمل کرتے ہوئے آدمی پارٹی کے ضلع صدر وویک رائے نے بھی اپنی پارٹی سے انڈیا الائنس کے امیدوار افضال انصاری کی حمایت کے معاملے پر نجی طور پر ملاقات کی۔ اس کے بعد رائے نے بی جے پی حکومت پر سخت نشانہ لگایا۔ وویک رائے نے لوک سبھا انتخابات کے لیے جاری کردہ بی جے پی کے انتخابی منشور کو جملہ قرار دیا۔ وویک رائے نے مزید کہا کہ بی جے پی کے انتخابی منشور سے مہنگائی، بے روزگاری اور کسانوں کی ایم ایس پی غائب ہے۔ بی جے پی کے پچھلے اعلانات آج تک عملی نہیں ہوئے ہیں۔ بی جے پی نے یہ وعدہ گزشتہ لوک سبھا انتخابات میں قرارداد خط میں کیا تھا۔ بی جے پی نے 20 کروڑ نوکریوں، کالا دھن، 15 لاکھ روپے، کسانوں کی آمدنی دوگنی کرنے، سب کے لیے مستقل مکانات کا وعدہ کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی کے 10 سال کے دور اقتدار میں مہنگائی اپنے عروج پر ہے۔ 400 روپے کا سلنڈر 1200 روپے کا ہوگیا۔ آٹا، دالوں، دودھ، تیل، پیٹرول اور ڈیزل کی قیمتیں آسمان کو چھو رہی ہیں۔ صنعتکار لوٹ مار میں آزاد ہیں۔ عام آدمی پریشانی کا شکار ہے۔ آپ کو بتاتے چلیں کہ اپنے بھائی مختار انصاری کے انتقال کے بعد افضال انصاری فی الحال پبلک ریلیشن نہیں کر رہے ہیں۔ بتایا جارہا ہے کہ وہ 21 اپریل کے بعد دوبارہ عوامی رابطہ شروع کریں گے۔

کوشل کشور کے قریبی مظہر عباس موہن لال گنج لوک سبھا کے انچارج مقرر

لکھنؤ: لکھنؤ شہر میں لوک سبھا کی دو سیٹیں ہیں۔ دونوں سیٹیں بی جے پی کے پاس ہیں اور دونوں سیٹوں سے حکومت ہند میں مرکزی وزیر ہیں۔ لکھنؤ لوک سبھا سیٹ سے بی جے پی کے سینئر لیڈر راج ناتھ سنگھ مرکز میں وزیر دفاع ہیں اور موہن لال گنج سیٹ سے کوشل کشور مرکزی وزیر مملکت ہیں، اس لیے یہ دونوں سیٹیں خاص ہیں۔ کوشل کشور پچھلی دو میعادوں سے موہن لال گنج سیٹ سے ایم پی ہیں۔ موہن لال گنج میں کئی علاقے ایسے ہیں جہاں مسلم ووٹروں کی اکثریت ہے، یہی وجہ ہے کہ بی جے پی اقلیتی مورچہ کے رکن پارلیمنٹ کوشل کشور نے اپنے قریبی دوست مظہر عباس کو موہن لال گنج لوک سبھا سیٹ کا انچارج بنایا ہے۔ کٹھینگرا اکا کوری کے نواب محمد علی کو اس لوک سبھا سے شریک انچارج مقرر کیا گیا ہے۔ پچھلی بار بھی مظہر عباس انچارج تھے۔ اقلیتی اودھ خطہ نے AAP مورچہ کے عہدیداروں کو اودھ کی 16 لوک سبھا سیٹوں کا انچارج بنایا ہے۔ اس سلسلے میں مظہر عباس کو موہن لال گنج لوک سبھا کا انچارج اور نواب محمد علی کو شریک انچارج مقرر کیا گیا ہے۔ مظہر عباس ایک اچھے حکمت عملی ساز ہیں اور کاکوری میں مسلم ووٹ بینک پر ان کی اچھی گرفت ہے۔ ہماری ٹیم سے بات کرتے ہوئے مظہر عباس نے بتایا کہ مسلم بی جے پی میں شامل ہونا چاہتے ہیں اور وہ اس پر کام کریں گے اور مسلم اکثریتی علاقوں سے کوشل کشور جی کو زیادہ سے زیادہ ووٹ حاصل کرنے کے لیے کام کریں گے۔

حقِ رائے دہی استعمال کر کے جمہوریت کے تحفظ میں اہم کردار ادا کریں: مولانا سجاد نعمانی

لکھنؤ 17 اپریل (یو این آئی) مفسر قرآن اور معروف عالم دین مولانا خلیل الرحمٰن سجاد نعمانی نے کہا ہے کہ لوک سبھا انتخابات کی شروعات 19 اپریل سے شروع ہورہی ہے۔ یہ الیکشن عام انتخابات کی طرح نہیں بلکہ یہ ملک کے مستقبل کا فیصلہ کرنے والا ہے۔ انہوں نے آج یہاں جاری ایک بیان میں کہا کہ ہندوستان کا ایک ذمہ دار شہری ہونے کے ناطے میں تمام ہم وطنوں سے اپیل کرتا ہوں کہ آپ کا ہر ووٹ بہت قیمتی ہے اور اس کا اثر بہت دور تک پڑے گا۔ اس لیے آپ سب اپنا قیمتی ووٹ ڈالنے کے لیے پولنگ بوتھ تک ضرور جائیں۔ انہوں نے کہا کہ محلے کے ذمہ دار لوگ چھوٹے چھوٹے گروپ بنالیں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ ہر 18 سال سے زیادہ عمر کا شخص ووٹ ڈالنے جائیں۔ اس کے لیے ہر گھر میں جا کر ووٹنگ کے بارے میں بیداری پیدا کرنے کا کام کریں۔ انہوں نے کہا کہ آپ لوگ ووٹ کی اہمیت کو سمجھیں، یہ ملک کے مستقبل کا سوال ہے۔ مولانا نعمانی نے اپنے بیان میں کہا کہ ایک ایک سیٹ پر کئی امیدوار ہوتے ہیں۔ ان میں ایسے بھی ہیں جنہیں جیت یا ہار سے کوئی سروکار نہیں بلکہ وہ صرف ووٹ کاٹنا چاہتے ہیں۔ اس لیے اپنے قیمتی ووٹوں کو تقسیم نہ ہونے دیں۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں میں بھی ایسے لوگ موجود ہیں جو چند پیسے لے کر ووٹ کاٹنے کا کام کرتے ہیں۔ اس لیے احتیاط کریں کہ آپ کا ووٹ تقسیم نہ ہو۔ مولانا سجاد نعمانی نے کہا کہ نفرت پھیلانے اور معاشرے کو تقسیم کرنے والی جماعت سے تعلق رکھنے والے امیدوار کو اپنے ووٹ کی طاقت سے روکیں۔ ہر کوئی جانتا ہے کہ کون سا امیدوار جیت رہا ہے، چاہے آپ اسے ذاتی طور پر پسند نہ کریں۔ ہمیں اور آپ کو اپنی پسند اور ناپسند سے اوپر اٹھ کر دیکھنا چاہیے کہ ہمارے ملک کے لیے بہتر کیا ہے۔ ذاتی فائدے سے زیادہ ملک کی فلاح و بہبود ضروری ہے۔ مولانا نے زور دے کر کہا کہ ہر بھارتی شہری کو صد فیصد حق رائے دہی استعمال کریں تا کہ ملک فرقہ پرست طاقتوں کے ہاتھ میں نہ جانے پائے۔

لوک سبھا انتخابات 2024: مظفر نگر میں ٹھاکروں کی ناراضگی اور مسلمانوں کے اتحاد سے بدل رہا سیاسی منظر نامہ!

لوک سبھا انتخابات کے پہلے مرحلہ کی انتخابی مہم آج تھم گئی۔ اس پہلے مرحلے میں 19 اپریل کو پورے ملک کی 102 سیٹوں پر امیدواروں کی قسمت کا فیصلہ ہونے والا ہے۔ یوں تو اس مرحلے میں ملک بھر کی 21 ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام خطوں میں ووٹنگ ہونے والی ہے، لیکن سب سے زیادہ تذکرہ اتر پردیش کی ان 8 سیٹوں کا ہے جہاں کے رجحان کا اثر بہت حد تک پوری ریاست پر ہوتا ہے۔ یوں بھی مغربی سمت سے بہنے والی 'پچھوائی' کا اثر کچھ زیادہ ہی ہوتا ہے۔ مغربی اتر پردیش کی ان سیٹوں کا سیاسی منظر نامہ اس لیے بھی معنی رکھتا ہے کیونکہ یہاں پر جاٹ، مسلم اور دلت رائے دہندگان کا ایک ایسا مثلث ہے جس کے چند فیصد کے کسی ایک جانب جھک جانے سے نہ صرف پانسہ پلٹ جاتا ہے بلکہ یہ اس پارٹی کی قسمت کا فیصلہ بھی کر دیتا ہے جس پر یہ مہربان ہوتا ہے۔ مغربی اتر پردیش کی جن 8 سیٹوں پر پہلے مرحلے میں ووٹنگ ہونے والی ہے ان میں ایسی سیٹیں بھی شامل ہیں جو تینوں مثلث یعنی، جاٹ، مسلم اور دلت کے اثرات والی سیٹیں ہیں۔ مظفر نگر ان میں سے سب سے زیادہ اہم ہے جہاں مسلم رائے دہندگان کی تعداد خاطر خواہ ہے۔ یہاں کے کل 18 لاکھ ووٹرس میں سے تقریباً 20 فیصد ووٹرس مسلم ہیں۔ ان کے علاوہ یہاں پر 18 فیصد دلت، 12 فیصد جاٹ اور 10 فیصد تک ٹھاکر ہیں۔ اس لحاظ سے اس سیٹ پر مسلمانوں کی اثر اندازی دیگر برادریوں سے زیادہ ہے۔ لیکن اسی کے ساتھ یہ بھی ایک المیہ ہے کہ یہاں پر مسلمانوں کے ووٹوں کی تقسیم بھی خوب ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں سے مرکزی وزیر سنجیو بالیان گزشتہ دو بار سے بی جے پی کے ٹکٹ پر کامیاب ہورہے ہیں۔ لیکن اس بار یہاں کی صورت حال کافی بدلی ہوئی ہے۔ بی جے پی نے یہاں سے سنجیو بالیان کو اپنا امیدوار بنایا ہے جنہیں ٹھاکر برادری کے لوگوں کی زبردست ناراضگی کا میدان میں تھیں۔ اس وقت سماجوادی پارٹی کا اتحاد آر ایل ڈی اور بی ایس پی کے ساتھ تھا۔ یعنی مسلم ووٹ جو مظفر نگر میں فیصلہ کن حیثیت رکھتا ہے وہ دو خیموں میں تقسیم ہو گیا تھا۔ مسلم ووٹوں کی تقسیم کا ہی یہ نتیجہ تھا کہ بی جے پی اور سماجوادی اتحاد کو تقریباً یکساں ووٹ ملے تھے۔ بی جے پی کو 49.6 فیصد جبکہ سماجوادی پارٹی کے اتحاد کو 49.2 فیصد ووٹ ملا تھا۔ اس بار سماجوادی پارٹی اور کانگریس کے اتحاد نے مسلم ووٹوں کی تقسیم کے امکان کو قدرے کم کر دیا ہے۔ سماجوادی پارٹی نے یہاں سے ہریندر ملک کو میدان میں اتارا ہے، جبکہ بی ایس پی نے دارا سنگھ پرجاپتی کو ٹکٹ دیا ہے۔ بی جے پی کی جانب سے اس الیکشن کو سہ رخی بنانے کی خوب کوشش بھی ہوئی لیکن انتخابی مہم کے آخری دن تک جو سیاسی منظر تشکیل پا سکا ہے اس میں مسلمانوں کا جھکاؤ سماجوادی پارٹی کے امیدوار ہریندر ملک کی جانب ہے۔ سماجوادی پارٹی کے امیدوار ہریندر ملک کا شمار بھی جاٹ برادری کے بڑے لیڈروں میں ہوتا ہے۔ وہ چار بار (1985، 1989، 1991 اور 1996) میں کھتولی سے ایم ایل اے رہ چکے ہیں۔ اس کے علاوہ 2002 سے 2008 تک وہ راجیہ سبھا کے رکن بھی رہے۔ ان کے بیٹے پنکج ملک چرتھوال سے سماجوادی کے ایم ایل اے ہیں۔

دھرم سنگھ سینی کے بی جے پی میں شامل ہونے سے بڑھی امیدیں

سہارنپور:17 اپریل(یو این آئی) سماج وادی پارٹی (ایس پی) سے کنارہ کشی اختیار کر بی جے پی کا دامن پھر تھامنے والے ڈاکٹر دھرم سنگھ سینی کے آنے سے بی جے پی کی امیدوں میں اضافہ ہوا ہے۔ ڈاکٹر سینی کا سیاسی سفر بی ایس پی سے شروع ہوا تھا۔ جہاں وہ تین بار ایم ایل اے اور مایاوتی حکومت میں کابینی وزیر رہے لیکن سال 2017 میں وہ اسمبلی الیکشن سے ٹھیک پہلے سوامی پرساد وغیرہ کے ساتھ بی جے پی میں شامل ہو گئے تھے اور نکڑ سے ایم ایل اے منتخب ہوئے تھے جہاں انہوں نے عمران مسعود کو شکست سے دو چار کیا تھا۔ وہ یوگی حکومت میں آزادانہ چارج کے ساتھ وزیر مملکت تھے، وہ گزشتہ اسمبلی انتخابات کے موقع پر بی جے پی چھوڑ کر ایس پی میں شامل ہوئے تھے اور انہیں بی جے پی کے مکیش چودھری نے چند سو ووٹوں سے شکست دی تھی۔ اس کے بعد ان پر بدعنوانی کے مبینہ الزامات لگنے لگے اور ان کا ذہن بدل گیا اور تب سے وہ بی جے پی میں شامل ہونے کی کوشش کرنے لگے۔ کھتولی اسمبلی ضمنی انتخاب کے موقع پر دھرم سنگھ سینی کے بی جے پی میں شامل ہونے کی قیاس آرائیاں کافی تیز تھیں لیکن وہ اس وقت نہیں ہو سکے تھے۔